١٣١٨هـ

الفقه التسجيلي

في عجين النارجيلي

شيخ الإسلام إمام أهل السنة والجماعة العلامة المجدد

الإمام أحمد رضا خان الحنفي القادري البريلوي

١٢٧٢ - ١٣٤٠هـ

RIDAWI
رضا
PRESS

رسالہ نمبر	۱۶۰	فتاوی رضویہ کی جلد جس میں یہ رسالہ موجود ہے	۲۵

ضروري نوٹ

فتاوی رضویہ شریف کا دوسرا ایڈیشن علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ حافظ عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالی کی سرپرستی میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے 30 ضخیم جلدوں میں شائع کیا تھا جس میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے 206 رسائل بھی شامل کر دئے گئے تھے۔ اس مطبوعہ فتاوی کا مصورۃ یعنی ڈیجیٹل Digital نسخہ (PDF) بھی بعض حضرات کی کاوشوں سے انٹرنیٹ پر فراہم کر دیا گیا ہے۔ اسی PDF سے یہ رسالہ ماخوذ ہے اور رضوی پریس نے محض اخراج کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالی ان تمام علماء کرام اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی انتھک کوششوں کا نتیجہ تھا کہ فتاوی رضویہ کا جدید ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ دعاؤں کے حقدار وہ حضرات بھی ہیں جن کے مساعی جمیلہ کے سبب فتاوی مبارکہ کے (PDF) تک ہر خاص و عام کی رسائی ہوئی جزاھم اللہ احسن الجزاء

RIDAWI
رضا
PRESS

رسالہ

الفقہ التسجیلی فی عجین النارجیلی

۱۳۱۸ھ

(فیصلہ کن دانائی تاڑی سے خمیر شدہ آٹے کے بارے میں)

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۲۵: از رنگون گلی نمبر ۲۵ دواخانہ حکیم عبدالعزیز صاحب مرسلہ جناب مرزا عبدالقادر بیگ

۲۸ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پہلے تھوڑے آٹے میں مسکر تاڑی کے نیچے کی تاڑی جسے روٹی گاد کہتے ہیں ملاکر خمیر کیا گیا پھر یہ آٹا خمیر شدہ پندرہ بیس سیر آٹے میں ملاکر خمیر کیا اور اس کی روٹی پکائی اس روٹی کی نسبت کیا حکم ہے؟ اور اگر فرض کیا جائے کہ اس گاد میں قوتِ سُکریہ باقی نہ رہی تھی تو اس خمیری روٹی کا کیا حکم ہے؟ بیّنوا توجروا (بیان فرمایئے اجر پایئے۔ ت)

رنگون میں بخلاف مانڈلہ پاؤ روٹی و تنوری روٹی دونوں کا عام طور پر خمیر تاڑی سے کیا جاتا ہے اور ہزارہا مسلمان اُسی روٹی کو کھاتے ہیں، یہاں اور کلکتے میں عام ہے، یہاں دو عالم کہتے ہیں کہ اُس روٹی کی نسبت حکم حُرمت کا نہیں ہے مگر احتیاط کرنا اولٰی ہے۔ میں نے جناب مولانا جلال الدین صاحب دہلوی مقیم مانڈلہ سے بذریعہ خط دریافت کرایا جواب آیا کہ جناب موصوف نے حکم حُرمت کا دیا، آج کل مولوی عبدالحمید صاحب واعظ پانی پتی یہاں تشریف رکھتے ہیں اُنھوں نے بھی کھانا ترک کردیا،

اس کے جواب کی بہت ضرورت ہے امید ہے کہ آپ کے فیض تحریر سے صدہا مسلمان اس معصیت سے بچ جائیں گے۔ یہ بلا یہاں عام ہے جملہ قسم کی روٹیوں میں اس کا خمیر دیا جاتا ہے فقط۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الذی حرم علینا فی الدنیا الخمور و وعدنا فی الجنۃ الشراب الطھور والصلوٰۃ والسلام علی من حمانا المنکرات وحرم علینا برحمتہ المسکرات وعلی الہٖ و صحبہ الشاربین من کاس التکریم لا لغو فیھا ولا تاثیم افاض اللہ علینا من فیضھم فنصیب فللارض من کأس الکرام نصیب۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے، تمام تعریفیں اس معبود کیلئے ہیں جس نے دنیا میں ہم پر شرابیں حرام کی ہیں اور جنت میں ہمیں شرابِ طہور عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے اور درود وسلام ہو اس ذات پر جس نے ہمیں منکرات سے روکا اور اپنی رحمت سے نشہ آور اشیاء کو ہم پر حرام فرمایا اور آپ کے آل واصحاب پر جو عزت کے پیالے سے پینے والے ہیں جس میں بیہودگی اور گنہگاری نہیں، اللہ تعالٰی ان کے فیض سے ہمیں بھی عطا فرمائے کہ ہم بھی اس کو پالیں، اور سخیوں کے جام سے زمین کے لئے حصہ ہوتا ہے (ت)

www.alahazratnetwork.org

قولِ منصور ومختار میں تاڑی وغیرہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ مثل شراب حرام و ناروا ہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاستِ غلیظہ ہے۔ یہی مذہب معتمد اور اسی پر فتوٰی ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

حرمھا محمد مطلقا وبہ یفتٰی[1]

امام محمد علیہ الرحمہ نے اس کو مطلقاً حرام قرار دیا اور اسی پر فتوٰی دیا جاتا ہے (ت)

درمختار میں ہے:

ذکرہ الزیلعی وغیرہ واختارہ شارح الوھبانیۃ[2]

اس کو زیلعی وغیرہ نے ذکر کیا اور شارح وہبانیہ نے اس کو اختیار فرمایا۔ (ت)

---

[1] درمختار شرح تنویر الابصار کتاب الاشربہ مطبع مجتبائی دہلی ۲/۲۶۰

[2] درمختار " " " ۲/۲۶۰

ردالمحتار میں ہے:

قولہ وغیرہ کصاحب الملتقی والمواھب والکفایۃ والنہایۃ والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والقھستانی والعینی حیث قالوا الفتوی فی زماننا بقول محمد لغلبۃ الفساد[1] الخ۔

اس کے قول وغیرہ سے مراد یہ حضرات ہیں جیسے صاحبِ ملتقی، صاحبِ مواہب، صاحبِ کفایہ، صاحبِ نہایہ، صاحبِ معراج، صاحبِ شرح المجمع، صاحبِ شرح درر البحار، قہستانی اور عینی، کیونکہ انھوں نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں غلبۂ فساد کے سبب فتوٰی امام محمد کے قول پر ہے الخ (ت)

غنیہ ذوی الاحکام میں ہے:

قال فی البرھان والحقھا محمد کلھا بالخمر فی المشھور عنہ کالشافعی ومالک وبہ یفتی[2]۔

برہان میں کہا کہ امام محمد نے ان تمام کو مشہور قول میں شراب کے ساتھ ملحق کیا ہے جیسا کہ امام شافعی و امام مالک کہتے ہیں، اور اسی پر فتوٰی دیا جاتا ہے (ت)

طحطاوی علی الدر میں ہے:

قال الحموی واعلم ان الاصح المختار فی زماننا ان کل ما اسکر من الاشربۃ المذکورۃ بعینھا کثیرہ وقلیلہ حرام وھو قول محمد لحدیث کل مسکر حرام[3]۔

حموی نے کہا جان لو کہ ہمارے زمانے میں اصح و مختار یہ ہے کہ مذکورہ نشہ آور شرابوں میں سے علی العموم ہر ایک کا قلیل وکثیر حرام ہے اور یہ ہی امام محمد کا قول ہے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔ (ت)

وجیز کردری میں ہے:

قال محمد رحمہ اللہ قلیلہ وکثیرہ حرام قالوا وبقول محمد ناخذ ومذھب محمد انہ حرام نجس[4] الخ۔

امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا: اس کا قلیل وکثیر حرام ہے علماء نے کہا ہم امام محمد کے قول سے اخذ کرتے ہیں اور امام محمد کا مذہب یہ ہے کہ یہ نجس ہے الخ (ت)

---

[1] ردالمحتار کتاب الاشربہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۹۳

[2] غنیہ ذوی الاحکام علی الدرر الحکام کتاب الاشربہ میر محمد کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷

[3] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار " " " المکتبۃ العربیہ، کانسی روڈ، کوئٹہ ۴/ ۲۲۵

[4] فتاوٰی بزازیہ علی ہامش الفتاوی الھندیۃ " " " نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۲۷-۱۲۶

www.alahazratnetwork.org

خلاصہ میں نوازل فقیہ ابواللیث سے ہے:

عند محمد حرام شربه قال الفقیه و به ناخذ[1]

امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کا پینا حرام ہے، فقیہ نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں۔ (ت)

فتاوٰی ہندیہ میں فتاوٰی ظہیریہ سے ہے:

ذکر محمد رحمه الله تعالٰی فی الکتب کل ما هو حرام شربه اذا اصاب الثوب منه اکثر من قدر الدرهم یمنع جواز الصلٰوة قالوا وهکذا روی هشام عن ابی یوسف و حکی عن الفضلی انه قال علٰی قول ابی حنیفة و ابی یوسف رحمهما الله تعالٰی یجب ان یکون نجسا نجاسة خفیفة والفتوٰی علٰی انه نجس نجاسة غلیظة اھ[2]

امام محمد علیہ الرحمہ نے کتاب میں فرمایا کہ جس شئی کا پینا حرام ہے اگر وہ مقدار درہم سے زائد کپڑے کو لگ جائے تو اس کپڑے میں نماز ممنوع ہوگی۔ علماء نے کہا کہ ہشام نے امام ابویوسف علیہ الرحمہ سے یونہی روایت کیا ہے۔ فضلی سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے قول پر ضروری ہے کہ وہ کپڑا نجاستِ خفیفہ کے ساتھ نجس ہو، اور فتوٰی اس پر ہے کہ وہ نجاستِ غلیظہ کے ساتھ نجس ہے اھ، جان لو کہ امام محقق صاحب البحر نے بحر میں اس پر بحث کرتے ہوئے نجاستِ غلیظہ کو ترجیح دی اور اس کی بنیاد ایسے قاعدہ پر رکھی جس کو انھوں نے اوّلاً مقرر فرمایا، اور ان کے بھائی مدقق نے نہر میں ان کی مخالفت کی، استدلال کرتے ہوئے اس مسئلہ سے جو منیہ میں مذکور ہے کہ کسی شخص نے اس حال میں نماز پڑھی کہ اس کے کپڑوں میں شراب یا انگور کا شیرہ لگا ہوا تھا جو کہ کثیر فاحش نہ تھا تو مذہب اصح میں اس کی نماز ہوگئی اھ در میں دونوں بھائیوں کا

www.alahazratnetwork.org

---

[1] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الاشربہ المکتبۃ العربیہ کانسی روڈ کوئٹہ ۴/ ۲۰۵

[2] فتاوٰی ہندیۃ " " نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۴۱۲

[3] النہر الفائق کتاب الطہارۃ باب الانجاس قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۴۷

ابراھیم الحلبی فی حواشی الدر بعد ذکرما فی المنیۃ ھو نص فی التخفیف فکان ھو الحق لان فیہ الرجوع الی الفرع المنصوص فی المذھب و اما ترجیح صاحب البحر فبحث منہ[1] اھ ونقلہ العلامۃ الطحطاوی مقرا علیہ واستدرک علیہ المحقق الشامی بما فی شرح النقایۃ انھا غلیظۃ فی ظاھر الروایۃ خفیفۃ علی قیاس قولھما اھ ثم قال ینبغی ترجیح التغلیظ فی الجمیع یدل علیہ ما فی غرر الافکار من کتاب الاشربۃ حیث قال وھذہ الاشربۃ عند محمد و موافقیہ کخمر بلا تفاوت فی الاحکام وبھذا یفتی فی زماننا اھ قال فقولہ بلا تفاوت فی الاحکام یقتضی انھا مغلظۃ فتدبر[2] اھ

اقول عدم التفاوت و ان سلم ففی الاشربۃ الثلثۃ المحرمۃ بالاتفاق بین ائمتنا وھی الباذق والسکر و النقیع وفیھا کلام الغرر اما سائر الاشربۃ المسکرۃ المحرمۃ عند محمد مطلقا فالتفاوت

اختلاف ذکر کیا ہے اس پر اضافہ نہیں کیا۔ علامہ ابراہیم نے منیہ کے مذکورہ مسئلہ کے ذکر کے بعد حواشی در میں فرمایا یہ تخفیف میں نص ہے اور یہی حق ہے کیونکہ اس میں اس فرع کی طرف رجوع ہے جو مذہب میں منصوص ہے۔ رہی صاحب بحر کی ترجیح تو وہ ان کی بحث ہے اھ علامہ طحطاوی نے اسکو برقرار رکھتے ہوئے نقل فرمایا، علامہ شامی نے اس کی اصلاح فرمائی اس کے ساتھ جو شرح نقایہ میں ہے کہ ظاہر الروایہ میں یہ نجاست غلیظہ ہے اور شیخین کے قول کے قیاس کے مطابق خفیفہ ہے اھ پھر فرمایا کہ ان سب میں ترجیح نجاستِ غلیظہ کو ہونی چاہیے۔ اس پر دلیل وہ ہے جو غرر الافکار کی کتاب الاشربہ میں ہے، جہاں فرمایا کہ یہ تمام شرابیں امام محمد علیہ الرحمہ اور ان کی موافقت کرنیوالوں کے نزدیک تمام احکام میں بلا تفریق خمر کی طرح ہیں اور ہمارے زمانے میں فتوٰی اسی پر دیا جاتا ہے اھ فرمایا کہ اس کا قول "بلا تفاوت" تقاضا کرتا ہے کہ یہ نجاستِ غلیظہ ہے پس غور کر اھ

اقول (میں کہتا ہوں) عدم تفاوت اگر تسلیم کرلیا جائے تو ان تین شرابوں جن کی حرمت پر ہمارے ائمہ کرام متفق ہیں یعنی باذق، سکر اور نقیع میں غرر کا کلام ہے، اور باقی وہ نشہ آور شرابیں جو امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک مطلق حرام ہیں ان میں تفاوت

---

[1] ردالمحتار بحوالہ الحلبی کتاب الطہارۃ باب الانجاس داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۱۳

[2] " " " " " " " " " " " " " " "

فیہا بتین حیث لا یحد بشرب القلیل منہا بخلاف الخمر فلا یفید التغلیظ فی الجمیع والعجب من ھؤلاء الجلۃ غفلوا کلھم عن نص صریح فی المذھب مذیل بآکد الفاظ الفتوی بل التغلیظ فی المنصف منصوص علیہ فی المتون کالوقایۃ والنقایۃ والاصلاح وغرر الاحکام والتنویر وغیرھا وبما نقلنا سقط ما فی النھر واستغنی عن بحث البحر وتبین ان الکل غلیظۃ علی المفتی بہ وللہ الحمد۔

ظاہر ہے کیونکہ ان کے قلیل میں حد جاری نہیں ہوتی بخلاف خمر کے، لہذا یہ تمام میں حرمت غلیظہ کا فائدہ نہ دے گا۔ اور ان تمام بزرگوں پر حیرت ہے کہ وہ تمام اس نص سے غافل رہے جو مذہب میں صریح اور الفاظِ فتوٰی کو زیادہ مؤکد طور پر ظاہر کرنے والی ہے بلکہ منصف کی حرمتِ غلیظہ پر تو متون میں نص وارد ہے جیسے وقایہ، نقایہ، اصلاح، غرر الاحکام اور تنویر وغیرہ۔ اور جو ہم نے نقل کیا اس سے وہ اعتراض ساقط ہوگیا جو نہر میں ہے اور بحر کی بحث سے بھی استغناء حاصل ہوگیا اور ظاہر ہوگیا کہ مفتٰی بہ قول کے مطابق سب میں نجاست غلیظہ ہے، اور اللہ تعالٰی ہی کے لئے حمد ہے۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

اس مذہب پر جبکہ مسکر تاڑی کے اجزاء روٹی میں شریک ہوں تو وہ روٹی ضرور حرام و ناپاک ہے اور اس کا بیچنا بھی حرام و ناروا، اور اس کے دام بھی مال حرام، اور پہلے تھوڑے آٹے میں تاڑی ملا کر خمیر کرنا پھر یہ خمیر آرد کثیر میں نفع نہ دے گا اگر آٹے میں پانی ڈال کر گوندھ جانے سے پہلے خمیر ملایا جب تو ظاہر ہے کہ اس ناپاک خمیر سے وہ سارا پانی ناپاک اور اس سے سب آٹا نجس ہوگیا، اور اگر گوندھ کر تیار ہو جانے کے بعد بھی خمیر دیا تو بھی یہ طریقہ ہرگز نہیں کہ آٹے میں ایک کنارے کو یا صرف بیچ میں خمیر رکھ دیا اور سب آٹا اس کی ہوا سے خمیر ہوگیا بلکہ ضرور وہ خمیر آٹے میں خوب ملاتے خلط کرتے ہیں کہ اس کے اجزاء تمام آرد میں مل جاتے ہیں یوں بھی حکم حرمت ہی رہا کسی حلال چیز میں حرام چیز کا اگرچہ پاک ہو ایسا خلط ہو جانا اُسے حرام کر دیتا ہے اور یہ تو حرام و ناپاک دونوں تھا، درمختار میں ہے:

لو تفتت فیہ نحو ضفدع جاز الوضوء بہ لاشربہ لحرمۃ لحمہ[1]

اگرچہ پانی میں مینڈک جیسا جانور ریزہ ریزہ ہوجائیگا تو اس پانی کے ساتھ وضو تو جائز ہے مگر اس کو پینا جائز نہیں اس لئے کہ مینڈک کا گوشت حرام ہے۔ (ت)

---

[1] الدرالمختار کتاب الطہارۃ باب المیاہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵

حلیہ میں ہے:

قال شیخنا وبہ صرح فی التجنیس فقال یحرم شربہ[1]

ہمارے شیخ نے فرمایا اور اسی کے ساتھ تجنیس میں بھی تصریح کی گئی ہے، فرمایا اس کو پینا حرام ہے (ت)

اور گاد میں نشہ نہ ہونا بھی نفع نہ دے گا جبکہ عدم سکر اس وجہ سے ہو کہ اس میں ثقل زیادہ ہے، اجزائے رقیقہ کہ مورث تفریح و تخمیر سکری ہوتے ہیں اتنے نہیں کہ ان کا اثر ظاہر ہو۔ اوپر معلوم ہو لیا کہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ ذرہ ذرہ شراب کی طرح حرام اور پیشاب کی طرح نجس ہے اور گاد ان اجزا سے خالی نہیں ہوسکتی اور بالفرض خالی ہو تو ناپاک تو ضرور ہے کہ آخر اُسی پیشاب کا تلچھٹ ہے۔ ہدایہ میں ہے:

یکرہ شراب دردی الخمر والامتشاط بہ لان فیہ اجزاء الخمر والانتفاع بالمحرم حرام ولا یحد شاربہ ان لم یسکر لان الغالب علیہ الثفل فصار کما اذا غلب علیہ الماء بالامتزاج اھ[2]

شراب کا تلچھٹ پینا اور اس کے ساتھ بالوں کو کنگھا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں شراب کے اجزاء ہیں اور حرام سے انتفاع بھی حرام ہے، تلچھٹ پینے والے پر حد جاری نہیں کی جائے گی اگر وہ نشہ نہ دے، کیونکہ اس میں غالب میل کچیل ہوتی ہے تو وہ ایسا ہی ہوگیا جس میں پانی کی ملاوٹ غالب ہوجائے اھ (ت)

www.alahazratnetwork.org

مگر امام الاطباء داؤد انطاکی نے تذکرہ میں تصریح کی کہ سیندھی یعنی وہ پانی کہ تاڑی کی طرح ناریل کے درخت سے لیا جاتا ہے صرف یکشبانہ روز مسکر رہتا ہے اس کے بعد سخت تند و تیز سرکہ ہوجاتا ہے

حیث ذکر فی ذکر النارجیل قد یفسد طلعہ او جریدہ ویلقم کوزا فیسیل منہ لبن ویسمی السیندی یبقی یوما علی الحلاوۃ والدسومۃ ولہ افعال اشد من الخمر وھو خیر منھا ثم یکون خلا بالغا قاطعا[3]

کیونکہ انھوں نے نارجیل کے ذکر میں فرمایا کہ اس کا گابھا اور ٹہنی کبھی فاسد ہوجاتی ہے اور کوزا کا دھانا بند ہوجاتا ہے اس سے دودھ بہنے لگتا ہے جس کو سیندھی کہتے ہیں، وہ ایک دن تک اپنی حلاوت اور چکنائی پر برقرار رہتا ہے اور اسکے افعال شراب سے سخت تر ہیں اور وہ اس سے بہتر ہے پھر وہ تند و تیز سرکہ بن جاتا ہے۔ (ت)

---

[1] التعلیق المجلی بحوالہ حلیۃ المحلی فصل فی البئر مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۲۳

[2] الہدایۃ کتاب الاشربہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۴/ ۹۶-۹۷

[3] تذکرہ اولوا الالباب لداؤد انطاکی حرف النون ذکر نارجیل مصطفی البابی مصر ۱/ ۳۲۷

تاڑی اور سیندھی قریب قریب ہیں کہ تاڑی بھی نارجیل ہی کی ایک نوع ہے اگر ثابت ہو کہ یہ بھی ایک وقت معین شبانہ روز خواہ زائد کے بعد سرکہ ہوجاتی ہے اور گاد میں قوتِ سُکریہ نہ رہنا اس بنا پر ہے تو اب اُس کی طہارت وحلت میں شبہہ نہیں اور روٹی جو ایسی گاد سے خمیر کی جائے یقیناً حلال وطیب اور اس کی بیع روا ہے، یونہی اگر پایۂ ثبوت کو پہنچے کہ مدتِ مقررہ پر اس کے اجزاء ضرور سرکہ ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ وہ جُز بھی جو آٹے میں مل کر آگ پر پک چکے تو اس صورت میں اس مدت کے مرور پر روٹی کی طہارت وحلت وجوازِ بیع کا حکم ہوجائے گا اگرچہ ابتداءً اس میں مسکر اجزا سلے ہوں کہ جب وہ اجزاء مسکر نہ رہے سرکہ ہوگئے طاہر وحلال ہوگئے اور روٹی کی حُرمت ونجاست جو اُنھیں کے باعث تھی زائل ہوگئی۔

درمختار میں ہے:

لوعجن خبز بخمر صب فیہ خل حتی یذھب اثرفیطھر[1]

اگر شراب میں آٹا گوندھ کر روٹی پکائی گئی اور اس میں سرکہ ڈالا گیا جس سے شراب کا اثر جاتا رہا تو پاک ہوجائیگی۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

لانقلاب مافیہ من اجزاء الخمر خلا[2]

کیونکہ اس میں جو خمر کے اجزاء تھے وہ سرکہ کی طرف منقلب ہوگئے ہیں (ت)

اور اس کا ثبوت قابلِ قبول نہ ہو تو وہی حکم نجاست وحُرمت رہے گا

لان موجبھا معلوم ودلیل المزیل معدوم والیقین لایزول بالشک۔

کیونکہ اس کا موجب معلوم اور دلیلِ مزیل معدوم ہے اور یقین کبھی شک کے ساتھ زائل نہیں ہوتا۔ (ت)

یہ سب بربنائے مذہب مفتیٰ بہ تھا اور اصل مذہب کہ شیخین مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قول ہے

اعنی طھارۃ المثلث العنبی والمطبوخ التمری والزبیبی وسائر الاشربۃ من غیر الکرم

میری مراد پاک ہونا اس انگوری شراب کا جس کا دو ثلث خشک ہوگیا ہو، کھجور اور زبیب کے نچوڑ کا جس کو پکایا گیا ہو اور انگور اور کھجور کے

---

[1] الدرالمختار کتاب الطہارۃ باب الانجاس مطبع مجتبائی دہلی ۱/۵۶

[2] ردالمحتار " " " " " دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۲۳

والنخلة مطلقا وحلها کلها دون قدر الاسکار۔

علاوہ تمام شرابوں کا پاک ہونا اور ان کا حلال ہونا جبکہ مقدارِ مسکر سے کم ہوں۔ (ت)

حاشا یہ بھی قول ساقط و باطل نہیں بلکہ بہت باقوت ہے خود اصل مذہب یہی ہے اور یہی جمہور صحابہ کرام حتی کہ حضرات اصحاب بدر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی ہے یہی قولِ امام اعظم ہے عامۂ متون مذہب مثل مختصر قدوری و ہدایہ و وقایہ و نقایہ و کنز و غرر و اصلاح وغیرہا میں اسی پر جزم و اقتصار کیا، اکابر ائمہ ترجیح و تصحیح مثل امام اجل ابوجعفر طحاوی و امام اجل ابوالحسن کرخی و امام شیخ الاسلام ابوبکر خواہرزادہ و امام اجل قاضی خاں و امام اجل صاحب ہدایہ رحمہم اللہ تعالٰی نے اسی کو راجح و مختار رکھا بلکہ خود امام محمد نے کتاب الآثار میں اسی پر فتوٰی دیا اسی کو بہ ناخذ (ہم اسی کو لیتے ہیں۔ ت) فرمایا، علمائے مذہب نے بہت کتبِ معتمدہ میں اس کی تصحیح فرمائی یہاں تک کہ آکد الفاظ ترجیح علیہ الفتوٰی سے بھی تذییل آئی۔ خزانۃ المفتین میں ہے:

فی الھدایۃ والنھایۃ وفتاوٰی قاضی خان وظھیرالدین والخلاصۃ وفتاوی الکبرٰی وفتاوی اھل سمرقند والحمیدی الاصح ما علیہ ابوحنیفۃ وابو یوسف رحمھما اللہ تعالٰی[1]

ہدایہ، نہایہ، فتاوٰی قاضیخان، فتاوٰی ظہیرالدین، خلاصہ، فتاوٰی کبرٰی، فتاوی اہل سمرقند اور حمیدی میں ہے کہ اصح وہ ہے جس پر امام ابوحنیفہ و امام ابویوسف رحمہما اللہ تعالٰی ہیں۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

جامع الرموز میں ہے:

وھو الصحیح لان الخمر موعودۃ فی العقبٰی فینبغی ان یحل من جنسہ فی الدنیا انموذجا ترغیبا کما فی المضمرات ولئلا یلزم تفسیق الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم[2]

اور یہی صحیح ہے کیونکہ شراب آخرت میں موعود ہے لہٰذا ترغیب کے لئے اس کی جنس میں سے دنیا میں حلال ہونا چاہئے جیسا مضمرات میں ہے تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو فاسق قرار دینا لازم نہ آئے۔ (ت)

ہندیہ میں فتاوٰی کبرٰی سے ہے:

العصیر اذا شمس حتی ذھب ثلثاہ یحل شربہ عند ابی حنیفۃ و

انگور کا جوس جب دھوپ میں دو ثلث خشک ہوجائے تو امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف علیہما الرحمۃ کے

---

[1] خزانۃ المفتین کتاب الحدود فصل فی الشرب قلمی نسخہ ۱/۱۸۶

[2] جامع الرموز کتاب الاشربہ مکتبہ اسلامیہ گنبد قابوس ایران ۳/۳۳۳

ابی یوسف رحمہما اللہ تعالٰی وھو الصحیح[1]

نزدیک اس کا پینا حلال ہوتا ہے، اور یہی صحیح ہے۔ (ت)

درمنتقی میں ہے:

وصحح غیر واحد قولھما[2]

متعدد علمائے شیخین کے قول کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ت)

درمختار میں ہے:

لبن الرماک اذا اشتد لم یحل وصحح فی الھدایۃ حلہ[3]

گھوڑی کا دودھ جب جوش کھا کر گاڑھا ہوجائے تو حلال نہیں، ہدایہ میں اس کے حلال ہونے کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

بہ یفتی ای بتحریم کل الاشربۃ وکذا بوقوع الطلاق قال فی النھر وفی الفتح وبہ یفتی لان السکر من کل شراب حرام وعندھما لا یقع بناء علی انہ حلال وصححہ فی الخانیۃ[4]

اسی کے ساتھ ہی فتوٰی دیا جائے گا یعنی تمام شرابوں کی حرمت کا اور اسی طرح طلاق کے واقع ہونے کا۔ نہر میں کہا ہے کہ فتح میں ہے اسی کے ساتھ فتوٰی دیا جائے گا کیونکہ نشہ ہر شراب سے حرام ہوتا ہے، اور شیخین کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ یہ حلال ہے۔ خانیہ میں اسی کو صحیح قرار دیا ہے (ت)

شرح نقایہ برجندی میں ہے:

فی فتاوی قاضی خان ان المتخذ من غیر العنب والتمر مثل السکر والعسل والفانید والحنطۃ والشعیر والذرۃ وما اشبہ ذٰلک اذا غلا واشتد وقذف بالزبد وطبخ

فتاوٰی قاضیخان میں ہے کہ انگور اور کھجور کے غیر یعنی شکر، شہد، مصری، گندم، جَو، جوار اور ان جیسی دیگر اشیاء سے بنائی ہوئی شرابیں جب جوش کھا کر گاڑھی ہوجائیں اور ان پر جھاگ آجائے

---

[1] الفتاوی الھندیۃ کتاب الاشربۃ الباب الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۴۱۲

[2] الدر المنتقی علی ہامش مجمع الانہر کتاب الاشربۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۵۷۲

[3] الدر المختار " مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۶۰

[4] ردالمحتار " داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۹۳

www.alahazratnetwork.org

ادنی طبخة یحل فی قول الشیخین واختلف فی قول محمد فقیل یحل شربه ما دون السکر وقیل لایحل اصلا وعنه ایضا انه قال اکرہ ذٰلک وان لم یطبخ فعن الشیخین روایتان فی روایة لایحل شربه کنقیع الزبیب غیر المطبوخ وفی روایة یحل شربه و ذکر فی الفتاوی المنصوریة ان الفتوی علی انه لایشترط الطبخ لحله[1]

اور ان کو تھوڑا سا پکا لیا جائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہیں اور امام محمد علیہ الرحمہ کے قول میں اختلاف ہے، بعض نے کہا جو نشہ والی مقدار سے کم ہو حلال ہیں اور بعض نے کہا کہ مطلقاً حلال ہیں۔ اور انھیں سے منقول ہے کہ انھوں نے فرمایا میں اس کو مکروہ جانتا ہوں اور ان کو پکایا نہ جائے تو شیخین سے دو روایتیں ہیں ایک روایت میں اس کا پینا حلال نہیں ہے جیسا کہ زبیب کا وہ رس جس کو پکایا نہ گیا ہو، اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا پینا حلال ہے۔ فتاوی منصوریہ میں مذکور ہے فتوی اس پر ہے کہ اس کے حلال ہونے کے لئے پکانا شرط نہیں۔ (ت)

فتح اللہ المعین میں ہے:

من ادلة حله ما قال فی الاختیار عن ابن ابی لیلی قال اشهد علی البدریین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انهم یشربون النبیذ فی الجرار الخضر وقد نقل ذٰلک عن اکثر الصحابة ومشاهیرهم قولا وفعلا حتی قال ابوحنیفة انه مما یجب اعتقاد حله لئلا یؤدی الی تفسیق الصحابة رضی اللہ تعالٰی عنهم[2]

اس کے حلال ہونے کے دلائل میں سے ایک دلیل وہ ہے جو اختیار میں ابن ابی لیلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدری صحابہ کرام کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ سبز صراحیوں میں نبیذ پیتے تھے اور یہ بات اکثر مشاہیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے قولاً اور فعلاً منقول ہے یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اس کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھنا واجب ہے تاکہ صحابہ کرام کو فسق کی طرف منسوب کرنا لازم نہ آئے۔ (ت)

---

[1] شرح النقایۃ للبرجندی کتاب الاشربہ نولکشور لکھنؤ ۲/ ۱۸۸

[2] فتح المعین " ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۳/ ۴۲۳

www.alahazratnetwork.org

خانیہ میں ہے:

لابی حنیفۃ وابی یوسف رحمہما اللہ تعالٰی ماروی ان رجلا اتی عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بمثلث قال عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ما اشبہ ھذا بطلاء الابل کیف تصنعونہ قال الرجل یطبخ العصیر حتی یذھب ثلثاہ ویبقی ثلثہ فصب عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ علیہ الماء وشرب ثم ناول عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالٰی عنہ ثم قال عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اذا رابکم شرابکم فاکسروہ بالماء وعن عمر رضی اللہ تعالٰی اذا ذھب ثلثا العصیر ذھب حرامہ وریح جنونہ وروی عن ابراھیم النخعی رحمہ اللہ تعالٰی مایرویہ الناس کل مسکر حرام خطاء لم یثبت انما الثابت کل سکر حرام وکذا مایرویہ الناس ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام لیس بثابت وابراھیم النخعی رحمہ اللہ تعالٰی کان حبرا فی الحدیث[1]

امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کی دلیل وہ روایت ہے کہ ایک شخص سید حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں مثلث لے کر آیا آپ نے فرمایا یہ اونٹوں کے طلاء کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے تم اس کو کیسے بناتے ہو، اس نے کہا ہم انگور کے رس کو پکاتے ہیں یہاں تک کہ اس کا دو ثلث خشک ہوجاتا ہے اور ایک ثلث باقی رہ جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پر پانی ڈال کر پی لیا، پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو دے دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب تمہیں تمہاری شراب شک میں ڈالے تو پانی سے اس کی تیزی کو توڑ دو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب انگور کے شیرہ کا دو ثلث پکانے سے خشک ہوجائے تو اس کی حرمت اور نشہ جاتا رہتا ہے، اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالٰی سے مروی ہے کہ لوگ جو یہ روایت کرتے ہیں کہ ہر مسکر (نشہ آور) حرام ہے، یہ غلط ہے اور ثابت نہیں ہے، البتہ ثابت یہ ہے کہ ہر سکر (نشہ) حرام ہے، اسی طرح لوگوں کا یہ روایت کرنا کہ جو مسکر ہے اس کا قلیل وکثیر حرام ہے ثابت نہیں حالانکہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیث میں متبحر عالم ہیں۔ (ت)

اسی میں ہے:

---

[1] فتاوٰی قاضیخان کتاب الاشربۃ فصل فی معرفۃ الاشربۃ نولکشور لکھنؤ ۴/ ۶۷۴

لابی حنیفۃ وابی یوسف رحمہما اللہ تعالٰی الآثار التی وردت فی اباحۃ النبیذ الشدید قولا وفعلا ذکرھا محمد رحمہ اللہ تعالٰی فی الکتاب وعن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالٰی انہ قال من شرائط السنۃ والجماعۃ ان لا یحرم النبیذ الجرلان فی تحریمہ تفسیق کبار الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم، وعنہ انہ قال لا احرم النبیذ الشدید دیانۃ ولا اشربہ مروءۃ، اجمع کبار الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم علی اباحۃ النبیذ واحتاطوا فی شربہ لاجل الاختلاف وکذا السلف بعدھم کانوا یشربون نبیذ الجر بحکم الضرورۃ لاستمراء الطعام[1]

امام ابوحنیفہ وامام ابویوسف رحمہما اللہ تعالٰی کی دلیل وہ آثار ہیں جو قولاً اور فعلاً گاڑھی نبیذ کی اباحت پر وارد ہیں۔ اس کو امام محمد علیہ الرحمہ نے کتاب میں ذکر فرمایا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ گھڑوں میں بنائی ہوئی نبیذ کو حرام نہ قرار دینا سنّت وجماعت کی شرائط میں سے ہے کیونکہ اس کو حرام قرار دینے میں صحابہ کبار رضی اللہ تعالٰی عنہم کی طرف فسق کو منسوب کرنا لازم آتا ہے، اور انہی سے منقول ہے کہ میں گاڑھی نبیذ کو ازراہِ دیانت حرام قرار نہیں دیتا اور بطور مروّت اس کو نہیں پیتا۔ نبیذ کی اباحت پر صحابہ کبار رضی اللہ تعالٰی عنہم کا اجماع ہے مگر وہ بسبب اختلاف کے اس کو پینے میں احتیاط کرتے تھے۔

www.alahazratnetwork.org

اسی طرح ان کے بعد اسلاف کسی ضرورت کے تحت گھڑوں میں بنائی ہوئی نبیذ پیتے تھے مثلاً کھانا ہضم کرنے کے لئے۔ (ت)

خلاصہ میں ہے:

عن محمد بن مقاتل الرازی انہ قال لو اعطیت الدنیا بحذافیرھا ما شربت المسکر یعنی نبیذ التمر والزبیب ولو اعطیت الدنیا بحذافیرھا ما افتیت بانہ حرام[2]

محمد بن مقاتل رازی نے کہا اگر مجھے ساری دنیا دے دی جائے تو بھی میں مسکر یعنی کھجور اور زبیب کا نبیذ نہیں پیوں گا، اور اگر مجھے ساری دنیا دے دی جائے تو بھی اسکے حرام ہونے کا فتوٰی نہیں دوں گا۔ (ت)

غایۃ البیان علامہ اتقانی میں ہے:

واحتج ابوحنیفۃ وابویوسف فی قولہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ

---

[1] فتاوٰی قاضی خاں کتاب الاشربۃ فصل فی معرفۃ الاشربۃ نولکشور لکھنؤ ۴/ ۶۷۶

[2] خلاصۃ الفتاوٰی " مکتبہ الحبیبیہ کوئٹہ ۴/ ۲۰۵

الاٰخر بقولہ تعالٰی یٰایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۝ انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلٰوۃ فھل انتم منتھون ۝ وقد بین العلۃ فی تحریم الخمر وھی الصد عن ذکر اللہ وعن الصلاۃ وایقاع العداوۃ وھذہ المعانی لاتحصل بشرب القلیل فلو خلینا وظاھر الاٰیۃ لکنا نقول بان القلیل من الخمر لایحرم ولٰکن ترکنا الظاھر فی القلیل من الخمر بالاجماع ولااجماع فیما تنازعنا فیہ من الاشربۃ علی حرمۃ القلیل منھا مباحا علی علۃ ظاھر الاٰیۃ لانہ مما لایورث العداوۃ والبغضاء ولا الصد عن ذکر اللہ وعن الصلٰوۃ[1]

تعالٰی علیہ نے اپنے دوسرے قول میں اللہ تعالٰی کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے کہ "اے ایمان والو بیشک خمر، جُوا، بُت اور پانسے نجس ہیں شیطانی عمل سے تو ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ، بیشک شیطان خمر اور جُوئے سے تمہارے درمیان بغض و عداوت ڈالنا چاہتا ہے اور تمہیں اللہ تعالٰی کے ذکر اور نماز سے روکتا ہے تو کیا تم باز آؤ گے"۔ تحقیق یہاں تحریم خمر کی جو علت بیان کی گئی وہ ذکرِ الٰہی اور نماز سے روکنا اور بغض و عداوت واقع کرنا ہے۔ اور یہ امور قلیل کے پینے سے حاصل نہیں ہوتے اگر ہم آیت کریمہ کو اس کے ظاہر پر چھوڑتے تو یوں کہتے کہ خمر میں سے قلیل حرام نہیں ہے لیکن ہم نے اجماع کے ساتھ آیت کریمہ کے ظاہر کو ترک کردیا ہے۔ اور جو شرابیں ہمارے درمیان متنازعہ ہیں ان کے قلیل کی حرمت پر اجماع واقع نہیں ہوا لہٰذا ان کا قلیل آیت کریمہ کے ظاہر کی وجہ سے مباح رہے گا کیونکہ وہ نہ تو بغض و عداوت کا موجب ہے اور نہ ہی ذکرِ خدا و نماز سے روکتا ہے۔ (ت)

اُسی میں ہے:

قال شیخ الاسلام خواھر زادہ رحمہ اللہ تعالٰی فی شرحہ ذکر ابن قتیبۃ فی کتاب الاشربۃ باسنادہ عن زید بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالٰی عنھم انہ شرب ھو واصحابہ نبیذا شدیدا فی ولیمۃ فقیل لہ یا ابن رسول اللہ حدثنا

شیخ الاسلام خواہر زادہ نے اپنی شرح میں فرمایا کہ ابن قتیبہ نے کتاب الاشربہ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہم کے بارے میں ذکر کیا کہ انھوں نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں گاڑھی نبیذ پی تو ان سے کہا گیا اے ابنِ رسول! ہمیں نبیذ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] غایۃ البیان

www.alahazratnetwork.org

بحدیث سمعته من اٰبائك عن رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی النبیذ فقال حدثنی ابی عن جدی علی بن ابیطالب رضی الله تعالٰی عنهم عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم انه قال ینزل امتی علی منازل بنی اسرائیل حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل ان الله تعالٰی ابتلی بنی اسرائیل بنهر طالوت و احل لهم منه الغرفة وحرم منه الرّی وان الله ابتلاکم بهذه النبیذ واحل منه الری وحرم منه السکر وحدیث ابن زیاد الذی رویناه عن ابن عمر فی مسئلة الخلیطین من ادل الدلائل و ان المراد ما رواه الخصم القدر المسکر لا القلیل لان احد رواة الحدیث الذی احتج به الخصم ابن عمر فلوکان القلیل هو المراد لم یعمل بخلاف ما رواه ولم یفسقه ابن زیاد وکذلك قول ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما حرمت الخمر بعینها و السکر من کل شراب دلیل علی ان المراد من حدیث الخصم القدر المسکر لا المسکر لان احد رواة

تعالٰی علیہ وسلم کی وہ حدیث سنائیں جو آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے سُنی ہے تو انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے انھوں نے میرے جد حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہ میری امت بنی اسرائیل کے طور طریقے اپنا کر یوں انکے برابر ہو جائیگی جیسے تیر تیر کے اور جُوتا جُوتے کے برابر ہوتا ہے، اللہ تعالٰے نے بنی اسرائیل کا امتحان نہرِ طالوت کے ساتھ لیا کہ ان کے لئے چلّو بھر پانی حلال اور سیر ہو کر پینا حرام کیا اور تمھارا امتحان اللہ تعالٰے نے اس نبیذ کے ساتھ لیا، اس کو سیر ہو کر پینا حلال اور حدِ نشہ تک پینا حرام کیا ہے۔ حدیثِ ابنِ زیاد جس کو ہم نے مسئلہ خلیطین میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا وہ اس کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اور مخالف نے جو روایت کیا ہے اس سے مراد قدرِ مسکر ہے نہ کہ قلیل کیونکہ مخالف نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کے راویوں میں سے ایک سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ ہیں۔ اگر اس سے قلیل مراد ہوتا وہ اپنی روایت کے خلاف نہ کرتے اور نہ ہی ابن زیاد ان کی طرف فسق کو منسوب کرتے۔ اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قول کہ خمر تو بعینہٖ حرام ہے جبکہ باقی شرابوں سے نشہ آور حرام ہے اس بات کی دلیل ہے کہ مخالف کی روایت کردہ حدیث سے مراد قدرِ مسکر ہے نہ کہ قلیل

www.alahazratnetwork.org

ذٰلك الحديث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فیبعد فی العقول ان یروی ابن عباس حدیثا ثم یقول بخلافہ ، وقد اطنب الکرخی رحمہ اللہ فی روایۃ الآثار عن الصحابۃ والتابعین بالاسانید الصحاح فی مختصرہ فی تحلیل النبیذ الشدید ترکنا ذکرھا مخافۃ التطویل و الحاصل ان الاکابر من اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واھل بدر کعمر وعلی وعبد اللہ بن مسعود و ابی مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم کانوا یحللون شرب النبیذ وکذا الشعبی وابراھیم النخعی وقال فی شرح الاقطع وقد سلك بعض الجہال فی ھذہ المسئلۃ طریقۃ قصد بھا الشنیع و الفسوق عند العوام لما ضاق علیہ طریق الحجۃ فقال روی عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ قال لیشربن ناس من امتی الخمر ویسمونھا باسماء قال ھذا القائل وھم اصحاب ابی حنیفۃ وھذا کلام جاھل بالاحکام والنقل والآثار ومتعصب قلیل الورع لایبالی ما قال ثم یقال لھذا القائل ما رمیت بھذا القول اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وانما السلف الصالح اردت

کیونکہ حدیث مذکور کے راویوں میں سے ایک سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی ہیں اور یہ بات عقل سے بعید ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ایک حدیث روایت فرمائیں پھر خود اس کے خلاف فرمائیں، گاڑھی نبیذ کے حلال ہونے سے متعلق صحابہ و تابعین کے آثار کو صحیح سند کے ساتھ روایت کرنے میں امام کرخی علیہ الرحمۃ نے اپنی مختصر میں بہت طوالت فرمائی ہم نے طوالت کے ڈر سے ان کے ذکر کو ترک کر دیا۔ خلاصہ یہ کہ اکابر اصحاب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اہل بدر جیسے حضرت عمر، علی، عبد اللہ ابن مسعود اور ابو مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم نبیذ کے پینے کو حلال قرار دیتے تھے اور یہی موقف ہے شعبی اور ابراہیم نخعی کا۔ شرح اقطع میں ہے ایک جاہل نے اس مسئلہ میں ایسا راستہ اختیار کیا جس سے اس کا مقصد لوگوں کے ہاں برائی اور فسق کو رائج کرنا ہے، جب اس کے لئے دلیل کا راستہ تنگ ہوگیا تو اس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمان ہے میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور شراب پئیں گے اور اس کے مختلف نام رکھ لیں گے، وہ لوگ امام ابو حنیفہ کے اصحاب ہیں۔ یہ اس کا کلام ہے جو احکام، نقل اور آثار سے جاہل اور متعصب اور تقوٰی میں بہت گھٹیا ہے، اس کی پروا نہیں کرتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ پھر اس قائل کو کہا جائے کہ جو کچھ تو نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی کے اصحاب کی طرف منسوب کیا ہے اس سے تیرا

www.alahazratnetwork.org

ولم یمکنك التصریح بذلك لان اصحاب ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه ما ابتدعوا فی ذلك قولا بل قالوا ما قاله اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ووجوه التابعین وزهادهم وکیف یظن بعمر وعلی وابن مسعود وابن عباس و عمار بن یاسر وعلقمة بن الاسود انهم شربوا الخمر غلطا فی اسمها حتی استدرك علیهم هذا القائل حقیقة الاسم ویحسن الظن بنفسه ویسیئ الظن بسلفه ان هذه الجرأة فی الدین، وقال شیخ الاسلام خواهر زاده فی شرحه روی ان رجلا سأل ابراهیم الحربی فی مدینة السلام فی جامع المنصور بالجانب الغربی فقال لنا امام یشرب النبیذ افأصلی خلفه فقال له ابراهیم ارأیت لو ادرکت علقمة والاسود اکنت تصلی خلفهما قال نعم ولم یفهم السائل الجواب فاعاد السوال فقال له ابراهیم قد اجبتك، والقیاس مع ابی حنیفة وابی یوسف رحمهما الله تعالیٰ لان الله تعالیٰ لم یحرم شیئا یقصده الناس من المحرمات فی الدنیا الا اباح ما یغنی عنه الا تری انه لما حرم

ارادہ سلف صالحین ہیں جس کی تصریح کرنا تیرے لئے ممکن نہیں کیونکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب نے یہ کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ وہی کچھ کہا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ اور معزز وزاہد تابعین نے کہا ہے۔ اس کا کیا گمان ہے حضرت عمر، علی، ابن مسعود، ابن عباس، عمار بن یاسر اور علقمہ بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں، کیا انھوں نے نام تبدیل کرکے شراب پی۔ حتی کہ اس قائل نے ان پر حقیقی نام کے ساتھ اصلاح کی اور اپنے بارے میں حسنِ ظن جبکہ اسلاف کے بارے میں بُرا گمان کیا، بلاشبہہ یہ دین میں جسارت ہے۔ شیخ الاسلام خواہر زادہ نے اپنی شرح میں کہا مروی ہے کہ ایک شخص نے مدینۃ الاسلام کی جامع منصور کی جانب غربی میں ابراہیم حربی سے سوال کیا کہ ہمارا امام نبیذ پیتا ہے کیا ہم اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں؟ تو ابراہیم نے کہا تیرا کیا خیال ہے اگر تو علقمہ واسود کو پالے تو کیا تو اُن کے پیچھے نماز پڑھے گا؟ اس نے کہا ہاں، حالانکہ وہ سائل ابراہیم حربی کے جواب کو نہ سمجھ سکا چنانچہ اس نے دوبارہ وہی سوال کیا تو ابراہیم نے فرمایا بیشک میں تجھے جواب دے چکا ہوں۔ قیاس امام ابوحنیفہ و امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا مؤید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں محرمات میں سے کوئی چیز حرام نہ فرمائی جس کا قصد لوگ کرتے ہیں مگر اس میں سے اتنا کچھ مباح فرمایا جس سے لوگوں کی حاجت پوری ہوتی ہو۔ کیا تو نے

www.alahazratnetwork.org

لحم الخنزیر والمیتۃ اباح انواعا من اللحوم تغنی عنہا ولما حرم نکاح المحارم والجمع بین المحارم اباح من الاجنبیات کذٰلک ھٰھنا فالشراب المطرب شئ یقصدہ الناس فلما حرم منہ انواعا یجب ان یکون نوع منہ مباحا یغنی عنہ و یقوم مقامہ و ذٰلک فیما قالاہ فاما من حرم جمیع انواع الاشربۃ المطربۃ بحیث لایوجد من جنسہ مباح یکون ذٰلک خلاف الاصول و خلاف الاصول لا یجوز[1] اھ باختصار۔

دیکھا نہیں کہ اللہ تعالٰی نے جب خنزیر و مردار کا گوشت حرام فرمایا تو کچھ اقسام گوشت کی حلال بھی فرما دیں جس سے لوگ اپنی حاجت پوری کرتے ہیں، اور جب محرمات سے نکاح اور دو آپس میں محرم عورت کو نکاح میں جمع کرنا حرام کیا تو غیر محرم عورتوں کے ساتھ نکاح کو حلال فرمایا۔ اسی طرح یہاں شراب کے مسئلہ میں ہوگا کیونکہ فرحت بخش شراب بھی ایک شئی ہے جس کا لوگ قصد کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالٰی نے اس کی کچھ انواع کو حرام کیا تو اس کی کوئی قسم حلال بھی ضرور ہوگی جس سے لوگ نفع اٹھائیں اور وہ اس کے قائم مقام ہو جائے اور یہ بات شیخین کے قول میں حاصل ہوتی ہے، لیکن جنھوں نے شراب کی فرحت بخش تمام اقسام کو حرام قرار دیا کہ اس کی جنس میں سے کوئی نوع بھی مباح نہیں پائی جاتی تو یہ خلافِ اصول ہے اور خلافِ اصول جائز نہیں اھ باختصار (ت)

www.alahazratnetwork.org

محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ کتاب الموطا میں فرماتے ہیں:

اخبرنا مالک اخبرنا داؤد بن الحصین عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ عن محمود بن لبید الانصاری عن عمر بن الخطاب حین قدم الشام شکی الیہ اھل الشام وباء الارض او ثقلہا قالوا لا یصلح لنا الا ھذا الشراب قال اشربوا العسل قالوا لا یصلحنا العسل قال لہ رجل من اھل الارض ھل لک ان

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں خبر دی کہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ جب شام تشریف لائے تو اہل شام نے اپنی سرزمین پر وباء اور گرانی کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس شراب کے علاوہ کوئی علاج موافق نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا، شہد پیو، انھوں نے کہا ہمیں شہد موافق نہیں آتا۔ اسی علاقے کے

---

[1] غایۃ البیان

اجعل لك من هذا الشراب شيئا لايسكر قال نعم فطبخوه حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه فاتوا به الی عمر بن الخطاب فادخل اصبعه فیه ثم رفع یده فتبعه یتمطط فقال هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان یشربوه فقال عبادة بن الصامت احللتها واللہ قال کلا واللہ ما احللتها اللهم انی لا احل لهم شیئا حرمته علیهم ولا احرم علیهم شیئا احللته لهم قال محمد (رحمة اللہ تعالٰی علیه) وبهذا ناخذ لا باس بشرب الطلاء الذی قد ذهب ثلثاه وبقی ثلثه وهو لایسکر فاما کل معتق یسکر فلا خیر فیه[1]

ایک شخص نے کہا اے امیرالمومنین کیا آپ رغبت رکھتے ہیں کہ میں آپ کے لئے ایسی شراب تیار کروں جو نشہ نہ دے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ ان لوگوں نے انگور کے شیرہ کو اس حد تک پکایا کہ دو تہائی خشک ہوکر ایک تہائی رہ گیا وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لائے۔ آپ نے اس میں انگلی داخل کرکے باہر نکالی تو وہ آپ کی انگلی کے ساتھ چمٹ گیا۔ آپ نے فرمایا یہ اونٹوں کی طلاء کی مثل طلاء ہے۔ آپ نے ان لوگوں کو فرمایا کہ اس کو پیو۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کیا بخدا آپ نے اس کو حلال قرار دے دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں بخدا میں نے اس کو حلال نہیں کیا، اے اللہ! جو چیز تو نے ان پر حرام کی ہے میں اس کو ان پر حلال نہیں کرتا اور جو تو نے ان پر حلال کیا میں اس کو ان پر حرام نہیں کرتا۔ امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا: ہم اسی سے اخذ کرتے ہیں کہ ایسے طلاء کے پینے میں کوئی حرج نہیں جس کا دو تہائی خشک ہوکر ایک تہائی باقی رہا ہو اور وہ نشہ نہ دے۔ لیکن ہر پرانی نشہ آور شراب میں کوئی خیر نہیں۔ (ت)

نیز کتاب الآثار میں فرماتے ہیں:

---

[1] موطا امام محمد کتاب الحدود باب نبیذ الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۷-۲۱۶

www.alahazratnetwork.org

اخبرنا ابوحنیفۃ عن سلیمان[1] الشیبانی عن ابن زیاد[2] انہ افطر عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فسقاہ شرابا لہ

ہمیں امام ابوحنیفہ نے سلیمان شیبانی سے خبر دی انھوں نے ابن زیاد سے روایت کی کہ انھوں (ابن زیاد) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس روزہ

---

[1] ھو ابواسحٰق سلیمٰن بن ابی سلیمٰن الکوفی من ثقات التابعین ورجال الستۃ ۱۲ منہ

یہ ابواسحاق سلیمان بن ابی سلیمان کوفی جو ثقہ تابعین اور صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہیں ۱۲ منہ (ت)

[2] قال السید المرتضی الاشبہ انہ محمد بن زیاد احد شیوخ شعبۃ روی عن ابی ھریرۃ حدیث الرجل جبار ذکرہ المنذری فی مختصر[1] السنن وھو من اقران ابن سیرین **قلت** ھو ابن زیاد الجمحی ابوالحارث المدنی نزیل بعد البصرۃ ثقۃ ثبت من رجال الستۃ روی الدارقطنی فی السنن من طریق اٰدم بن ابی ایاس عن شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال الرجل جبار[2] ھذا ما ابداہ السید ظنا والمنصوص علیہ انہ عبد اللہ قال الامام البدر محمود فی البنایۃ بعد ذکر الحدیث ابن زیاد ھو عبد اللہ ابن زیاد[3] اھ۔

سید مرتضٰی نے کہا حق سے اشبہ ہے کہ یہ محمد بن زیاد شعبہ کے شیوخ میں سے ایک ہیں انھوں نے "الرجل جبار" والی حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ بات امام منذری نے مختصر السنن میں ذکر کی اور یہ امام ابن سیرین کے ہم زمان ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ ابن زیاد جمحی ابوالحارث مدنی ہیں جو بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے ثقہ ہیں صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہیں دارقطنی نے سنن میں آدم بن ایاس کے طریق سے عن شعبہ عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا "الرجل جبار" سید مرتضٰی نے اپنے گمان کی بیان پر یہ بیان کیا ہے جبکہ منصوص یہ ہے کہ وہ عبد اللہ ہیں، امام بدرالدین محمود نے بنایہ میں ابن زیاد کی اس حدیث کے بعد کہا ابن زیاد سے مراد عبد اللہ بن زیاد ہے اھ (باقی اگلے صفحے پر)

---

[1] مختصر السنن [2] سنن الدارقطنی کتاب الحدود والدیات حدیث ۲۱۵ نشر السنۃ ملتان ۳/ ۱۵۴

[3] البنایۃ فی شرح الھدایۃ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۳۸

www.alahazratnetwork.org

فکانہ اخذ فیہ فلما اصبح قال ما ھذا الشراب ما کدت اھتدی الی منزلی فقال عبداللہ ما زدناک علی عجوۃ و زبیب، قال محمد و بہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ۔[1] اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراھیم وھو یطعم فطعمت معہ فاوتی قدحا من نبیذ فلما رأی ابطائی عنہ قال حدثنی علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود انہ کان ربما طعم عندہ ثم دعا بنبیذ لہ تنبذہ

افطار کیا تو آپ نے ابن زیاد کو اپنے ہاں سے شراب پلائی تو گویا کہ اس نے ابن زیاد میں کچھ اثر کیا جب صبح ہوئی تو ابن زیاد نے کہا یہ کیا شراب ہے یوں لگا کہ میں اپنے گھر کی طرف راہ نہ پاؤں گا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ہم نے تو آپ کے لئے عجوہ اور زبیب پر کوئی شئ زیادہ نہیں کی۔ امام محمد نے فرمایا ہم اسی سے اخذ کرتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت حماد سے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا میں ابراہیم کے پاس گیا وہ کھانا کھا رہے تھے میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا جب ابراہیم نے مجھے اس سے پس و پیش کرتے ہوئے دیکھا تو کہا مجھے علقمہ نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ میں بسا اوقات ان کے ہاں کھانا

www.alahazratnetwork.org

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

قلت یعنی ابا مریم الاسدی الکوفی من ثقات التابعین و رجال البخاری فی التھذیب ذکرہ ابن حبان فی الثقات و قال فی تھذیبہ قال العجلی کوفی ثقۃ و قال الدارقطنی ثقۃ[2]

میں کہتا ہوں ابن زیاد یعنی ابومریم اسدی کوفی جو ثقہ تابعین اور بخاری کے راویوں میں شمار ہیں، تہذیب میں ہے کہ ابن حبان نے اسکو ثقہ لوگوں میں ذکر کیا ہے اور تہذیب والے نے فرمایا کہ عجلی نے کہا کہ وہ کوفی ثقہ میں شمار ہیں، دارقطنی نے کہا وہ ثقہ ہیں۔ (ت)

---

[1] کتاب الآثار لامام محمد باب الاشربۃ والانبذہ ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۲

[2] تہذیب التہذیب ترجمہ عبداللہ بن زیاد الکوفی ۳۷۹ دائرۃ المعارف النظامیہ ۵/ ۲۲۱

سیرین ام ولد عبداللہ فشرب و
وسقانی[1]۔ اخبرنا ابوحنیفۃ قال
حدثنا ابواسحٰق السبیعی عن
عمرو بن میمون الاودی عن عمر
بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال ان للمسلمین جزورا لطعامھم
وان العتق منھا لآل عمر، و انہ
لایقطع ھٰذہ الابل فی بطوننا الا
النبیذ الشدید۔ اخبرنا
ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم ان
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی باعرابی
قد سکر، فطلب لہ عذرا فلما
اعیاہ (الاذھاب عقل) قال
احبسوہ فاذا صحا فاجلدوہ ودعا
بفضلۃ فضلت فی اداوتہ، فذاقھا
فاذا نبیذ شدید ممتنع، فدعا
بماء فکسرہ (وکان عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ یحب الشراب
الشدید) فشرب وسقی
جلساءہ ثم قال
ھذا اکسروہ بالماء
اذا غلبکم شیطانہ[2]۔
اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن

کھاتا، پھر انھوں نے نبیذ طلب فرمائی جو ان کی ام ولد
سیرین نے ان کے لئے تیار کی تھی جس کو ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بھی پیا اور مجھے بھی پلائی۔
ہمیں امام ابوحنیفہ نے اپنی سند کے ساتھ خبر دی کہ
حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا عمدہ اونٹ مسلمانوں کے کھانے کے لئے ہیں
اور ان میں سے پرانے حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ
عنہ) کے لئے ہیں، اور بیشک ان اونٹوں کو پیٹوں میں
سوائے گاڑھی نبیذ کے کوئی شے ہضم نہیں کرتی۔
ہمیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سند کے
ساتھ خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
ایک اعرابی لایا گیا جو نشے میں تھا آپ نے اس سے
عذر پوچھا تو سوائے خرابیِ عقل کے اس کو عاجز
پایا، آپ نے فرمایا اس کو روک رکھو جب ہوش
میں آئے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ اور حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے برتن میں بچی ہوئی
شراب منگوائی اور اُسے چکھا تو وہ گاڑھا نبیذ تھا جو کہ
ممتنع ہے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس نبیذ
کی تیزی کو توڑا (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گاڑھی
شراب کو پسند فرماتے تھے) پھر اُسے پیا اور شرکاءِ
مجلس کو پلایا۔ پھر فرمایا کہ جب اس شراب کا شیطان
تم پر غالب آجائے تو پانی سے اسکی تیزی توڑ دیا کرو۔
ہمیں امام ابوحنیفہ نے حماد سے انھوں نے

---

[1] کتاب الآثار لامام محمد باب النبیذ الشدید ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۳
[2] " " " " " " " ۱۸۳ و ۱۸۴

ابراھیم انہ کان یشرب الطلاء قد ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ ویجعل لہ منہ نبیذ، فیترکہ حتی اذا اشتد شربہ ولم یر بذلک بأسا، قال محمد وھو قول ابی حنیفۃ۔ اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا الولید بن سریع (مولی عمرو بن حریث) عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یشرب الطلاء علی النصف قال محمد ولسنا ناخذ بھذا ولاینبغی لہ ان یشرب من الطلاء الاما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ وھو قول ابی حنیفۃ[1]۔ اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال ما اسکرہ کثیرہ فقلیلہ حرام خطاء من الناس انما ارادوا السکر حرام من کل شراب[2]۔

ابراہیم سے خبر دی کہ وہ ایسا طلاء پیتے تھے جس کا دو تہائی خشک ہو کر ایک تہائی بچ گیا ہو اس سے ان کے لئے نبیذ بنائی جاتی تھی تو وہ اس کو چھوڑے رکھتے یہاں تک کہ جب وہ جوش کھا کر سخت ہوجاتی تو اس کو پی لیتے اور اس میں وہ کوئی حرج نہ دیکھتے۔ امام محمد نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی انھوں نے فرمایا کہ ہمیں ولید بن سریع (مولٰی عمرو بن حریث) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں حدیث بیان کی کہ وہ ایسا طلاء پیتے تھے جس کا نصف خشک ہوگیا ہوتا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس سے اخذ نہیں کرتے اور انھیں ایسا طلاء نہیں پینا چاہئے سوائے اس کے کہ اس کا دو تہائی خشک ہو کر ایک تہائی رہ جائے، اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حماد سے اور انھوں نے ابراہیم سے خبر دی کہ ابراہیم نے فرمایا کہ ہر وہ شراب جس کا کثیر نشہ آور ہو اس کا قلیل حرام ہے، یہ لوگوں کی خطا ہے بیشک اس سے مراد یہ ہے کہ ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ (ت)

امام طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں:

حدثنا فھد ثنا ابونعیم قال ثنا مسعر بن کدام عن ابی عون الثقفی عن عبد اللہ بن شداد بن الھاد عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال حرمت الخمر

حضرت عبد اللہ بن شداد بن الھاد سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ خمر پر تو بعینہٖ حرمت واقع ہوئی اور اس کے ماسوا دیگر شرابوں کی نشہ آور مقدار

---

[1] کتاب الآثار لامام محمد باب نبیذ البطیخ والعصیر ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۴

[2] کتاب الآثار لامام محمد باب الشرب فی الاوعیۃ والظروف " " " ص ۱۸۵

بعینها والسکر من کل شراب فاخبر ابن عباس ان الحرمة وقعت علی الخمر بعینها وعلی السکر من سائر الاشربة سواها فثبت بذٰلك ان ماسوی الخمر التی حرمت مما یسکر کثیره قد ابیح شرب قلیله الذی لایسکر علی ماکان علیه من الاباحة المتقدمة تحریم الخمر وان التحریم الحادث انما هو فی عین الخمر و السکر مما فی سواها من الاشربة فاحتمل ان تکون الخمر المحرمة هی عصیر العنب خاصة واحتمل ان یکون کل ماخمر من عصیر العنب وغیره فلما احتمل ذٰلك وکانت الاشیاء قد تقدم تحلیلها جملة ثم حدث تحریم فی بعضها لم یخرج شیٔ مما قد اجمع علی تحلیله الا باجماع یاتی علی تحریمه ونحن نشهد علی اللہ عزوجل انه حرم عصیر العنب اذا حدثت فیه صفات الخمر ولا نشهد علیه انه حرم ماسوی ذٰلك اذا حدث فیه مثل هذه الصفة فالذی نشهد علی اللہ تعالٰی بتحریمه ایاه هو الخمر الذی آمنا بتاویلها من حیث قد آمنا بتاویلها والذی لا نشهد علی اللہ انه حرم

حرام ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے خبر دی کہ بیشک حرمت خمر پر تو بعینہٖ واقع ہوئی جبکہ باقی شرابوں کی اتنی مقدار حرام ہے جو نشہ آور ہو چنانچہ ثابت ہوگیا کہ خمر کے علاوہ جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے وہ حرام ہے اور اس کی قلیل مقدار جو نشہ نہ لائے وہ حسبِ سابق مباح ہے جیسا کہ خمر کے حرام ہونے سے پہلے مباح تھی اور جو حرمت نئی نازل ہوئی وہ عینِ خمر اور دیگر شرابوں کے نشہ کے بارے میں ہے چنانچہ اس بات کا احتمال ہے کہ حرام شدہ خمر خاص کھجوروں کا رس ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر وہ چیز جس سے خمر بنے وہ حرام ہے چاہے وہ انگور کا رس ہو یا کچھ اور، تو جب اس بات کا احتمال موجود ہے اور تمام اشیاء شروع میں حلال تھیں پھر بعد میں تحریم وارد ہوئی تو جس شئی کے حلال ہونے پر اجماع ہے وہ حلال ہونے سے اس وقت تک نہیں نکلے گی جب تک اس کے حرام ہونے پر اجماع واقع نہ ہو اور ہم اس بات پر گواہی دیتے ہیں اللہ تبارک وتعالٰی نے انگور کے رس کو حرام فرمایا جب اس میں خمر کی صفات پیدا ہوجائیں اور ہم یہ گواہی نہیں دیتے کہ انگور کے رس کے علاوہ جن اشیاء میں یہ صفت پیدا ہوجائے اُسے بھی اللہ تعالٰی نے حرام کیا لہٰذا جس چیز کے حرام ہونے پر ہم گواہی دیتے ہیں وُہ خمر ہے جس کے معنٰی پر ہم یقین رکھتے ہیں جیسا کہ اس کے نازل کئے جانے پر ہمارا ایمان ہے اور جس چیز کی حرمت پر ہم یہ گواہی نہیں دے سکتے

www.alahazratnetwork.org

هوالشراب الذی لیس بخمر فما کان من خمر فقلیله وکثیره حرام وما کان مما سوی ذٰلك من الاشربة فالسکر منه حرام وما سوی ذٰلك منه مباح هذا هوالنظر عندنا وهوقول ابیحنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالٰی غیر نقیع الزبیب والتمر خاصة فانهم کرهوا ولیس ذٰلك عندنا فی النظر کما قالوا، ولکن اصحابنا خالفوا ذٰلك للتاویل الذی تاولوا علیه حدیث ابی هریرة وانس الذین ذکرنا وشئ رووه عن سعید بن جبیر انه قال فی ذٰلك هی الخمر فاجتنبها۔[1]

کہ اس کو اللہ نے حرام کیا ہے وہ خمر کے علاوہ دوسری شرابیں ہیں، چنانچہ جو خمر ہے اس کا قلیل اور کثیر سب حرام ہے اور جو اس کے ماسوا دیگر شرابیں ہیں ان میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے باقی مباح ہے ہمارے نزدیک یہی قیاس ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد کا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم، جبکہ کشمش اور کھجور کے رس کو انھوں نے مکروہ قرار دیا اور ہمارے نزدیک قیاس میں ایسا نہیں جیسا کہ انھوں نے کہا اس لئے کہ جو بات ہم متفق علیہ دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ رس چاہے کچا ہو یا پکا دونوں صورتوں میں برابر ہے اور پکانے سے وہ حلال نہیں ہوسکتا جبکہ وہ پکانے سے پہلے حلال نہیں تھا البتہ ایسا پکانا جو اس کو رس کی حد سے نکال دے اور وہ شہد کی تعریف میں داخل ہوجائے تو اب اس کا حکم وہی ہوگا جو شہد کا ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ کشمش اور کھجور کا پکا ہوا رس بالاتفاق مباح ہے۔ اب قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان دونوں میں بھی حکم ایسا ہی ہو لہذا کھجور اور انگور کا نبیذ اور پکا ہوا رس برابر ہوگے جس طرح انگور کا کچا رس اور اس کا پکایا ہوا برابر ہے یہی قیاس ہے لیکن ہمارے اصحاب نے اس میں اختلاف کیا اس تاویل کی بنیاد پر جو انھوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی حدیثوں میں بیان کی جن کو ہم ذکر کرچکے اور اس حدیث کی بنیاد پر بھی جو انھوں نے حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ خمر ہے لہذا اس سے بچو۔ (ت)

اُسی میں ہے:

حدثنا فهد (فذکر بسنده) عن عمر رضی الله تعالٰی عنه انه

فہد نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سفر میں تھے کہ

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب الخمر المحرمۃ ماھی ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۵۷-۳۵۶

كان فى سفر فاتى بنبيذ فشرب منه فقطب ثم قال ان نبيذ الطائف له غرام فذكر شدة لا احفظها ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب ۔ حدثنا ابوبكرة (بسنده) عن عمرو بن ميمون قال شهدت عمر حين طعن فجاءه الطبيب فقال اى الشراب احب اليك قال النبيذ فاتى بنبيذ فشرب منه فخرج من احدى طعنتيه۔ حدثنا روح بن الفرج (بسنده) عن عمرو بن ميمون مثله وزاد ان عمر كان يقول انا نشرب من هذا النبيذ شرابا يقطع لحوم الابل فى بطوننا من ان يؤذينا قال وشربت من نبيذه فكان اشد النبيذ[1] **قلت** ورواه ابن ابى شيبة حدثنا ابو الاحوص عن ابى اسحٰق عن عمرو بن ميمون قال قال عمر انا لنشرب هذا

آپ کی خدمت میں نبیذ لائی گئی جسے آپ نے پیا پھر ماتھے پر شکن ڈالا اور فرمایا طائف کی نبیذ میں ہلاکت ہے اور اس کی شدت کا ذکر فرمایا جو مجھے یاد نہیں۔ اس کے بعد پانی منگوا کر اس پر ڈالا پھر نوش فرمایا۔ حضرت ابوبکرہ اپنی سند کے ساتھ عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ کو نیزہ چبھو کر زخمی کر دیا گیا تھا آپ کے پاس طبیب آیا اور کہا کہ آپ کو کونسا مشروب زیادہ پسند ہے، آپ نے فرمایا نبیذ۔ چنانچہ نبیذ لائی گئی تو آپ نے اسکو پیا جو آپ کے دو زخموں میں سے ایک سے باہر نکل گئی۔ روح بن فرج نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن میمون سے اسی کی مثل روایت کی مگر اس میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت عمرو بن میمون نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے ہم اس نبیذ سے ایسا مشروب پیتے ہیں جو ہمارے پیٹوں میں اونٹ کے گوشت کو نقصان دینے سے روکتا ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے ان کے نبیذ سے پیا جو سخت ترین نبیذ تھا۔ میں کہتا ہوں اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہمیں ابو الاحوص نے حدیث بیان کی انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے عمرو بن میمون سے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۵۹

www.alahazratnetwork.org

الشراب الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان تؤذینا فمن رابه من شرابه شئ فلیمزجه بالماء، حدثنا وکیع ثنا اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم ثنی عتبة بن فرقد قال قدمت علی عمر فدعا بشرب من نبیذ قد کاد ان یصیر خلا فقال اشرب فاخذته فشربته فما کدت ان اسیغه ثم اخذه فشربه ثم قال یا عتبة انا نشرب هذا النبیذ الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان تؤذینا[1] قلت و اسمٰعیل هذا هو الامام الحافظ المتفق علی جلالته احمسی، کوفی، ثقة، ثبت، من رجال الستة وحفاظ التابعین وقیس من لا یجهل امام ثقة حافظ جلیل مخضرم کوفی من رجال الستة و اکابر التابعین وعتبة بن فرقد رضی اللہ تعالٰی عنه صحابی نزل الکوفة فالحدیث صحیح علی شرط الشیخین مسلسل بالکوفیین من لدن ابی بکر الی اٰخر السند.

رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ بیشک ہم یہ سخت شراب اس لئے پیتے ہیں تاکہ یہ ہمارے پیٹوں میں اونٹوں کے گوشت کی اذیت کو ختم کرے جس شخص کو اس شخص کی شراب شک میں ڈالے تو وہ اس میں پانی ملالے۔ ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ مجھے عتبہ بن فرقد نے بتایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے نبیذ کا مشروب منگوایا جو سرکہ ہونے کے قریب تھا اور فرمایا پیو، میں نے اس کو لے کر پیا تو مجھے کچھ خوشگوار نہ لگا، پھر آپ نے اسکو لے کر پیا اور فرمایا اے عتبہ! ہم یہ سخت نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ یہ ہمارے پیٹوں میں اونٹوں کے گوشت کی ایذا رسانی کو ختم کرے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اسمٰعیل وہی ہیں جو امام حافظ ہیں ان کی بزرگی پر اتفاق ہے احمسی، کوفی، ثقہ، ثبت، صحاح ستہ کے رجال اور حفاظ تابعین میں سے ہیں۔ اور قیس مجہول نہیں وہ امام، ثقہ، حافظ جلیل، مخضرم، کوفی، صحاح ستہ کے رجال اور اکابر تابعین میں سے ہیں۔ اور عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابی ہیں جو کوفہ میں قیام پذیر ہوئے، پس حدیث شرط شیخین پر صحیح ہے جس کے راوی ابوبکر سے لے کر آخر سند تک مسلسل کوفی ہیں۔ ہمیں روح نے اپنی سند کے

---

[1] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربہ حدیث ۳۹۲۷ و ۳۹۲۸ الجزء الثامن مع الجزء السابع ص ۱۴۲، ۱۴۳

www.alahazratnetwork.org

حدثنا روح (بسندہ) عن سعید بن ذی لعوۃ قال اتی عمر برجل سکران فجلدہ فقال انما شربت من شرابك فقال ان کان۔ حدثنا فہد (بسندہ) عن سعید بن ذی حدان او ابن ذی لعوۃ قال جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقاہ فلم یسقہ فاتی بسطیحۃ لعمر فشرب منہا فسکر فاتی بہ عمر فاعتذر الیہ فقال انما شربت من سطیحتك فقال عمر انما اضربك علی السکر فضربہ عمر[1]، **قلت** ورواہ الدارقطنی فی سننہ عن طریق سعید بن ذی لعوۃ ایضا ان اعرابیا شرب من اداوۃ عمر نبیذا فسکر بہ فضربہ الحد[2] فقال الاعرابی انما شربتہ من اداوتك فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما جلدناك بالسکر[3]۔ وروی ابوبکر بن ابی شیبۃ

ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک نشے والا شخص لایا گیا آپ نے اسے کوڑے لگائے اس نے کہا میں نے آپ کی شراب میں سے ہی پیا ہے تو آپ نے فرمایا اگرچہ ایسا ہو۔ ہمیں فہد نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ ایک شخص پیاسا تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور پانی مانگا تو اس نے پانی نہ پلایا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک مشکیزہ لایا گیا اس شخص نے اس میں سے پی لیا تو اُسے نشہ آگیا اس کو حضرت عمر فاروق کے پاس لایا گیا آپ نے اس سے عذر طلب کیا اس نے کہا کہ میں نے تو آپ کے مشکیزہ سے پیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نشہ کی وجہ سے تجھے کوڑے لگاؤں گا، پھر آپ نے اسے کوڑے لگائے۔ میں کہتا ہوں اس کو دارقطنی نے اپنی سُنن میں سعید بن ذی لعوۃ کے طریق سے بھی روایت کیا کہ بیشک ایک اعرابی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے نبیذ پیا تو اس کو نشہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی، اعرابی نے کہا میں نے تو آپ کے برتن سے پیا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے تجھے نشہ کی وجہ سے کوڑے لگائے ہیں۔

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۵۹

[2] سنن الدارقطنی " " حدیث ۵، دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ الجزء الرابع ص ۲۶۰

[3] التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی بحوالہ العقیلی " " " " " " " " " "

فی مصنفہ حدثنا علی بن مسہر عن الشیبانی عن حسان بن مخارق قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سایر رجلا فی سفر وکان صائما فلما افطر اھوی الی قربۃ لعمر معلقۃ فیھا نبیذ فشرب منھا فسکر فضربہ عمر الحد فقال لہ انما شربت من قربتک فقال لہ عمر انما جلدناک لسکرک[1]

قلت وھذا امثل طرقہ وما یخشی فی البلاغ من الانقطاع فلا یضر عندنا و عند الجمھور القابلین للمراسیل۔ وروی عبدالرزاق اخبرنا ابن جریج عن اسمٰعیل ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب بطریق المدینۃ فسکر فترکہ عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) حتی افاق فحدہ[2] فقال الطحاوی حدثنا

ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنّف میں روایت فرمایا کہ ہمیں علی بن مُسہر نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک شخص کے ساتھ سفر میں تھے اور وہ روزہ دار تھا جب اس نے اِفطار کیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک مشکیزہ کی طرف مائل ہوا جو لٹکا ہُوا تھا اور اس میں نبیذ تھا اس نے پیا جس سے اسے نشہ ہوگیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی تو اس نے کہا میں نے تو آپ کے مشکیزہ سے پیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہم نے تجھے تیرے نشے کی وجہ سے کوڑے لگائے۔ میں کہتا ہوں یہ اس حدیث کے طُرق میں سے عُمدہ ترین ہے اور اس میں جو انقطاع کا خدشہ ہے وہ ہمیں نقصان نہیں دیتا اور نہ جمہور کو جو مرسل حدیثوں کو قبول کرتے ہیں۔ عبدالرزاق نے روایت کیا کہ ہمیں ابن جریج نے اسمٰعیل سے خبر دی کہ ایک شخص نے مدینہ کے راستے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نبیذ کو ایک ہی سانس میں پیا تو اسے نشہ ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُسے کچھ دیر چھوڑے رکھا یہاں تک کہ اسے افاقہ ہوا پھر اسے حد ماری۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ

---

[1] المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الحدود النبیذ من رأی فیہ حدًا حدیث ۸۴۵۰ ادارۃ القرآن کراچی ۹/۵۴۴

[2] المصنف لعبدالرزاق کتاب الاشربۃ حدیث ۱۷۰۱۵ المجلس العلمی ۹/۲۲۴

فھد (بسندہ) عن ابن عمر قال اتی (یعنی امیرالمومنین) بنبیذ قد احلفت واشتد فشرب منہ ثم قال ان ھذا لشدید ثم امر بماء فصب علیہ ثم شرب ھو واصحابہ، حدثنا محمد بن خزیمۃ (بسندہ) عن ابن عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ان عمر انتبذ لہ فی مزادۃ فیھا خمسۃ عشرا و ستۃ عشر فاتاہ فذاقہ فوجدہ حلوا فقال کانکم اقللتم عکرہ[عہ]۔ حدثنا ابن ابی داؤد

ہمیں فہد نے اپنی سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں نبیذ لایا گیا جو متغیر اور سخت ہوچکا تھا آپ نے اس میں سے پیا پھر فرمایا بیشک یہ سخت ہے، پھر پانی لانے کا حکم دیا اور اس پر پانی ڈالا پھر آپ نے اور آپ کے اصحاب نے اس کو پی لیا۔ ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے ایک مشکیزے (توشہ دان) میں جو کہ پندرہ سولہ رطل کے برابر تھا نبیذ بنایا گیا آپ تشریف لائے اُسے چکھا اور میٹھا پایا تو فرمایا گویا کہ تم نے اس کا تلچھٹ کم کردیا ہے۔ ہمیں ابن ابی داؤد

www.alahazratnetwork.org

عہ عکر النبیذ العتیق اذا اضیف الی الجدید عجل اشتدادہ و ھذا معنی ماروی النسائی فی سننہ عن سعید بن المسیب انہ کان یکرہ کل شئ ینبذ علی عسکر وایضا عنہ انہ قال فی النبیذ خمرۃ دُردیہ[1] اھ ای جعلہ عکرہ مسکرا فکأن امیرالمؤمنین انکر علیھم تقلیل العسکر حتی بقی الی الآن حلوا ولم یشتد واللہ تعالٰی اعلم قالہ الفقیر المجیب غفر اللہ تعالٰی منہ ۱۲ منہ

عہ "عکر النبیذ" پرانا نبیذ جو تازہ نبیذ کے ساتھ ملانے سے جلد تیزی حاصل کرتا ہے۔ نسائی کی اپنی سنن میں سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ وہ پرانے نبیذ میں ملائے ہوئے ہر نبیذ کو ناپسند کرتے تھے نیز ان سے نبیذ کے متعلق یہ روایت کہ اس کو پرانے نبیذ نے نشہ آور بنا دیا، کا معنی یہی ہے، گویا امیرالمومنین رضی اللہ عنہ نے قلیل پرانے نبیذ میں ملاوٹ کو ناپسند فرمایا کہ اس وجہ سے ابھی تک وہ میٹھا ہے اور شدید نہ ہوا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ یہ مجیب غفر اللہ تعالٰی کا بیان ہے ۱۲ منہ۔ (ت)۔

---

[1] سنن النسائی ذکر ما یجوز شربہ من الانبذہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۵

(یبلغہ الی) عبد الرحمٰن بن عثمٰن قال صحبت عمر بن الخطاب الی مکۃ فاھدٰی لہ رکب من ثقیف سطیحتین من نبیذ فشرب عمر احدٰھما ولم یشرب الاخری حتی اشتد ما فیہ فذھب عمر فشرب منہ فوجدہ قد اشتد فقال اکسروہ بالماء[1]، **قلت** و رواہ عبد الرزاق قال الطحاوی فلما ثبت بما ذکرنا عن عمر اباحۃ قلیل النبیذ الشدید وقد سمع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام کان ما فعلہ دلیلاً ان ما حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من النبیذ الشدید ھو السکر منہ لاغیر فاما ان یکون سمع ذٰلک من النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قولا او رآہ رأیا فرأیہ عندنا حجۃ و لا سیما اذا کان فعلہ المذکور بحضرۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

نے حدیث بیان کی کہ عبد الرحمٰن بن عثمان نے کہا کہ میں نے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کے دوران حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت اختیار کی قبیلہ بنی ثقیف کے ایک وفد نے آپ کی خدمت میں نبیذ کے دو مشکیزے بطور ہدیہ پیش کئے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُن میں سے ایک پی لیا اور دوسرے کو نہیں پیا یہاں تک کہ اس میں شدت آگئی پھر جب آپ نے اس کو پیا تو اس کو شدید پایا اور فرمایا پانی سے اس کی تیزی کو توڑ دو۔ میں کہتا ہوں اس کو عبد الرزاق نے روایت کیا۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ان واقعات مذکورہ سے جب نبیذ شدید کی قلیل مقدار کا مباح ہونا ثابت ہوگیا حالانکہ انھوں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فعل اس بات کی دلیل ہوگا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نبیذ شدید سے جو حرام فرمایا وہ نشہ آور مقدار ہے نہ کہ اس کا غیر چاہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خود رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہو یا اُن کی اپنی یہ رائے ہو کیونکہ ہمارے نزدیک اُن کی رائے حجت ہے خصوصاً جب کہ آپ کا یہ فعل مذکور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی موجودگی میں واقع

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۵۹

www.alahazratnetwork.org

فلم ینکرہ علیہ منھم منکر فدل علیٰ متابعتھم ایاہ علیہ و ھذا عبد اللہ بن عمر وھو احد النفر الذین رووا عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مسکر حرام قد روی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما حدثنا ابو امیۃ البغدادی ثنا ابو نعیم ثنا عبد السلام عن لیث عن عبد الملک بن اخی القعقاع بن شوذب عن ابن عمر قال شھدت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بشراب فادناہ الی فیہ فقطب فردہ فقال رجل یارسول اللہ احرام ھو فرد الشراب ثم عاد بماء فصبہ علیہ ذکر مرتین او ثلثا ثم قال اذا اغتلمت ھٰذہ الاسقیۃ علیکم فاکسروا متونھا بالماء[1]، **قلت** ورواہ النسائی فی سننہ بسندین بمعناہ احدھما اخبرنا زیاد بن ایوب ثنا ھشیم اخبرنا العوام عن عبد المالک بن نافع

ہوا اور ان میں سے کسی نے انکار نہیں کیا تو اُن سب کا جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متابعت کرنا اُن کے اس فعل کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جو ہمیں ابو امیہ بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس شراب لائی گئی آپ نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر ماتھے پر شکن ڈالی اور اس کو رد فرمادیا، ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا یہ حرام ہے؟ تو حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر وہ شراب لوٹائی اور اس میں پانی ڈالا اس کا دو تین بار ذکر کیا پھر فرمایا جب یہ مشکیزے تم پر سخت ہو جائیں تو پانی کے ساتھ ان کی تیزی کو توڑ دیا کرو۔ میں کہتا ہوں اس کو امام نسائی نے اس کے معنیٰ کے ساتھ دو سندوں سے روایت فرمایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہمیں زیاد بن ایوب نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہشیم نے انھوں نے کہا ہمیں عوام نے عبد الملک

www.alahazratnetwork.org

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۶۰-۳۵۹

قال قال ابن عمر[1] والاخر اخبرنی زیاد بن ایوب عن ابی معویة ثنا ابو اسحٰق الشیبانی عن عبد الملک[2] الخ قال الطحاوی حدثنا وھب بن عثمان البغدادی ثنا ابو ھمام ثنی یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ عن اسمٰعیل بن ابی خالد ثنا قرۃ العجلی ثنی عبد الملک ابن اخی القعقاع عن ابن عمر مثلہ[3] **قلت** بھذا السند رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفہ فقال حدثنا وکیع عن اسمٰعیل بن ابی خالد[4] الخ بنحوہ قال الطحاوی حدثنا محمد بن عمرو بن یونس ثنی اسباط بن محمد عن الشیبانی عن عبد الملک بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اھلنا ینبذون نبیذا فی سقاء لو انھکتہ لاخذ فی فقال ابن عمر انما البغی علی من اراد البغی شھدت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عند ھذا الرکن واتاہ رجل بقدح من نبیذ ثم ذکر مثل حدیث ابی امیة غیر انہ

بن نافع سے خبر دی انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا، اور دوسری سند یہ ہے کہ مجھے زیاد بن ایوب نے ابو معاویہ سے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں ابو اسحاق شیبانی نے عبد الملک سے حدیث بیان کی الخ امام طحاوی نے فرمایا ہمیں وہب بن عثمان بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس کی مثل حدیث بیان کی۔ میں کہتا ہوں اسی سند کے ساتھ اس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت فرمایا اور کہا ہمیں وکیع نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے بیان کی الخ۔ امام طحاوی نے فرمایا ہمیں محمد بن عمرو بن یونس نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ عبد الملک بن نافع نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے گھر والے مشکیزے میں نبیذ بناتے ہیں اگر میں اس کو زیادہ پی لوں تو وہ میرے اندر نشہ پیدا کرتی ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا گناہ اس پر ہے جو گناہ کا ارادہ کرے میں اس رکن کے پاس رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس ایک شخص نبیذ کا پیالہ لایا پھر ابن عمر نے حدیث ابن امیہ کی مثل ذکر فرمایا سوائے اس کے

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر اخبار التی اعتل بھا من اباح الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۳۲

[2] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بھا من اباح الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۳۲

[3] شرح معانی الآثار " باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۰

[4] المصنف ابن ابی شیبہ کتاب الاشربہ حدیث ۴۲۶۲ ادارۃ القرآن کراچی ۸/ ۳۹

قال فاکسروھا بالماء ففی ھذا اباحۃ قلیل النبیذ الشدید و اولی الاشیاء بنا اذکان قد روی عنہ ھذا عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و روی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ان نجعل کلواحد من القولین علٰی معنی غیر معنی الاٰخر فیکون قولہ کل مسکر حرام علی المقدار الذی یسکر والحدیث الاٰخر علٰی اباحۃ قلیل النبیذ الشدید، اخبرنا فھد بن محمد بن سعید ثنا یحیٰی بن الیمان عن سفیٰن عن منصور عن خالد بن سعد عن ابی مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال عطش النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل احرام ھو فقال لا[1] **قلت** و رواہ النسائی بھذا السند نحوہ فقال اخبرنا الحسن بن اسمٰعیل بن سلیمٰن اخبرنا یحیٰی بن یمان[2] الخ

کہ فرمایا اس کی تیزی کو پانی کے ساتھ توڑو۔ اس حدیث میں تیز نبیذ کی قلیل مقدار کی اباحت ہے، جب ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت فرمائی تو انہی کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے تو ہمارے لئے اولٰی یہ ہے کہ ہم ان دونوں حدیثوں میں سے ہر ایک کو دوسری کے مفہوم کے غیر پر محمول کریں، چنانچہ آپ کا یہ ارشاد کہ "ہر نشہ آور حرام ہے" اس مقدار پر محمول ہوگا جو نشہ دیتی ہے اور دوسری حدیث نبیذ شدید کی قلیل مقدار کے مباح ہونے پر محمول ہوگی۔ ہمیں فہد بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے خبر دی انھوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کعبہ شریف کے پاس پیاس لگی تو آپ نے پانی مانگا چنانچہ آپ کی خدمت میں ایک مشکیزے سے نبیذ لائی گئی آپ نے سونگھا اور تیوری چڑھائی پھر اس پر زمزم کا پانی ڈالا پھر نوش فرمایا تو ایک شخص نے کہا کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) اس کو امام نسائی نے اسی سند کے ساتھ بیان فرمایا اور کہا کہ ہمیں حسن بن اسمٰعیل بن سلیمان نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہمیں یحیٰی بن یمان نے خبر دی الخ

www.alahazratnetwork.org

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۲۶۰

[2] سنن النسائی " " ذکر اخبار التی احتل بھا من اباح الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۲۳۳

ورواہ الدارقطنی حدثنا احمد بن عبداللہ الوکیل ثنا علی بن حرب نا یحیٰی بن الیمان[1] الخ ورواہ عبدالرزاق عن مجاھد مرسلا قال عمد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشد وجھہ ثم امر بہ فکسر بالماء ثم شربہ فشد وجھہ ثم امر بہ الثالثۃ فکسر بالماء ثم شرب[2]، قال الطحاوی حدثنا علی بن معبد ثنا یونس ثنا شریک عن ابن اسحٰق عن ابی بردۃ عن ابی موسٰی عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا یا رسول اللہ ان بھا شرابین یصنعان من البر والشعیر احدھما یقال لہ المزر والاٰخر یقال لہ البتع فما نشرب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور کہا کہ ہمیں احمد بن عبداللہ الوکیل نے حدیث بیان کی اور انھوں نے کہا کہ ہمیں علی بن حرب نے اور انھوں نے کہا کہ ہمیں یحیٰی بن یمان نے حدیث بیان کی الخ اور اس کو عبدالرزاق نے مجاہد سے مرسلاً روایت کیا انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم زمزم کے مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے نبیذ نوش فرمایا پھر مشکیزے کا منہ مضبوطی سے باندھ دیا پھر آپ نے حکم دیا تو پانی کے ساتھ اس کی تیزی کو توڑا گیا پھر آپ نے اس کو نوش فرمایا اور مشکیزے کا منہ مضبوطی سے باندھ دیا، پھر تیسری مرتبہ حکم فرمایا اور اس کی تیزی کو پانی سے توڑا گیا پھر آپ نے نوش فرمایا۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ ہمیں علی بن معبد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی انھوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا ہم نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہاں دو شرابیں ہیں جو گندم اور جو سے بنائی جاتی ہیں ان میں سے ایک کو مزر اور دوسری کو بتع کہا جاتا ہے تو کیا ہم اسے پئیں؟ تو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

---

[1] سنن الدارقطنی کتاب الاشربہ حدیث ۸۵ دارالمحاسن للطباعۃ القاہرہ ۴/ ۲۶۳

[2] المصنف لعبدالرزاق " حدیث ۱۷۰۲۱ المجلس العلمی ۹/ ۲۲۶

www.alahazratnetwork.org

اشربا ولا تسکرا فدل ذالك ان ما ذکرہ ابوموسٰی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من قولہ کل مسکر حرام انما ھو علی المقدار الذی یسکر لا علی العین التی کثیرھا یسکر وقد روینا حدیث ابی سلمۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا فی جواب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم للذی سالہ عن البتع بقولہ کل شراب اسکر فھو حرام فان جعلنا ذلك علٰی قلیل الشراب الذی یسکر کثیرہ ضاد جواب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لمعاذ و ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنھما وان جعلناہ علٰی تحریم السکر خاصۃ وافق حدیث ابی موسٰی واولی الاشیاء بنا حمل الآثار علی الوجہ الذی لا تضاد، حدثنا ابن مرزوق (بسندہ) عن شماس قال قال عبد اللہ (یعنی ابن مسعود) رضی اللہ تعالٰی عنہ ان القوم یجلسون علی الشراب وھو یحل لھم فما یزالون حتی یحرم علیھم۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ (بسندہ)

"پیو اور نشہ میں مت آؤ"۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے جو حدیث ذکر فرمائی کہ "ہر نشہ آور حرام ہے" وہ نشہ آور مقدار پر محمول ہے نہ کہ اس شئی کے عین پر جس کا کثیر نشہ آور ہے اور ہم حدیث ابی سلمہ بحوالہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا روایت کر چکے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اس جواب کے بارے میں ہے جو بتع سے متعلق سوال کرنے والے شخص کو آپ نے دیا وہ یہ کہ "ہر شراب جو نشہ دے وہ حرام ہے"۔ اگر اس حدیث کو ہم اس شراب کے قلیل پر محمول کریں جس کا کثیر نشہ دیتا ہے تو یہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اس جواب کے خلاف ہے جو آپ نے حضرت معاذ اور ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہما کو دیا۔ اور اگر اس کو ہم خاص نشہ کی حرمت پر محمول کریں تو یہ حدیث ابوموسٰی کے موافق ہو جاتا ہے اور ہمارے لئے اولٰی یہ ہے کہ ہم تمام آثار کو ایسے معنٰی پر محمول کریں کہ ان میں باہمی تضاد نہ رہے۔ ہمیں ابن مرزوق نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ قوم شراب نوشی کے لئے بیٹھتی جب وہ ان کے لئے حلال تھا وہ ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ان کے لئے حرام ہو گیا۔ ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے

www.alahazratnetwork.org

عن علقمة بن قیس انه اکل مع عبد اللہ بن مسعود خبزا ولحما قال فاتینا بنبیذ شدید نبذته سیرین فی جرة خضراء فشربوا منه، حدثنا ابن داؤد (بسندہ) عن علقمة قال سألت ابن مسعود عن قول رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فی المسکر قال الشربة الاخیرة۔ حدثنا ابوبکرة ثنا ابواحمد الزبیری ثنا سفین عن علی بن بذیمة عن قیس بن حبتر قال سألت ابن عباس عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم عن ذٰلك وفد عبد القیس فقال لا تشربوا لا فی الدباء ولا فی المزفت ولا فی النقیر واشربوا فی الاسقیة فقالوا یا رسول اللہ فان اشتد فی الاسقیة قال صبوا علیه من الماء وقال لهم فی الثالثة اوالرابعة فاهریقوه۔ حدثنا محمد بن خزیمة ثنا عبد اللہ بن رجاء ثنا اسرائیل عن علی بن بذیمة عن قیس بن حبتر

ساتھ حضرت علقمہ بن قیس سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا انھوں نے کہا پھر ہمارے پاس تیز نبیذ لایا گیا جس کو سیرین نے سبز گھڑے میں تیار کیا انھوں نے اسے پیا۔ ہمیں ابی داؤد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علقمہ سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مُسکر کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قول سے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ آخری گھونٹ ہے۔ ہمیں ابوبکرہ نے اپنی سند کے ساتھ قیس بن حبتر سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سبز اور سُرخ گھڑوں کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا سب سے پہلے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے وفد عبد القیس نے سوال کیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "دباء، مزفت اور نقیر میں مت پیو اور مشکیزوں میں پیو۔" انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم! اگر مشکیزوں میں وہ تیز ہو جائے تو آپ نے فرمایا: "اس پر پانی ڈال دو۔" اور آپ نے انھیں تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ "اسے انڈیل دو۔" ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل حدیث بیان کی۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) اسکو

www.alahazratnetwork.org

عن ابن عباس مثل ذٰلك[1] **قلت** و رواہ ابوداؤد[2] فی سننہ، حدثنا محمد بن بشار ثنا ابواحمد الی اٰخرہ سندا و متنا نحوہ وزاد ثم قال ان اللہ حرم علی او حرم الخمر والمیسر والکوبۃ قال وکل مسکر حرام قال سفیٰن فسالت علی بن بذیمۃ عن الکوبۃ قال الطبل، ورواہ عبدالرزاق عن ابی سعید قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال جاءکم وفد عبدالقیس الحدیث بطولہ وفیہ فان رابکم فاکسروہ بالماء اھ[3] ولیس فیہ مابعدہ، قال الطحاوی ففی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اباح لھم ان یشربوا من نبیذ الاسقیۃ وان اشتد فان قال قائل فان فی امرہ باھراقہ دلیلا علی نسخ الاباحۃ قیل لھم کیف یکون

ابوداؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا کہ ہمیں محمد بن بشار نے ابواحمد سے حدیث بیان کی الخ جو کہ سند اور متن دونوں کے اعتبار سے اس کی مثل ہے اور اس میں یہ زائد ہے پھر فرمایا کہ بیشک اللہ نے مجھ پر حرام کیا یا یوں فرمایا کہ خمر، جُوا اور کوبہ حرام کردئے گئے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ سفیان نے کہا کہ میں نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ طبل (ڈھول)، اور اس کو عبدالرزاق نے ابوسعید سے روایت کیا ابوسعید نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس وفدِ عبدالقیس آیا ہے (طویل حدیث ذکر کی) اور اس حدیث میں ہے کہ اگر تمھیں وہ (نبیذ) شک میں ڈالے تو پانی سے اس کی تیزی کو توڑ دو الخ اور اس میں حدیث کا بعد والا حصہ نہیں ہے۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے وفد عبدالقیس کے لئے مشکیزوں کی نبیذ کو پینا مباح فرمایا اگرچہ اس میں تیزی آئے۔ اگر کوئی کہنے والا کہے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کو انڈیلنے کا حکم دیا یہ اباحت کے نسخ کی دلیل ہے اس کو کہا جائے گا یہ کیسے

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۶۱-۳۶۰

[2] سنن ابی داؤد " باب فی الاوعیۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/۱۶۴

[3] المصنف لعبدالرزاق " حدیث ۱۶۹۳۰ المجلس العلمی ۹/۰۲-۲۰۱

www.alahazratnetwork.org

ذالك وقد روى عن ابن عباس من كلامه بعد رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم حرمت الخمر لعينها والسكر من كل شراب وقد ذكرنا ذالك باسناده وكيف يجوز على ابن عباس مع علمه وفضله ان يكون قد روى عن النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم مايوجب تحريم النبيذ الشديد ثم يقول حرمت الخمر لعينها والسكر من كل شراب ولكن معنى حديث قيس انه لم يأمنهم عليه ان يشرعوا فى شربه فيسكروا فامرهم باهراقه ذالك وقد روى فى مثل ماهذا ماحدثنا محمد بن خزيمة ثنا عثمٰن بن الهيثم بن الجهم المؤذن ثنا عوف بن ابى جميلة ثنى ابو القموص زيد بن على عن احد وفد عبد القيس او يكون قيس بن النعمان فانى قد نسيت اسمه انهم سألوه صلى الله تعالٰى عليه وسلم عن الاشربة فقال لا تشربوا فى الدباء ولا فى النقير واشربوا فى السقاء الحلال الموكأ عليه عليها فان اشتد منه فاكسروه بالماء فان اعياكم فاهريقوه حدثنا ربيع المؤذن ثنا اسد بن موسٰى ثنا مسلم بن خالد ثنى زيد

ہوسکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا یہ کلام مروی ہے کہ خمر لعینہٖ حرام کی گئی اور ہر شراب میں سے نشہ کی مقدار حرام کی گئی، ہم اس حدیث کو اس کے اِسناد کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں، اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے لئے اپنے علم وفضل کے باوجود یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کریں جو نبیذِ شدید کی حرمت کو ثابت کرے اور پھر یہ فرمائیں کہ خمر تو لعینہٖ حرام ہے جبکہ باقی ہر شراب میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے لیکن حدیثِ قیس کا معنٰی یہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ ڈر ہوا کہ وہ اس کو پی کر نشہ میں آئیں گے لہذا اس کو انڈیل دینے کا انھیں حکم دیا' اور اسی کی مثل مروی ہے اس حدیث میں جو ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ وفدِ عبد القیس میں شریک ایک شخص سے حدیث بیان کی یا وہ راوی قیس بن نعمان تھا، راوی کہتا ہے مجھے اس کا نام بھول گیا ہے کہ وفدِ عبد القیس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شرابوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ کدو اور کھرچی ہوئی لکڑی میں مت پیو اور ایسے مشکیزوں میں پیو جن کے منہ باندھے گئے ہوں اگر اس نبیذ میں شدت آجائے تو پانی سے اس کی شدت توڑو اگر وہ تمھیں عاجز کردے تو پھر اسے انڈیل دو۔ ہمیں ربیع المؤذن نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی

www.alahazratnetwork.org

بن اسلم عن سمیّ عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فاطعمہ طعاما فلیاکل من طعامہ ولایسأل عنہ فان اسقاہ شرابا فلیشرب منہ ولایسأل عنہ فان خشی منہ فلیکسرہ بشئ ففی ھذا الحدیث اباحۃ شرب النبیذ فان قال قائل انما اباحہ بعد کسرہ بالماء و ذھاب شدتہ قیل لہ ھذا کلام فاسد لانہ لوکان فی حال شدتہ حراما لکان لایحل وان ذھبت شدتہ بصب الماء علیہ الا تری ان خمرا لو صب فیھا ماء حتی غلب الماء علیھا ان ذالک حرام فلما کان قد ابیح فی ھذا الحدیث الشراب الشدید اذا کسر بالماء ثبت بذلک انہ قبل ان یکسر بالماء غیر حرام فثبت بما رویناہ فی ھذا الباب اباحۃ ما لا یکسر من النبیذ الشدید وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف و محمد رحمھم اللہ تعالٰی[1]

انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک اپنے مسلمان بھائی کے ہاں جائے تو وہ اس کو کھانا کھلائے اس کو چاہئے کہ وُہ کھانا کھالے مگر اس سے کھانے کا سوال نہ کرے اور اگر وہ اس مشروب سے نشہ کا ڈر محسوس کرے تو پانی وغیرہ سے اس کی تیزی کو توڑ دے، اس حدیث میں نبیذ کی اباحت کا ثبوت ہے، اگر کوئی شخص کہے کہ پانی کے ساتھ اس کی سختی ختم کرنے کے بعد اُسے مباح قرار دیا گیا ہے جبکہ اسکی شدّت ختم ہوجاتی ہے تو اس کو کہا جائے گا کہ تیرا یہ کلام فاسد ہے اس لئے کہ اگر وہ شدّت کی حالت میں حرام ہو تو وہ حلال نہیں ہوسکتی اگرچہ پانی انڈیلنے کے ساتھ اس کی شدت ختم ہوجائے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر خمر میں اس قدر پانی ملایا جائے کہ وہ اس پر غالب آجائے تو وہ حرام ہی رہے گا، اس حدیث میں جب تیز شراب (نبیذ) کو مباح قرار دیا گیا ہے جب پانی کے ساتھ اس کی شدّت ختم کردی جائے، اس سے ثابت ہوگیا کہ پانی انڈیل کر تیزی ختم کرنے سے پہلے وہ حرام نہیں تھی لہٰذا جو کچھ ہم نے اس باب میں روایت کیا اس سے تیز نبیذ کا مباح ہونا ثابت ہوگیا جبکہ وہ نشہ نہ دے، اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کا۔ (ت)

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۶۲-۳۶۱

زیادۃ احادیث (مزید حدیثیں) : سنن نسائی شریف میں ہے :

اخبرنا سوید قال اخبرنا عبد اللہ عن السری بن یحیٰی ثنی ابوحفص امام لنا و وکان من اسنان الحسن عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی قال اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالماء قال عبد اللہ بن قبل ان یشتد **اخبرنا** زکریا بن یحیٰی (بسندہ) عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا بہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال ھکذا فافعلوا[1] **قلت** و رواہ عبد الرزاق والبیھقی۔

امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ ابو رافع سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب تمہیں نبیذ کی تیزی کا ڈر ہو تو پانی سے اس کی تیزی کو توڑ دیا کرو۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ تیزی آنے سے پہلے ایسا کرو۔ امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت فرمایا کہ قبیلہ بنی ثقیف نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں مشروب پیش کیا، آپ نے اس کو طلب فرمایا جب اپنے منہ کے قریب کیا تو وہ اچھا نہ لگا، پھر اس کو منگوایا اور پانی کے ساتھ اس کی تیزی کو کم کرکے فرمایا: ایسا ہی کیا کرو۔ میں کہتا ہوں اس کو عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

اسی میں ہے :

عن ابن سیرین قال بعہ عصیرا ممن یتخذہ طلاء ولا یتخذہ خمرا[2] **عن** سوید بن غفلۃ قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ ان ارزق المسلمین من الطلاء ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ[3] و رواہ عبد الرزاق و ابونعیم

ابن سیرین نے کہا کہ انگور کا شیرہ اس کے ہاتھ بیچو جو اس سے طلاء بناتا ہے اس کے ہاتھ مت بیچو جو خمر بناتا ہے۔ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دیجئے جس کا دو ثلث جل کر خشک ہو جائے اور ایک تہائی رہ جائے۔ اس کو عبد الرزاق اور ابونعیم

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر اخبار التی اعتل بہا من اباح الخ نور محمد کارخانہ کراچی ۲/۳۳۳

[2] " " " الکراہۃ فی بیع العصیر " " " " ۲/۳۳۴

[3] " " " ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء ۲/۳۳۴

فی الطب عن ابی مجانة عن عامر بن عبداللہ انه قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب الی ابی موسٰی اما بعد فانها قدمت علیّ عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا اسود کطلاء الابل وانی سألتهم علی کم یطبخونه فاخبرونی انهم یطبخونه علی الثلثین ذهب ثلثاه الاخبثان ثلث ببغیه وثلث بریحه فمر من قبلک یشربونه[1] **قلت** ومن هذا الطریق رواه سعید بن منصور فی سننه وفیه کتب عمر الی عمار رضی اللہ تعالٰی عنهما ثم روی النسائی عن عبداللہ بن یزید الخطمی قال کتب الینا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنه اما بعد فاطبخوا شرابکم حتی یذهب منه نصیب الشیطان فان له اثنین ولکم واحد[2] **قلت** صححه الحافظ فی الفتح ورواه سعید بن منصور والبیهقی وسیأتی حدیث کتابه بطریقین اٰخرین

نے طب میں ابومجانہ سے بحوالہ عامر بن عبداللہ روایت کیا کہ میں نے حضرت ابوعمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مکتوب گرامی بنام ابوموسٰی اشعری پڑھا جس میں آپ نے لکھا کہ میرے پاس شام کا ایک قافلہ آیا جس کے پاس سیاہ رنگ کی گاڑھی شراب تھی جیسے اونٹوں کا طلاء ہوتا ہے، میں نے ان سے سوال کیا کہ تم اس کو کس قدر پکاتے ہو، تو انھوں نے بتایا وہ اس کے دو تہائی کو جلادیتے ہیں جن میں خبث ہے ایک تہائی شر کا اور ایک تہائی بُو کا یعنی ایک تہائی باقی رہ جاتا ہے تو تم اپنی طرف سے لوگوں کو کہہ دو کہ اس کو پی لیا کریں۔ میں کہتا ہوں اسی طریق سے اس کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے، اس میں ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عمار رضی اللہ تعالٰی عنہما کو لکھا پھر امام نسائی نے اس کو عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت کیا انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان کو لکھا: اما بعد، اپنی شرابوں کو اس حد تک پکاؤ کہ ان سے شیطان کا حصہ جل جائے اور اس کے لئے دو حصے (دو تہائی) اور تمھارے لئے ایک حصہ ہے۔ میں کہتا ہوں اس کو حافظ نے فتح میں صحیح قرار دیا اور اس کو سعید بن منصور اور بیہقی نے روایت کیا۔ عنقریب حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خط دو اور طریقوں سے بھی آرہا ہے۔

www.alahazratnetwork.org

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۲

[2] " " " " " " " " " " " "

ثم روی النسائی عن الشعبی قال کان علی رضی اللہ تعالٰی عنہ یرزق الناس الطلاء یقع فیہ الذباب ولا یستطیع ان یخرج منہ عن داؤد سألت سعیدا ما الشراب الذی احلہ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال الذی یطبخ حتی یذھب ثلثاہ ویبقی ثلثہ[1] قلت و رواہ ابن ابی شیبۃ قال حدثنا عبد الرحیم بن سلیمٰن عن داؤد بن ابی ھند قال سألت سعید بن المسیب فذکرہ، ثم روی النسائی عن سعید بن المسیب ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کان یشرب ما ذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یشرب من الطلاء ذھب ثلثاہ وبقی ثلثۃ عن یعلی بن عطاء قال سمعت سعید بن المسیب وسألہ اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف فقال

پھر اس کو امام نسائی نے شعبی سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ لوگوں کو طلاء پلاتے تھے اس میں اگر مکھی گر جائے تو نکل نہیں سکتی تھی (یعنی بہت گاڑھی ہوتی تھی)۔ داؤد نے کہا میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کون سی شراب کو حلال کیا تھا انھوں نے بتایا کہ جس کے دو تہائی جل کر خشک ہو جائیں اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔ میں کہتا ہوں اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں عبد الرحیم بن سلیمان نے داؤد بن ابی ہند سے بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیّب سے سوال کیا پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا پھر نسائی نے سعید بن مسیّب سے روایت کیا کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ایسا شراب پیتے تھے جس کا دو تہائی خشک ہو جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ قیس بن ابی حازم نے ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ وہ ایسا طلاء پیتے تھے جس کا دو تہائی خشک ہو جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ یعلٰی بن عطاء نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا جب ان سے ایک اعرابی نے ایسی شراب کے بارے میں سوال کیا جس کا نصف پکانے سے خشک ہو گیا انھوں نے جواب دیا

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

لاحتی یذھب ثلثاہ ویبقی الثلث **عن** یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا باس بہ **عن** بشیر بن المھاجر قال سألت الحسن عما یطبخ من العصیر قال تطبخہ حتی یذھب الثلثان ویبقی الثلث **عن** انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول ان نوحا علیہ الصلوٰۃ والسلام نازعہ الشیطان فی عود الکرم فقال ھذا لی وقال ھذا لی فاصطلح علی ان لنوح ثلثھا وللشیطان ثلثیھا **عن** عبد الملک بن طفیل الجزری قال کتب الینا عمر بن عبد العزیز ان لاتشربوا من الطلاء حتی یذھب ثلثاہ ویبقی ثلثہ وکل مسکر حرام[1]

کہ یہ حلال نہیں یہاں تک کہ اس کا دو تہائی جل کر ایک تہائی باقی رہ جائے۔ یحیٰی بن سعید نے سعید بن مسیب سے روایت کی انھوں نے کہا کہ جب طلاء ایک ثلث تک پکایا جائے تو اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں۔ بشیر بن مہاجر نے کہا کہ میں نے حسن سے پکائے ہوئے شیرہ کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا تو اس کو اس حد تک پکا کہ اس کا دو ثلث خشک ہوجائے اور ایک ثلث باقی رہے۔ انس بن سیرین نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان نے حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کے درخت کے بارے میں جھگڑا کیا شیطان نے کہا یہ میرا ہے اور نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرا ہے پھر اس بات پر صلح ہوئی اس کا ایک تہائی نوح علیہ السلام کے لئے اور دو تہائی شیطان کیلئے۔ عبد الملک بن طفیل جزری نے کہا کہ ہماری طرف عمر بن عبد العزیز نے لکھا تم طلاء مت پیو یہاں تک کہ اس کا دو تہائی خشک ہوجائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ (ت)

مسند سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہے:

ابوحنیفہ عن ابی عون[عہ] عن

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعون سے انھوں نے

عہ فی النسخۃ التی شرح علیھا العلامۃ العلی القاری ابوحنیفۃ عن

ملا علی قاری نے جس نسخہ پر شرح لکھی ہے اس میں ابوحنیفہ عن ابی عون محمد الثقفی الحجازی ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال حرمت الخمر لعینہا قلیلہا وکثیرہا والسکر من کل شراب[1] وفی بعض روایات المسند ابوحنیفۃ عن ابی عون عن عبد اللہ بن شداد عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رواہ الحارثی من طریق محمد بن بشر عن الامام وفی اخری ابوحنیفۃ عن عون بن ابی جُحَیفۃ عن ابن عباس

عبداللہ ابن شداد سے انھوں نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی آپ نے فرمایا خمر لعینہ حرام کی گئی چاہے قلیل ہو یا کثیر، باقی ہر شراب میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے۔ مسند کی بعض روایات میں یوں ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ابوعون سے انھوں نے عبداللہ ابن شداد سے اور انھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی اس کو حارثی نے بطریق محمد بن بشر امام صاحب سے روایت کیا۔ دوسری سند میں یوں ہے امام ابوحنیفہ نے عون بن ابی جُحَیفہ سے اور انھوں نے ابن عباس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ابی عون محمد الثقفی الحجازی عن عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس قال القاری الظاہر انہ محمد بن ابی بکر بن عوف الثقفی الحجازی روی عن انس بن مالک وعنہ جماعۃ اھ[2] اقول الحدیث انما یعرف بابی عون محمد بن عبید اللہ الثقفی الکوفی وھو الصواب ولا أدری لفظ الحجازی افادہ الشارح اووقع من بعض النساخ ۱۲ منہ۔

اس پر ملا علی قاری نے فرمایا ظاہر یہ ہے کہ وہ محمد بن ابی بکر بن عوف الثقفی الحجازی جو انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں اور ان سے جماعت نے روایت کی ہے اھ، میں کہتا ہوں یہ حدیث ابی عون محمد بن عبید اللہ الثقفی الکوفی سے معروف ہے اور یہی درست ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ حجازی کا لفظ شارح نے ذکر کیا ہے یا یہ کسی نقل کرنے سے واقع ہوا ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] مسند الامام الاعظم کتاب الاطعمۃ والاشربۃ الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۰۲

[2] شرح مسند الامام الاعظم لملا علی القاری فائدہ حرمۃ خمر وکل مسکرات مکتبہ توحید وسنۃ پشاور ص ۲۵۶

ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال فذکرہ رواہ طلحۃ من طریق یحیی الیمانی وحماد ابن الامام عن الامام وھکذا اوردہ العلاء ابن اثر کما فی الجوھر النقی قال المرتضٰی والمحفوظ فی مسند الامام ما ذکرناہ اولاً ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ قال رأیت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ وھو یاکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب فقلت رحمك اللہ تشرب النبیذ والامۃ تقتدی بك فقال ابن مسعود رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یشرب النبیذ لولا انی رأیتہ یشربہ ماشربتہ[1] ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال قول الناس کل مسکر حرام خطؤ من الناس انما اراد وان یقولوا السکر حرام من کل شراب[2] ابوحنیفۃ عن حماد عن انس

رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، پھر وہی حدیث ذکر کی، اس کو طلحہ نے بطریق یحیی یمانی و حماد ابن امام ابوحنیفہ امام صاحب سے روایت کیا۔ اسی طرح علاء ابن اثر نے اس کو وارد کیا جیسا کہ جوہر النقی میں ہے، مرتضٰی نے کہا مسندِ امام اعظم میں محفوظ وہی ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا۔ امام ابوحنیفہ نے حماد سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے علقمہ سے روایت کی، علقمہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کھانا تناول فرماتے ہوئے دیکھا، پھر انھوں نے نبیذ منگوائی اور اسے پیا تو میں نے کہا اللہ تعالٰی آپ پر رحم فرمائے آپ نبیذ پیتے ہیں حالانکہ اُمت آپ کی اقتدا کرتی ہے، ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا اگر میں نے آپ کو نبیذ پیتے ہوئے نہ دیکھا ہو تو میں اس کو نہ پیتا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کی، ابراہیم نے کہا کہ لوگوں کا یہ قول لوگوں کی خطا ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ یوں کہیں ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ امام ابوحنیفہ سے حماد سے انھوں نے حضرت انس

---

[1] مسند الامام الاعظم کتاب الاطعمۃ والاشربۃ الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۰۲-۲۰۱

[2] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتبۃ الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲/۱۸۹

بن مالك انه كان ينزل على ابى بكر بن ابى موسٰى الاشعرى بواسط فيبعث برسول الى السوق يشترى له النبيذ من الخوابى[1]، ابوحنيفة عن حماد قال كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم وهو يطعم فطعمت معه فناولنى قدحا فيه نبيذ فلما رأى اتقائى منه قال حدثنى علقمة عن عبد الله بن مسعود انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانى[2]۔ ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم انه قال كتب عمر بن الخطاب رضى الله تعالٰى عنه الى عمار بن ياسر رضى الله تعالٰى عنهما وهو عامل له على الكوفة اما بعد فانه انتهى الىّ شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ وهو عصير قبل ان يغلى حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه فذهب شيطانه وبقى حلوه وحلاله فهو شبيه بطلاء

بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ وہ ابوبکر بن ابوموسٰی اشعری کے پاس واسط میں اترے تو انھوں نے بازار میں قاصد بھیجا تاکہ وہ ان کے لئے خوابی سے نبیذ خریدے۔ امام ابوحنیفہ نے حماد سے روایت کی حماد نے کہا میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا میں ابراہیم کے پاس گیا وہ کھانا کھا رہے تھے میں نے اُن کے ساتھ کھانا کھایا مجھے انھوں نے ایک پیالہ دیا جس میں نبیذ تھی جب انھوں نے مجھے اس سے بچتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا مجھے علقمہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ وہ (علقمہ) بسا اوقات ابن مسعود کے ساتھ کھانا کھاتے، پھر انھوں نے نبیذ طلب فرمائی جو سیرین نے ان کے لئے تیار کی تھی جو ان کی ام ولد ہے، انھوں نے نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا۔ امام ابوحنیفہ نے حماد سے اور انھوں نے ابراہیم سے روایت کی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف خط لکھا جبکہ وہ کوفہ کے عامل تھے، اما بعد! میرے پاس شام سے انگور کے رس کی شراب پہنچی جس کو پکایا گیا ہے دراں حالیکہ وہ پکانے سے انگور کا شیرہ تھی یہاں تک کہ اس کا دو تہائی جل گیا اور ایک تہائی باقی رہ گیا تو اس کا شیطان چلا گیا تو اس کی مٹھاس وحلت باقی رہ گئی، اور وہ اونٹوں کے

---

[1] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتب الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲/ ۱۹۰

الابل فمر من قبلك فيتوسعوا به شرابهم[1] **قلت** وروی عبد الرزاق[عہ] حدثنا معمر بن عاصم عن الشعبی قال کتب عمر بن الخطاب الی عمار بن یاسر اما بعد فانها جاءتنا اشربة من قبل الشام کانها طلاء الابل قد طبخ حتی ذهب ثلثاه الذی فیه خبث الشیطان وریح جنونه وبقی ثلثه فاصطنعه وأمر من قبلك ان یصطنعوه[2] ورواه الخطیب فی تلخیص المتشابه عن الشعبی عن حبان الاسدی قال اتانا کتاب عمر فذکره بلفظ ذهب شره وبقی خیره

طلاء کے مشابہ ہے تم اپنی طرف سے حکم دے دو کہ لوگ اپنی شرابوں میں گنجائش پیدا کریں۔ میں کہتا ہوں امام عبدالرزاق نے روایت کیا کہ ہمیں معمر نے عاصم سے اور انھوں نے شعبی سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمار بن یاسر کو خط لکھا اما بعد! بیشک ہمارے پاس شام کی طرف سے کچھ شرابیں آئی ہیں گویا کہ وہ اونٹوں کا طلاء ہیں جنھیں پکایا گیا یہاں تک کہ اس کا دو ثلث جل گیا جس میں خبثِ شیطان اور اس کے جنون کی بُو تھی باقی ایک تہائی رہ گیا، اس کو بناؤ اور لوگوں کو بنانے کا اپنی طرف سے حکم دو، اور اس کو تلخیص المتشابہ میں خطیب نے شعبی سے اور انھوں نے حبان اسدی سے روایت کیا حبان نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خط آیا اس میں حبان نے یہ لفظ ذکر ہے کہ اس کا شر

عہ هکذا اعزاه لعبد الرزاق الامام البدر فی البنایة، والامام خاتم الحفاظ فی الجامع الکبیر ووقع فی تعلیقات مؤطا الامام محمد لبعض المعاصرین عزوه لابن ابی شیبة وکانه شبه علیه احد المصنفین بالاٰخر ۱۲ منه۔

عہ امام بدرالدین عینی نے بنایہ میں اور امام عسقلانی نے جامع الکبیر میں اس کو عبدالرزاق کی طرف منسوب کیا جبکہ مؤطا امام محمد کی تعلیقات میں ایک معاصر (علامہ عبدالحی لکھنوی) نے اسکو ابن ابی شیبہ کی طرف منسوب کیا، ہوسکتا ہے علامہ لکھنوی کو مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ میں اشتباہ ہوگیا ہو ۱۲ منہ (ت)

---

[1] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتب الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲/ ۱۹۱

[2] المصنف لعبدالرزاق کتاب الاشربۃ حدیث ۱۷۱۲۰ المجلس العلمی ۹/ ۲۵۵

فاشربوہ[1]، ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر قال القدح الاخیر الذی سکر منہ ھو الحرام[2]

زائل ہوگیا اور خیر باقی رہا لہذا تم اس کو پیو۔ امام ابوحنیفہ نے حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا انھوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نبیذ پیتا یہاں تک کہ اسے نشہ آجاتا فرمایا آخری پیالہ جس سے نشہ ہوا وہ حرام ہے۔ (ت)

عقود الجواہر میں ہے:

فی مصنف ابن ابی شیبۃ حدثنا علی بن مسھر عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ان اباعبیدۃ و معاذ بن جبل و اباطلحۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم کانوا یشربون من الطلاء ماذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ[3] قلت ورواہ ایضا ابومسلم الکجی و سعید بن منصور فی سننہ کما فی العمدۃ قال ابوبکر حدثنا وکیع عن الاعمش عن میمون (ھو ابن مھران) عن ام الدرداء قالت کنت اطبخ لابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ الطلاء ماذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ[4] حدثنا ابن فضیل عن

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے ہمیں علی بن مُسہر نے سعید بن ابی عروبہ سے انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی حضرت انس نے فرمایا کہ ابوعبیدہ، معاذ بن جبل اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہم ایسا طلاء پیتے جس کا دو ثلث جل کر ایک ثلث باقی رہتا۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو ابومسلم الکجی اور سعید بن منصور نے بھی اپنی سنن میں روایت کیا جیسا کہ عمدہ میں ہے۔ ابوبکر نے کہا ہمیں وکیع نے اعمش سے انھوں نے میمون سے جو کہ ابن مہران ہیں اور انھوں نے ام درداء سے حدیث بیان کی، ام درداء نے کہا کہ میں ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے طلاء پکاتی جس کا دو تہائی جل کر ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ ہمیں ابن فضیل نے

---

[1] تلخیص المتشابہ حدیث ۱۰۵۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/۵۱۵

[2] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتبۃ الاسلامیہ سمندری ۲/۱۹۲

[3] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربۃ حدیث ۴۰۳۹ ادارۃ القرآن ۸/۱۷۰

[4] 〃 〃 〃 〃 〃 ۴۰۴۱ 〃 〃 ۸/۱۷۱

عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمٰن قال کان علی رضی اللہ تعالٰی عنہ یرزقنا الطلاء فقلت لہ ماھیأتہ قال ابواسود یاخذہ احدنا باصبعہ[1]

عطا بن سائب سے انھوں نے عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی کہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمیں طلاء پلاتے، میں نے کہا اس کی ہیئت کیا ہوتی؟ ابواسود نے کہا کہ ہم میں سے کوئی ایک اس کو اپنی انگلی کے ساتھ لے سکتا تھا (یعنی وہ بہت گاڑھا ہوتا تھا)۔

حدثنا وکیع عن سعید بن اوس عن انس بن سیرین قال کان انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سقیم البطن فامرنی ان اطبخ لہ طلاء حتی ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ فکان یشرب منہ الشربۃ علی اثر الطعام[2]

ہمیں وکیع نے سعید بن اوس سے انھوں نے انس بن سیرین سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ میں ان کیلئے طلاء پکاؤں یہاں تک کہ وہ دو تہائی جل کر ایک تہائی باقی رہ جاتا تو آپ اس میں سے کچھ کھانے کے بعد نوش فرماتے۔

حدثنا ابن نمیر ثنا اسمٰعیل عن مغیرۃ عن شریح ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالٰی عنہ کان یشرب الطلاء بالشام[3]

ہمیں ابن نمیر نے حدیث بیان کی کہ ہمیں اسمٰعیل نے مغیرہ سے انھوں نے شریح سے حدیث بیان کی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ شام میں طلاء پیا کرتے تھے۔ (ت)

سنن دارقطنی میں ہے:

حدثنا محمد بن احمد بن ھارون نا احمد بن عمر بن بشر نا جدی ابراھیم بن قرۃ نا القاسم بن بھرام ثنا عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال مر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی

ہمیں محمد بن احمد بن ہارون نے اپنی سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ میں ایک قوم پر گزرے انھوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم! ہمارے پاس بنائی ہوئی ایک

---

[1] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربۃ حدیث ۴۰۶۱ ادارۃ القرآن کراچی ۸/۱۷۶

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۸/۱۷۲

[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۸/۱۷۵

www.alahazratnetwork.org

قوم بالمدینۃ قالوا یارسول اللہ ان عندنا شرابا لنا افلا نسقیك منہ قال بلٰی فاتی بعقب اوقدح غلیظ فیہ نبیذ فلما اخذہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وقربہ الٰی فیہ قطب قال فدعا الذی جاء بہ فقال خذہ فاھرقہ فلما ان ذھب بہ قالوا یارسول اللہ ھذا شرابنا ان کان حرامالم نشربہ فدعا بہ فاخذہ ثم دعا بماء فصبہ علیہ ثم شرب وسقی وقال اذا کان ھٰکذا فاصنعوا بہ ھکذا[1]

شراب ہے کیا اس میں سے ہم آپ کو نہ پلائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں۔ آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں تیز نبیذ تھی، جب آپ نے اس کو پکڑا اور منہ کے قریب کیا تو تیوری چڑھائی اور اس شخص کو بلایا جو لایا تھا، اور فرمایا اس کو لے جاؤ اور انڈیل دو۔ جب وہ شخص اس نبیذ کو لے کر چلا گیا لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم! یہ ہماری شراب اگر حرام ہے تو ہم اس کو نہ پئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کو دوبارہ طلب فرمایا اسے پکڑا پھر پانی منگوا کر اس میں ڈالا پھر پیا اور پلایا اور فرمایا جب نبیذ ایسی ہو تو اسکے ساتھ اس طرح کیا کرو۔ (ت)

www.alahazratnetwork.org

اُسی میں ہے:

عن وکیع عن شریك عن فراس عن الشعبی ان رجلا شرب من اداوۃ علی بصفین فسکر فضربہ الحد[2]

وکیع سے شریک سے فراس سے شعبی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے صفین میں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے برتن سے شراب پی تو اسے نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد لگائی۔ (ت)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

حدثنا عبدالرحیم بن سلیمٰن عن مجالد عن الشعبی عن علیؓ نحوہ وقال فضربہ ثمانین[3]

ہمیں عبدالرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے علی سے ایسے ہی حدیث بیان کی اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑے لگائے۔ (ت)

---

[1] نصب الرایۃ بحوالہ الدارقطنی کتاب الاشربۃ احادیث فی الباب الخ المکتبۃ الاسلامیہ ۴/ ۳۰۹

[2] سنن الدارقطنی کتاب الاشربۃ حدیث ۸۰ دار المحاسن للطباعۃ القاہرہ الجزء الرابع ص ۲۶۱

[3] المصنف ابن ابی شیبہ کتاب الحدود النبیذ من رای فیہ حدا حدیث ۸۴۵۵ ادارۃ القرآن کراچی ۹/ ۵۴۵

کامل ابن عدی میں ہے :

حدثنا ابو العلاء الکوفی بمصر ثنا محمد بن الصباح الدولابی نا نصر بن المجدر قال کنت شاهدا حین ادخل شریك ومعه ابو امیة الذی رفع الی المهدی ان شریکا حدثه عن الاعمش عن سالم عن ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال استقیموا لقریش ما استقاموا لکم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم فقال المهدی لشریك حدثت بهذا قال لا قال بو امیة علی المشی الی بیت الله تعالیٰ وکل مالی فی المساکین صدقة ان لم یکن حدثنی فقال شریك علی مثل الذی علیه ان کنت حدثته قال فکان المهدی رضی فقال ابو امیة یا امیر المؤمنین عندك ادهی العرب انما یعنی علیه مثل الذی علیه من الثیاب قل له فلیحلف مثل الذی حلفت فقال صدقت احلف کما حلف فقال شریك قد حدثته

ہمیں ابو العلاء کوفی نے مصر میں حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صباح دولابی نے انھوں نے کہا کہ ہمیں نصر بن مجدر نے خبر دی کہ میں اس وقت حاضر تھا جب شریک کو داخل کیا گیا اس کے ساتھ ابو امیہ تھا جس نے مہدی کے پاس مقدمہ دائر کیا تھا کہ شریک نے اسے اعمش سے انھوں نے سالم سے انھوں نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمھارے لئے سیدھے رہیں جب وہ حق سے ٹیڑھے ہو جائیں تو تم اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھ لو۔ مہدی نے شریک سے کہا تو نے یہ حدیث بیان کی؟ اس نے کہا کہ نہیں، ابو امیہ نے کہا مجھ پر بیت اللہ شریف کی طرف جانا لازم ہے اور میرا سارا مال مسکینوں پر صدقہ ہے اگر اس نے مجھے یہ حدیث بیان نہ کی ہو۔ شریک نے کہا کہ مجھ پر اسی کی مثل ہے جو اس پر ہے اگر میں نے اس کو یہ حدیث بیان کی ہو۔ راوی نے کہا گویا کہ مہدی شریک کی بات پر راضی ہو گیا۔ ابو امیہ نے کہا اے امیر المومنین! آپ کے پاس عرب کا سب سے بڑا چالاک شخص موجود ہے اس نے جو کہا ہے کہ مجھ پر اس کی مثل ہے جو اس پر ہے اس قول سے اس کی مراد کپڑے ہیں آپ اسے حکم دیں کہ وہ میری طرح قسم کھائے۔ مہدی نے کہا تو نے سچ کہا، اور مہدی

www.alahazratnetwork.org

فقال ویل علی شارب الخمر یعنی الاعمش وکان یشرب المصنف لو علمت موضع قبرہ لاحرقتہ قال شریك لم یکن یھودیا کان رجلا صالحا[1] الخ۔

نے شریک کو کہا تم قسم کھاؤ جیسا کہ ابوامیہ نے قسم کھائی تو شریک نے یہ کہا کہ میں نے یہ حدیث بیان کی ہے، تو اس نے کہا شراب پینے والے یعنی اعمش پر ہلاکت ہو اور وہ ایسی شراب پیتا تھا جس کا نصف جل کر خشک ہو جاتا اگر مجھے اس کی قبر کی جگہ معلوم ہوتی تو میں اس کو جلا دیتا۔ شریک نے کہا وہ یہودی نہیں تھا وہ ایک نیک مرد تھا الخ۔ (ت)

صحیح بخاری شریف میں ہے:

رای عمر و ابوعبیدۃ و معاذ بن جبل شرب الطلاء علی الثلث و شرب البراء و ابوجحیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنھما علی النصف[2] اھ۔

حضرت عمر، ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہم ایسی طلاء کو حلال سمجھتے جس کا دو تہائی جل کر ایک تہائی رہ جائے جبکہ حضرت براء اور ابوجحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہما وہ طلاء پیتے جس کا نصف جل کر خشک ہو گیا الخ

www.alahazratnetwork.org

تقدمت اسانید الثلثۃ الاول ووصل الاخیرین ابن ابی شیبۃ کما فی العمدۃ۔

پہلی تینوں حدیثوں کی سندیں گزر چکیں اور آخری دونوں کو ابن ابی شیبہ نے موصول فرمایا جیسا کہ عمدہ میں ہے۔

اضافۃ افاضۃ، نزیدك عدۃ ابحاث تفیدك بعون اللہ تعالٰی:

اضافہ افاضہ: ہم تیرے لئے چند بحثوں کا اضافہ کرتے ہیں جو اللہ تعالٰی کی توفیق سے تجھے فائدہ دیں گی:

الاول تقدم تسعۃ احادیث من المرفوع و روی العقیلی من طریق عبدالرحمٰن بن بشر الغطفانی عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی کرم اللہ وجھہ

پہلی بحث: نو مرفوع حدیثیں گزر چکی ہیں، اور عقیلی نے بطریق عبدالرحمٰن بن بشر غطفانی ابواسحٰق سے انھوں نے حارث سے انھوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ میں نے

---

[1] الکامل فی ضعفاء الرجال ابن عدی شریک بن عبداللہ بن الحارث بن شریک بن عبداللہ النخعی الخ دارالفکر للطباعۃ والنشر ۴/ ۱۳۳۷

[2] صحیح البخاری کتاب الاشربۃ باب الباذق ومن نھی عن کل مسکر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۳۸

قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن الاشربۃ عام حجۃ الوداع فقال حرم اللہ الخمر بعینہا والسکر من کل شراب[1] واخرجہ مطولا من طریق محمد بن الفرات الکوفی عن ابی اسحٰق السبیعی وفیہ انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اتی بقعب نبیذ فذاقہ فقطب ورده فقام الیہ رجل من آل حاطب فقال یا رسول اللہ ھذا شراب اھل مکۃ قال فصب علیہ الماء حتی رغا ثم شرب فقال حرمت الخمر بعینہا والسکر من کل شرب[2] (فتلک عشرۃ کاملۃ) و قد اخرج ھذا الکلام من دون القصۃ اعنی حرمت الخمر بعینہا الخ ابو القاسم الطبرانی فی معجمہ الکبیر عن سعید بن المسیب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وتقدم بوجہین مرسل و متصل من مسند الامام عن ابن شداد وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت اثنی عشر حدیثا

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حجۃ الوداع والے سال شرابوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالٰی نے خمر کو بعینہٖ حرام فرمایا اور ہر شراب سے نشہ کو حرام فرمایا، اور عُقَیلی نے طوالت کے ساتھ بطریق محمد بن فرات کوفی ابو اسحٰق سبیعی سے اس کی تخریج کی۔ اس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا آپ نے اسے چکھا تیوری چڑھائی اور اسے لوٹا دیا۔ آپ کی خدمت میں آلِ حاطب سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم! یہ مکہ والوں کی شراب ہے۔ راوی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر پانی انڈیلا یہاں تک کہ اس میں جھاگ آگئی پھر اسے پی لیا اور فرمایا خمر بعینہٖ حرام ہے اور ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ یہ دس حدیثیں مکمل ہوگئیں۔ اس کلام کی قصہ مذکورہ "یعنی شراب بعینہٖ حرام ہے الخ" کے بغیر تخریج کی ابو القاسم طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں سعید بن مسیب سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے، اور مسندِ امام اعظم کے حوالے سے دو وجہیں یعنی "مرسل ومتصل" ابن شداد اور ابن عباس سے گزر چکیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت فرمائی، تو اس طرح یہ بارہ حدیثیں ہوگئیں،

---

[1] الضعفاء الکبیر ترجمہ عبد الرحمٰن بن بشر ۹۱۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۳۲۴

[2] " " ترجمہ محمد بن فرات الکوفی ۱۶۸۱ " " " ۴/ ۲۴۔ ۱۲۳

www.alahazratnetwork.org

منها الصحیح و منها الحسن وجل بقیتها لیس فیها مایسقطها عن درجة الاعتبار وحیز الانجبار والحسن ولو لغیرہ کاف للاحتجاج فکیف و قد وجد لذاتہ و نشیر الی بعض تفاصیل ماھنا

ان میں سے بعض صحیح اور بعض حسن ہیں، اور باقی متعدد وہ ہیں جن میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی جو ان کو درجۂ اعتبار سے ساقط کردے۔ اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو استدلال کے لئے کافی ہوتی ہے، تو پھر کیا حال ہوگا جبکہ حسن لذاتہ پائی جائے! ہم ہم اس کی کچھ تفصیلات کی طرف اشارہ کرتے ہیں،

حدیث ابن عمر اعلہ النسائی بعبد الملک بن نافع قال لیس بالمشہور ولا یحتج بحدیثہ[1] **اقول** فلم یقل لا یکتب و قال فی التقریب[2] مجہول وکذا قالہ ابوحاتم والبیہقی، قال الامام البدر بعد نقل کلامہما **قلت** ذکرہ ابن حبان فی الثقات من التابعین[3] اھ **اقول** قد روی ھذا الحدیث عنہ العوام عند النسائی، و اللیث عند الطحاوی و ابو اسحٰق الشیبانی عندھما، و قرۃ العجلی عند الطحاوی، و ابن ابی شیبۃ فارتفعت جہالۃ العین ولم یذکر بجرح قط

حدیث ابن عمر کی امام نسائی نے عبد الملک بن نافع کے سبب سے تعلیل فرمائی اور کہا کہ وہ مشہور نہیں اور اسکی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی **اقول** (میں کہتا ہوں کہ) امام نسائی نے یوں نہیں کہا کہ اس کی حدیث لکھی نہیں جاتی، تقریب میں ہے کہ وہ مجہول ہے، ابوحاتم اور بیہقی نے یوں ہی کہا۔ امام بدر نے ان دونوں کا کلام نقل کرنے کے بعد کہا **قلت** (میں کہتا ہوں کہ) ابن حبان نے اس کو ثقہ تابعین میں ذکر کیا ہے اھ **اقول** (میں کہتا ہوں) یہ حدیث اس سے عوام نے روایت کی نزدیک امام نسائی کے، اور لیث نے روایت کی امام طحاوی کے نزدیک، اور ابو اسحٰق شیبانی نے روایت کی ان دونوں کے نزدیک، اور قرۃ العجلی نے روایت کی امام طحاوی اور ابن ابی شیبہ کے نزدیک، تو اس طرح جہالتِ عین مرتفع ہوگئی اور جرح بالکل ذکر نہ کی گئی، روایت

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۲

[2] تقریب التہذیب حرف العین ترجمہ عبد الملک بن نافع ۴۲۳۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۶۲۱

[3] البنایۃ فی شرح الہدایۃ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۴۴

www.alahazratnetwork.org

البتة فغايته ان كان مستورا لاسيما وهو من القرون المشهود لها بالخير التابعين والمستور مقبول عندنا والجمهور كما بيّناه فی "النهاد الكاف فی حكم الضعاف" فالحديث لا ينزل ان شاء الله عن درجة الحسن۔

حديث ابی مسعود اعله بيحيٰی بن يمان قال لا يحتج بحديثه لسوء حفظه وكثرة خطائه[1] **اقول** يحيٰی من رجال مسلم والاربعة، قال الحافظ صدوق عابد يخطئ كثيرا وقد تغير[2] اھ وقد تابعه اليسع بن اسمٰعيل عن زيد بن الحباب عن سفيٰن قال ابن الجوزی واليسع ضعيف[3] **قلت** قال فی الميزان ضعفه الدارقطنی[4] اھ وهو كما ترٰی جرح مجرد **حديث** ابن عباس من طريق القاسم بن بهرام، قال ابن الجوزی تفرد به

اس کی یہ ہے کہ وہ مستور ہے خصوصاً وہ اُن زمانوں میں ہے جن کے لئے خیر کی شہادت دی گئی یعنی تابعین سے، اور مستور ہمارے نزدیک اور جمہور کے نزدیک مقبول ہے، جیسا کہ ہم نے اس کو "النهاد الكاف فی حكم الضعاف" میں بیان کیا۔ چنانچہ ان شاء اللہ العزیز یہ حدیث درجۂ حسن سے نہیں گرے گی۔ امام نسائی نے یحیٰی بن یمان کے سبب سے **حدیث** ابی مسعود کی تعلیل کرتے ہوئے کہا کہ حافظہ کی کمزوری اور کثرتِ خطاء کی وجہ سے یحیٰی کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی، **اقول** (میں کہتا ہوں) یحیٰی بن یمان امام مسلم اور اصحابِ سُنَنِ اربعہ کے رجال میں سے ہے، حافظ نے کہا کہ وہ صدوق عابد ہے خطا زیادہ کرتا ہے اور وہ متغیر ہوا۔ اس کی متابعت کی یسیع بن اسمٰعیل نے زید بن حباب کے حوالے سے جس نے سفیان سے نقل کیا، ابن جوزی نے کہا کہ یسیع ضعیف ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) میزان میں کہا کہ دارقطنی نے اس کو ضعیف قرار دیا الخ اور وہ جیسا کہ تو دیکھتا ہے کہ جرحِ مجرد ہے، **حدیث** ابن عباس بطریق قاسم بن بہرام ہے، ابن جوزی نے کہا کہ وہ اس میں متفرد ہے، ابن حبان نے

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۳۳
[2] تقریب التہذیب حرف الباء ترجمہ ۷۷۰۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۳۱۹
[3] العلل المتناہیۃ کتاب الاشربۃ تحت حدیث ۱۱۲۴ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۲/ ۱۸۷
[4] میزان الاعتدال ترجمہ الیسع بن اسمٰعیل ۹۷۸۴ دار المعرفۃ بیروت ۴/ ۴۴۵

قال ابن حبان لایجوز الاحتجاج به بحال[1] اھ
قلت فانما منع الاحتجاج وھذا اوھاھن فیما اعلم **حدیث** الحارث عن علی اعلہ فجرحہ بعبد الرحمٰن بن بشر قال مجھول فی الروایۃ و النسب وحدیثہ غیر محفوظ و انما یروی ھذا عن ابن عباس من قولہ[2] اھ و قال الذی لایعرف والخبر منکر[3] اھ اما الطریق المطول فاوھن واوھی فیہ ابن الفرات کذبہ احمد و ابوبکر بن ابی شیبۃ وقال خ منکر الحدیث[4] ثم مدارہ علی الحارث وفیہ مالایجھل **حدیث** ابن عباس المذکور اٰخرا **اقول** لعل المحفوظ موقوف ھکذا رواہ الحفاظ عن ابن عباس قولہ کما ستسمع ان شاء اللہ تعالٰی نعم ان ثبت الرفع بطریق جید فلک ان تقول زیادۃ ثقۃ فتقبل و یعضدہ مرسل عبد اللہ بن شداد الماری

کہا کہ کسی حال میں اس سے استدلال جائز نہیں اھ **قلت** (میں کہتا ہوں) اس سے استدلال کو منع کیا گیا اور میرے علم کے مطابق یہ کمزور علت ہے، وہ **حدیث** جو حارث نے علی سے لی اس کی تعلیل کی گئی اور اس پر جرح کی گئی، عبدالرحمٰن بن بشر کے سبب سے کہا کہ وہ روایت ونسب میں مجہول ہے اور اس کی حدیث غیر محفوظ ہے، اور یہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ان کا قول روایت کرتا ہے الخ اور کہا کہ یہ معروف نہیں اور حدیث منکر ہے الخ رہا طریق طویل وہ انتہائی کمزور اور ضعیف ہے اس میں ابن فرات ہے جس کو امام احمد اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے جھوٹا کہا۔ خ نے کہا کہ منکر الحدیث ہے، پھر اس کا مدار حارث پر ہے اور اس میں وہ ہے جو مجہول نہیں۔ ابن عباس کی دوسری مذکور **حدیث**، **اقول** (میں کہتا ہوں) شاید محفوظ موقوف ہے، یونہی حفاظ نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ان کا قول روایت کیا جیسا کہ عنقریب ان شاء اللہ تو سنے گا، ہاں اگر اس کا مرفوع ہونا بطریق جید ثابت ہوجائے تو یہ کہہ کر ثقہ راوی نے زائد بات کی ہے لہٰذا مقبول ہے اور اس کی تائید عبداللہ بن شداد کی مرسل حدیث کرتی ہے۔

---

[1] العلل المتناہیہ کتاب الاشربہ تحت حدیث ۱۱۲۳ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۲/ ۱۸۶
[2] نصب الرایہ " تحت الحدیث التاسع المکتبۃ الاسلامیہ ۴/ ۳۰۶
[3] میزان الاعتدال ترجمہ عبدالرحمٰن بن بشر الغطفانی ۴۸۲۱ دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۵۵۰
[4] تہذیب التہذیب ترجمہ محمد بن الفرات ۶۴۸ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۹/ ۳۹۷

حدیث زید الشہید لم اقف علی اول سندہ فاللہ تعالٰی اعلم اما زید عن آبائہ الکرام فمن اصح الاسانید **حدیث** ابی ھریرۃ **اقول** فیہ مسلم بن خالد شیخ الامام الشافعی وثقہ ابن حبان وابن معین وقال مرۃ ضعیف وقال ابن عدی حسن الحدیث وقال خ منکر الحدیث[1] وجملۃ القول فیہ، کما فی التقریب فقیہ صدوق کثیر الاوھام[2]، **قلت** والعامۃ کالبخاری وابن المدینی و ابی حاتم وابی داؤد والنسائی علی تضعیفہ ومع ذاک فلیس ممن یسقط **حدیث** ابی موسٰی **اقول** فیہ شریک ولاعلیک من شریک الرجل من رجال مسلم والاربعۃ والبخاری فی التعالیق وقد وثقہ یحیٰی بن معین قال النسائی لیس بہ بأس، وقال الذھبی فی تذکرۃ الحفاظ کان شریک حسن الحدیث اماما فقیھا ومحدثا مکثرا لیس فی الاتقان کحماد

حدیث زید شہید کی سند کے اول پر میں واقف نہیں ہوا اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے لیکن زید کی روایت اس کے آبائے کرام سے صحیح ترین سندوں میں سے ہے۔ **حدیث** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ **اقول** (میں کہتا ہوں) اس میں مسلم بن خالد ہے جو امام شافعی علیہ الرحمہ کا شیخ ہے، ابن حبان اور ابن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا اور ایک مرتبہ کہا کہ ضعیف ہے۔ ابن عدی نے کہا حسن الحدیث ہے، خ نے کہا منکر الحدیث ہے، ان کے بارے میں تمام قول ہیں جیسا کہ تقریب میں ہے کہ وہ فقیہ، صدوق اور زیادہ وہم والا ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) عام محدثین کرام جیسے بخاری، ابن المدینی، ابوحاتم، ابوداؤد اور نسائی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ ساقط الاعتبار نہیں ہے۔ **حدیث** ابوموسٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ **اقول** (میں کہتا ہوں) اس میں شریک ہے وہ امام مسلم، اصحاب اربعہ اور تعالیق میں امام بخاری کے رجال میں سے ہے۔ یحیٰی بن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا۔ نسائی نے کہا اس میں کوئی خرابی نہیں۔ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں کہا کہ شریک حسن الحدیث، امام، فقیہ، محدث اور مالدار شخص تھا مگر اتقان میں حماد

---

[1] میزان الاعتدال ترجمہ مسلم بن خالد ۸۴۸۵ دار المعرفۃ بیروت ۴/ ۱۰۲
تہذیب التہذیب " " " ۲۲۸ " " ۱۰/ ۱۲۹
[2] تقریب التہذیب حرف المیم ترجمہ مسلم بن خالد ۶۶۴۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۱۷۸

بن زید[1] الخ وفی تهذیب التهذیب قال العجلی کوفی ثقة وکان حسن الحدیث، قال عبدالرحمٰن وسألت ابی عن شریك وابی الاحوص ایهما احب الیك قال شریك وقد کان له اغالیط وقال ابن عدی الغالب علی حدیثه الصحة، وقال ابن سعد کان ثقة مامونا کثیر الحدیث وکان یغلط، وقال ابوداؤد ثقة یخطی عن الاعمش وقال ابراهیم الحربی کان ثقة وقال معٰویة بن صالح سألت احمد بن حنبل عنه فقال کان عاقلا صدوقا محدثا شدیدا علی اهل الریب والبدع[2] الخ لاسیما وروایته ههنا عن ابی اسحٰق و قد قال الامام احمد بن حنبل شریك فی ابی اسحٰق اثبت من زهیر واسرائیل وزکریا قال وسمع منه قدیما[3] و قال یحیٰی بن معین شریك فی ابی اسحٰق احب الینا من اسرائیل[4] و لامعجز فی السند سوی هذا غیران الفضیل

بن زید کی مثل نہیں تھا الخ۔ اور تہذیب التہذیب میں ہے عجلی کوفی نے کہا کہ شریک ثقہ اور حسن الحدیث ہے۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ شریک اور ابوالاحوص میں سے آپ کو زیادہ پسند کون ہے تو انھوں نے کہا شریک، حالانکہ اسکی کئی غلطیاں بھی ہیں۔ ابن عدی نے کہا اس کی حدیث پر غالب صحت ہے۔ ابن سعد نے کہا کہ وہ ثقہ، مامون اور کثیر الحدیث ہے حالانکہ وہ غلطی کرتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ وہ ثقہ ہے اور اعمش سے روایت میں خطا کرتا ہے۔ ابراہیم حربی نے کہا ثقہ ہے۔ معاویہ بن صالح نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ وہ عاقل، صدوق، محدث اور شک و بدعت والوں پر سخت ہے الخ خصوصًا یہاں پر اس کی ابواسحاق سے روایت۔ اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا شریک ابواسحٰق کے بارے میں اثبت ہے بنسبت زہیر، اسرائیل اور زکریا کے، حالانکہ اس سے بہت پہلے سنا ہے یحیٰی بن معین نے کہا کہ شریک ابواسحٰق کے بارے میں میرے نزدیک اسرائیل سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس کو سوائے اس کے سند میں کوئی عاجز کرنے والا نہیں مگر فضیل

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ترجمہ شریک بن عبداللہ ۶۳ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۱/۲۱۴

[2] تہذیب التہذیب ترجمہ شریک بن عبداللہ الکوفی ۵۷۷ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۴/۳۳۵ تا ۳۳۷

[3] " " " " " " " " " " " " ۴/۳۳۴

[4] میزان الاعتدال " " " " ۳۶۹۷ دارالمعرفۃ بیروت ۲/۲۷۱

بن مرزوق یرویه عن ابی اسحٰق وفیه قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اشربا ولا تشربا مسکرا تابعہ عبد اللہ بن رجاء عن اسرائیل عن ابی اسحٰق اوعن شریك عنہ علی اختلاف النسخ رواھما الطحاوی[1] و اخرجہ البخاری فی المغازی من طریق سعید بن ابی بردہ عن ابیہ عن ابی موسٰی وفیہ قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کل مسکر حرام[2] واخرجہ النسائی واخرج کذٰلك من طریق طلحۃ الایامی واخری من جھۃ الشیبانی کلیھما عن ابی بردۃ واخرج من طریق اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ابی بردۃ وفیہ قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اشرب ولا تشرب مسکرا[3] ومن طریق ابی بکر بن ابی موسٰی عن ابیہ وفیہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا تشرب مسکرا فانی

بن مرزوق نے اس کو ابو اسحٰق سے روایت کیا اور اس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ پیو اور نشہ کی حد تک مت پیو۔ اس کی متابعت کی عبد اللہ بن رجاء نے انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے ابو اسحٰق سے روایت کی یا شریک نے ابو اسحاق سے روایت کی یعنی نسخوں میں اختلاف ہے۔ ان دونوں کو ان دونوں کو امام طحاوی نے روایت کیا۔ امام بخاری نے مغازی میں بطریق سعید بن ابو بردہ تخریج کی، سعید نے ابو بردہ سے اور انھوں نے ابو موسٰی اشعری سے روایت کی اور اس میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور حرام ہے۔ امام نسائی نے اس کو ذکر کیا اور اسی طرح بطریق طلحہ ایامی اور ایک دوسری روایت کی بطریق شیبانی تخریج کی، دونوں ہی ابو بردہ سے مروی ہیں، اور بطریق اسرائیل تخریج کی اسرائیل نے ابو اسحاق سے، اور اس نے ابو بردہ سے روایت کی، اس میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ پی اور نشے کی حد تک مت پی، اور بطریق ابو بکر بن ابو موسٰی بحوالہ ابو موسٰی تخریج کی، اس میں یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نشہ کی حد تک مت پی اس لئے کہ میں نے

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۰

[2] صحیح البخاری کتاب المغازی باب بعث ابی موسٰی ومعاذ الی الیمن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۶۲۲

[3] سنن النسائی کتاب الاشربۃ تحریم کل شراب اسکر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۲۵

حرمت کل مسکر[1] وقد علمت ان لاتنافی بین ھٰذہ وبین روایۃ اشربا ولاتسکرا فان المسکر ھو المسکر بالفعل کما ان القاتل ھو القاتل بالفعل لامن یقدر علیہ ویصح منہ فاذن تتوافق الآثار ولا تتضاد کما سمعت من کلام الامام الطحاوی

حدیث القیسی اقول ھذا حدیث حسن رجالہ کلھم ثقات۔ قال فی المیزان اما محمد بن خزیمۃ شیخ الطحاوی فمشھور ثقۃ[2] اھ ونص فی التقریب فی بقیۃ الرجال انھم ثقات غیران قال فی عثمان الموذن من رجال البخاری ثقۃ تغیر فصار تلقن[3] اھ وقد نص المحقق علی الاطلاق فی باب الشھید من الفتح ان الآخذ من المختلط اذا لم یعلم متی اخذ منہ لم ینزل الحدیث عن الحسن[4]

حدیث قیس بن حبتر عن ابن عباس

اقول حدیث حسن صحیح

ہر نشہ آور کو حرام کر دیا ہے۔ تحقیق تجھے معلوم ہوگیا کہ اس روایت میں اور دوسری روایت میں جس میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیو اور نشہ میں مت آؤ کوئی منافات نہیں، اس لئے کہ نشہ آور وہی ہے جو بالفعل نشہ آور ہو، جیسا کہ قاتل وہی ہے جو بالفعل قاتل ہو نہ کہ وہ جو قتل پر قادر ہو۔ تو اس طرح آثار میں باہم موافقت ہوگئی اور کوئی تضاد نہ رہا، جیسا کہ امام طحاوی کے کلام سے تو نے سُنا۔ **حدیث قیسی اقول** (میں کہتا ہوں) یہ حدیث حسن ہے، اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔ میزان میں کہا کہ محمد بن خزیمہ جو امام طحاوی کا شیخ ہے وہ مشہور اور ثقہ ہے الخ۔ تقریب میں باقی رجال کے بارے میں تصریح کی گئی کہ وہ ثقہ ہیں، مگر عثمان المؤذن کے بارے میں کہا کہ وہ امام بخاری کے رجال میں ہے ثقہ ہے متغیر ہوگیا تھا اسے تلقین کی جاتی تھی الخ۔ محقق علی الاطلاق نے فتح کے باب الشہید میں تصریح کی کہ مختلط سے حدیث لینے والا اگر یہ نہ جانے کہ کب اُس سے حدیث لی تو وہ حدیث حسن کے درجہ سے نہیں گرتی۔ **حدیث قیس** بن حبتر بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما،

اقول (میں کہتا ہوں) حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ تفسیر البتع والمزر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۲۵

[2] میزان الاعتدال ترجمہ محمد بن خزیمہ ۷۴۸۶ دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۵۳۷

[3] تقریب التہذیب ترجمہ عثمان بن الہیثم ۴۵۴۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۶۶۶

[4] فتح القدیر

لامغمز فیہ اصلا رجالہ کلھم ثقات اجلاء۔ **حدیث** ابن مسعود من اصح الاحادیث واجلھا مروی بسلسلۃ الذھب کما تری وللہ الحمد۔

اس میں کوئی عیب نہیں اس کے تمام رجال بلند مرتبہ ثقہ ہیں۔ **حدیث** ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ صحیح ترین اور عظیم ترین احادیث میں سے ہے جو بطور سلسلۃ الذھب مروی ہے جیسا کہ تُو دیکھتا ہے اور اللہ تعالٰی ہی کے لئے حمد ہے۔

الثانی الآثار فی الباب عن امیر المؤمنین قد تواترت ولم تقدر الخصوم علی ردھا فعدلوا الی التاویل وادعاء الرجوع اما التاویل فاسند النسائی عن ابن المبارک ما تقدم من قولہ من قبل ان یشتد واسند عن عتبۃ بن فرقد قال کان النبیذ الذی یشربہ عمر بن الخطاب قد خُلِّل[1] **اقول** من نظر الآثار التی اتت عن امیر المومنین کالشمس تیقن ان لا مساغ لھذین التاویلین فیھا اصلا وان لم تکن فیھا جلائل تصریحات الاشتداد لکان حسبک ما فی المؤطا من قول عبادۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ احللتھا واللہ[2] فای مساغ کان لھذا لو کان لم یشتد او

دوسری بحث: اس باب میں امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تواتر کے ساتھ آثار منقول ہیں۔ مخالفین اُن کے رَد پر قادر نہیں، لہٰذا انھوں نے تاویل کی طرف عدول کیا اور رجوع کا دعوٰی کیا۔ رہی تاویل تو وہ یوں کہ امام نسائی نے ابن مبارک سے امیر المومنین کے اس قول مذکور کے بارے میں بیان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قبل اس کے کہ وہ سخت ہوجائے۔ اور عتبہ بن فرقد سے بیان کیا کہ جو نبیذ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ پیتے تھے وہ سرکہ بنالی گئی ہوتی۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) جس نے ان آثار میں نظر کی جو امیر المومنین سے سورج کی طرح واضح طور پر منقول ہیں وہ یقین کرلے گا کہ ان دونوں تاویلوں کی ان میں کوئی گنجائش نہیں اگرچہ اس میں نبیذ کی شدت کے بارے میں عظیم تصریحات نہ بھی ہوتیں، تو مجھے عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مؤطا میں منقول وہ قول کفایت کرتا کہ انھوں نے امیر المومنین سے کہا کہ بخدا کیا آپ نے اس کو

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر اخبار التی اعتل بھا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۳۳

[2] مؤطا الامام مالک " باب ماجاء فی تحریم الخمر مہر محمد کتب خانہ کراچی ص ۶۹۵

تخلل واما ادعاء الرجوع فقال النسائی مما یدل علی صحۃ ھذا حدیث السائب فذکر ما اسند مالک عن ابن شھاب عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیھم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انہ شراب الطلاء وانا سائل عما شرب فان کان مسکرا جلدتہ فجلدہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ الحد تاما[1] اھ

ورواہ ایضا الشافعی وعبدالرزاق وابن وھب وابن جریر والطحاوی والبیھقی وتبعہ الزرقانی فی شرح المؤطا فقال تحت حدیث محمود بن لبید المار عن المؤطا کان عمر اجتھد فی تلک المرۃ ثم رجع عنہ فحد ابنہ فی شرب الطلاء کما مر[2] اھ، **اقول** رحم اللہ اباعبدالرحمٰن کان مذھب امیرالمؤمنین

حلال کردیا، اگر وہ نبیذ سخت نہ ہوتی یا سرکہ بن چکی ہوتی تو اس قول کی کیا گنجائش بنتی۔ رہا رجوع کا دعوٰی تو امام نسائی نے کہا کہ اس کے صحیح ہونے کی دلیل حدیث سائب ہے، اس کے بعد پھر وہ حدیث ذکر فرمائی جس کو مالک نے ابن شہاب انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں نے فلاں سے شراب کی بُو پائی ہے اور گمان کیا کہ وہ شرابِ طلاء ہے میں اس سے اس شراب کے بارے میں پوچھوں گا اگر وہ نشہ آور ہوئی تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا۔ پھر حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پر مکمل حد جاری فرمائی الخ، اور اس کو امام شافعی، عبدالرزاق، ابن وہب، ابن جریر، طحاوی اور بیہقی نے بھی روایت کیا، اور زرقانی نے شرح موطا میں اس کی پیروی کرتے ہوئے اس حدیثِ محمود بن لبید کے تحت فرمایا جو کہ موطا کے حوالے سے گزر گئی کہ حضرتِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس مرتبہ اس بارے میں اجتہاد فرمایا تھا پھر اس سے رجوع فرمالیا، چنانچہ طلاء کے پینے پر حد جاری فرمائی، جیسا کہ گزرا الخ۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے۔ امیرالمؤمنین

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۱

[2] شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک کتاب الاشربہ جامع تحریم الخمر تحت حدیث ۱۶۴۵ دارالمعرفۃ بیروت ۴/ ۱۷۴

www.alahazratnetwork.org

تحلیل القلیل والحد فی الکثیر اما سمعت الی قولہ فی جواب المعتذر انما شربتہ من قربتک انما جلدناک لسکرک فان جلد فی السکر فاین الدلیل علی حرمۃ القلیل و لیت شعری متی رجع وقد شربہ فی طعنتہ التی انتقل فیھا الی الفرادیس العلی کما تقدم من حدیث عمرو بن میمون۔

رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مذہب یہ تھا کہ قلیل حلال ہے اور حد کثیر میں جاری فرمائی۔ کیا تو نے امیر المومنین کا وہ جواب نہیں سُنا جو آپ نے اس شخص کو دیا جس نے یہ عذر پیش کیا تھا کہ میں نے آپ کے مشکیزے سے شراب پی ہے، جواب یہ تھا کہ ہم نے تجھے نشہ کی وجہ سے کوڑے لگائے ہیں، اگر کوڑے آپ نے نشہ کی وجہ سے لگائے ہیں تو اس میں قلیل کی حرمت پر دلیل کہاں سے آئی، کاش میرا علم حاضر ہو آپ نے رجوع کب فرمایا حالانکہ آپ نے اسے نیزے کے اس زخم کے موقع پر نوش فرمایا جس زخم میں آپ فردوس اعلٰی کی طرف منتقل ہو گئے جیسا کہ حدیث عمرو بن میمون کے حوالہ سے گزر چکا۔

www.alahazratnetwork.org

الثالث حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما حرمت الخمر بعینھا والسکر من کل شراب، اخرجہ النسائی فقال اخبرنا ابوبکر بن علی اخبرنا القواریری ثنا عبد الوارث قال سمعت ابن شبرمۃ یذکرہ عن عبد اللہ بن شداد بن الھاد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال حرمت الخمر قلیلھا و کثیرھا والسکر من کل شراب[1] وھو کما تری

تیسری بحث: حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ خمر بعینہٖ حرام کی گئی اور ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ امام نسائی نے اس کی تخریج کی، چنانچہ فرمایا ہمیں ابوبکر بن علی نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں قواریری نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں عبد الوارث نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے ابن شبرمہ کو عبد اللہ بن شداد بن الھاد سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ذکر کرتے ہوئے سنا، ابن عباس نے کہا کہ خمر کا قلیل و کثیر حرام کر دیا گیا اور ہر شراب سے نشہ حرام ہے، اور وہ جیسا کہ تو دیکھتا ہے

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بھا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۱

سند نظیف نفیس، ابوبکر ھو احمد بن علی بن سعید ثقۃ حافظ، والقواریری عبید اللہ بن عمر بن میسرۃ ثقۃ ثبت من رجال الشیخین، وعبد الوارث ھو ابن سعید بن ذکوان ثقۃ ثبت من رجال الستۃ، وابن شبرمۃ ثقۃ فقیہ من رجال مسلم، و عبد اللہ بن شداد ثقۃ فقیہ جلیل من رجال الستۃ ولد علی عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مثلہ او انظف واجود ما قدمنا من سند الامام الطحاوی، فھد ھو ابن سلیمٰن بن یحییٰ ثقۃ، و ابو نعیم ھو الفضل بن دکین ثقۃ ثبت من رجال الستۃ من کبار شیوخ خ بینہ الحافظ ابوبکر بن ابی خیثمۃ اذا روی ھٰذا الحدیث فی تاریخہ فقال حدثنا ابو نعیم الفضل بن دکین ثنا مسعر عن ابی عون کما سیأتی، ومسعر من لا یجھل ثقۃ ثبت فاضل فقیہ من رجال الستۃ، و ابو عون ھو محمد بن عبید اللہ الثقفی ثقۃ من رجال الستۃ الا ابن ماجۃ، وعبد اللہ عبد اللہ بیدان اباعبد الرحمٰن

صاف ستھری عمدہ سند ہے۔ ابوبکر احمد بن علی بن سعید ثقہ اور حافظ ہے۔ قواریری عبید اللہ بن عمر بن میسرہ ثقہ، ثبت اور شیخین کے رجال میں سے ہے۔ عبد الوارث ابن سعید بن ذکوان ثقہ، ثبت اور اصحاب صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ ابن شبرمہ عبد اللہ ابو شبرمہ ثقہ، فقیہ اور امام مسلم کے رجال میں سے ہے۔ عبد اللہ بن شداد ثقہ، فقیہ جلیل اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوا، اور اس کی مثل یا اس سے زیادہ نظیف اور زیادہ جید امام طحاوی کی وہ سند ہے جسے ہم پہلے ذکر کر آئے۔ فہد ابن سلیمان بن یحییٰ ثقہ ہے۔ ابو نعیم فضل بن دکین ثقہ، ثبت، صحاح ستہ کے رجال اور بڑے شیوخ میں سے ہے، "خ" اس کو حافظ ابوبکر بن خیثمہ نے بیان کیا جب انھوں نے اپنی تاریخ میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ابو نعیم فضل بن دکین نے حدیث بیان کی انھوں نے مسعر سے انھوں نے ابو عون سے، جیسا کہ عنقریب آئے گا۔ مسعر وہ ہے جو مجہول نہیں ثقہ، ثبت، فاضل، فقیہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ ابو عون محمد بن عبید اللہ ثقفی ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے سوائے ابن ماجہ کے، اور عبد اللہ عبد اللہ ہے مگر جب ابو عبد الرحمٰن

www.alahazratnetwork.org

حاول ان یخدشه، فاتی بوجهین احدهما ان ابی شبرمة لم یسمعه عن عبد اللہ بن شداد اخبرنا ابوبکر بن علی ثنا سریج بن یونس ثنا ھشیم عن ابن شبرمة قال حدثنی الثقة عن عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال حرمت الخمر بعینھا قلیلھا وکثیرھا والسکر من کل شراب[1] اھ **اقول** الحمد للہ قد علم الثقة اخرج البزار فی مسندہ حدثنا محمد بن حرب ثنا ابوسفیٰن الحمیری ثنا ھشیم عن ابن شبرمة عن عمار الدھنی عن عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما فذکرہ قال وقد رواہ عن ابوعون عن عبد اللہ بن شداد ورواہ عن ابی عون مسعر والثوری و شریك لا نعلم رواہ عن ابن شبرمة عن عمار الدھنی عن ابن شداد عن ابن عباس الا ھشیم ولا عن ھشیم الا ابوسفیٰن ولم یکن

نے ارادہ کیا کہ اس پر عیب لگائے تو وہ دو وجہیں لایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ابن ابی شبرمہ نے اس کو عبداللہ بن شداد سے نہیں سُنا۔ ہمیں خبر دی ابوبکر بن علی نے، انھوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی سریج بن یونس نے اور انھیں بیان کی ہشیم نے ابن شبرمہ سے انھوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ثقہ نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے انھوں نے فرمایا کہ خمر بعینہٖ یعنی قلیل وکثیر حرام کردی گئی اور ہر شراب سے نشہ حرام کیا گیا الخ **اقول** (میں کہتا ہوں) الحمدللہ معلوم ہوگیا کہ وہ ثقہ ہے۔ بزار نے اپنی مسند میں تخریج کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں محمد بن حرب نے حدیث بیان کی اور انھیں ابوسفیان حمیری نے انھیں ہشیم نے ابن شبرمہ سے حدیث بیان کی اور ابن شبرمہ نے عمار الدہنی سے اس نے عبداللہ بن شداد سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اور کہا کہ اس کو روایت کیا ہے ابوعون نے عبداللہ بن شداد سے اور اس کو روایت کیا ابوعون سے مسعر، ثوری اور شریک نے اور معلوم نہیں کہ اس کو روایت کیا ہے ابن شبرمہ سے انھوں نے عمار دہنی سے انھوں نے ابن شداد سے انھوں نے ابن عباس سے سوائے ہشیم کے اور نہ ہشیم سے سوائے ابوسفیٰن کے۔ اور یہ

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر اخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۱

هٰذا الحدیث الا عند محمد بن حرب وکان واسطیا ثقۃ[1] اھ **قلت** و ابو سفین الحمیری ھو سعید بن یحیٰی صدوق وسط من رجال البخاری قال الحافظ المنذری فی الترغیب ثقۃ مشھور[2] اھ و قد قال الذھبی فی المیزان فی بیان مجاھیل الاسم اعنی تعیین من ابھم اسمہ عبداللہ بن شبرمۃ عن الثقۃ فی الخمر جاء مبینا انہ عمار الدھنی[3] اھ وعمار ھو ابن معویۃ ابو معویۃ الکوفی صدوق من رجال الستۃ الا البخاری قال الذھبی وثقۃ احمد وابن معین و ابو حاتم والناس وما علمت احدا تکلم فیہ الا العقیلی فتعلق علیہ بما سألہ ابوبکر بن عیاش اسمعت عن سعید بن جبیر قال لا قال فاذھب[4] اھ **قلت** و ناھیک توثیق الائمۃ ، انہ شیخ شعبۃ و السفیانین

حدیث نہیں مگر محمد بن حرب کے نزدیک، اور وہ واسطی ہیں اور ثقہ ہیں اھ۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) ابوسفین حمیری وہ سعید بن یحیٰی ہے جو صدوق وسط اور بخاری کے رجال میں سے ہے۔ حافظ منذری نے ترغیب میں کہا کہ وہ ثقہ مشہور ہے الخ۔ ذہبی نے میزان میں ان لوگوں کے بیان میں جن کے نام مجہول اور مبہم ہیں اس کی تعیین کرتے ہوئے کہا کہ اس کا نام عبداللہ بن شبرمہ ہے اس نے خمر کے معاملے میں ثقہ سے روایت کی وہاں اس بات کو واضح کیا ہے کہ وہ عمار الدہنی ہے الخ عمار وہ ابن معاویہ ابومعاویہ کوفی صدوق اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے سوائے بخاری کے۔ ذہبی نے کہا کہ اس کو احمد، ابن معین، ابوحاتم اور کئی لوگوں نے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس میں کلام کیا ہے سوائے عقیلی کے۔ چنانچہ عقیلی نے اس پر معلق کیا جو اس سے ابوبکر بن عیاش نے پوچھا کہ کیا تو نے سعید بن جبیر سے سنا اس نے کہا نہیں تو ابوبکر نے کہا کہ جا الخ **قلت** (میں کہتا ہوں) تجھے یہ بات کافی ہے کہ جن ائمہ کرام نے عمار کی توثیق کی ہے وہ شیخ شعبہ اور دو سفیان

---

[1] نصب الرایۃ بحوالہ البزار فی مسندہ کتاب الاشربۃ تحت الحدیث التاسع المکتبۃ الاسلامیہ ۴/ ۳۰۷

[2] الترغیب والترھیب

[3] میزان الاعتدال فصل فی المجاھیل الاسم ترجمہ عبداللہ ابن شبرمۃ ۱۰۹۲۷ دار المعرفۃ بیروت ۴/ ۶۰۳

[4] " " " " " " " عمار بن معاویہ ۶۰۰۵ " " " ۳/ ۱۷۰

ولا عليك من دندنة العقيلي
فقد اخذ يلين ذاك الجبل
الشامخ علي بن المديني الذي
قال فيه البخاري ما استصغرت
نفسه الا عنده وقد اورد الامام
موسى الكاظم في الضعفاء فحسبنا
الله ولا حول ولا قوة الا بالله وبالجملة
ان كان ابن شبرمة يرسله
تارة ويبهم اخرى ويبين
مرة فتبين العدل فكان
ماذا ثم اخذ ابو عبد الرحمن
يلين هذا بهشيم قال وهشيم
بن بشير كان يدلس و
ليس في حديثه ذكر السماع
من ابن شبرمة **اقول** هشيم
ثقة ثبت من رجال الستة
وقد ثبت سماعه هذا الحديث
عن ابن ابي شبرمة اخرج ابوبكر
بن ابي خيثمة قال **حدثنا**
ايوب عن يزيد بن هارون عن
قيس ثنا ابي ثنا هشيم اخبرني
ابن شبرمة عن عبد الله
بن شداد عن ابن عباس
قال حرمت الخمر
بعينها قليلها وكثيرها و

ہیں اور تو مت توجہ دے عُقیلی کی بھنبھناہٹ کی
طرف، وہ تو علی مُدینی جیسے بلند پہاڑ کو نرم اور
کمزور قرار دیتا ہے جس کے بارے میں امام بخاری
نے کہا کہ میں اپنے آپ کو چھوٹا نہیں سمجھتا مگر
علی بن مُدینی کے پاس، اور اس نے امام
موسیٰ کاظم کو ضعفاء میں وارد کیا، پس اللہ تعالیٰ
ہی ہمیں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توفیق کے
بغیر نہ کسی کو گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی
کرنے کی طاقت۔ خلاصہ یہ کہ ابن شبرمہ کبھی اس میں
ارسال کرتا ہے کبھی اس کو مبہم بیان کرتا ہے اور
کبھی اس کو ظاہر کرتا ہے۔ پس عدل ظاہر
ہوگیا تو یہ کیا ہے، پھر ابو عبد الرحمٰن اس کو
ہشیم کے سبب سے نرم قرار دینے لگے، اور کہا
کہ ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اس کی حدیث
میں ابن شبرمہ سے سماع کا ذکر نہیں۔ **اقول**
(میں کہتا ہوں) ہشیم ثقہ، ثبت اور اصحابِ ستہ
کے رجال میں سے ہے اور اس کا اس حدیث
کو سننا ابن شبرمہ سے ثابت ہے۔ ابوبکر بن ابو خیثمہ
نے تخریج کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ایوب نے
یزید بن ہارون سے انھوں نے قیس سے حدیث
بیان کی، قیس نے کہا مجھے میرے باپ نے
انھوں نے کہا مجھے ہشیم نے انھوں نے کہا مجھے
ابن شبرمہ نے عبد اللہ بن شداد سے بحوالہ ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث بیان کی، ابن عباس
نے کہا کہ خمر بعینہٖ یعنی قلیل وکثیر حرام کردی گئی اور

www.alahazratnetwork.org

السکر من کل شراب[1] وقد علمت من کلام البزار ان عامة الحفاظ انما رووہ عن ابن شبرمة عن ابن شداد ولم یدخل بینھما رجلا الاھشیم حیث عنعن ووافق الجماعة حیث نص علی سماع نفسہ من ابن شبرمة وسماع ابن شبرمة من ابن شداد صحیح فاذن انما کان الاولی بالطرح کونہ بواسطة انہ لم یثبت بسند یثبت وثانیھا ان خالفہ ابوعون اخبرنا محمد بن عبداللہ بن الحکم ثنا محمد (یعنی غندر) ح واخبرنا الحسین بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبہ عن مسعر عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت حرمت الخمر بعینھا قلیلھا و کثیرھا والمسکر من کل شراب لم یذکر ابن الحکم قلیلھا وکثیرھا اخبرنا الحسین بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا ابراھیم بن ابی العباس ثنا شریک عن عباس بن ذریح عن ابی عون

ہر شراب سے نشہ حرام کیا گیا، اور تحقیق بزار کے کلام سے تجھے معلوم ہو چکا کہ عام حفاظ نے اس کو روایت کیا۔ ابن شبرمہ سے اس نے ابن شداد سے ان دونوں کے درمیان سوائے ہشیم کے کسی مرد کو داخل نہیں کیا۔ ہشیم نے جہاں عنعنہ کے طور پر حدیث بیان کی اس میں انھوں نے جماعت کی موافقت کی کیونکہ انھوں نے اس بات پر نص کی کہ انکا ابن شبرمہ سے سماع اور ابن شبرمہ کا ابن شداد سے سماع صحیح ہے تو اس صورت میں اسکا ترک اولیٰ ہے کیونکہ سند ثابت سے اسکا ثبوت نہیں ہوا، اور دوسری وجہ یہ کہ ابوعون نے اسکی مخالفت کی ہمیں خبر دی عبداللہ بن حکم نے، اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی محمد یعنی غندر نے، اس نے کہا ہمیں خبر دی حسین بن منصور نے، اس نے کہا ہمیں امام احمد بن حنبل نے انھوں نے کہا ہمیں محمد بن جعفر نے، انھوں نے کہا ہمیں شعبہ نے مسعر سے، اس نے ابوعون سے، اس نے عبداللہ ابن شداد سے، اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ خمر بعینہ یعنی قلیل وکثیر حرام کر دیا گیا اور ہر شراب سے نشہ آور مقدار حرام ہے۔ ابن حکم نے قلیل وکثیر کا ذکر نہیں کیا۔ ہمیں حسین بن منصور نے خبر دی اس نے کہا ہمیں امام احمد بن حنبل نے اور انھیں ابراہیم ابن ابوالعباس نے انھیں ابن شریک نے حدیث بیان کی اور شریک نے عباس بن ذریح سے، اس نے ابوعون سے،

---

[1] حواشی مسند امام الاعظم بحوالہ ابی بکر بن ابی خثیمہ فی تاریخہ کتاب الاطعمۃ والاشربۃ نور محمد کارخانہ کراچی ص ۲۰۳
سنن النسائی ذکر اخبار التی اعتل بھا نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۱

عن عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر قلیلھا وکثیرھا و ما اسکر من کل شراب قال ابو عبد الرحمٰن وھذا اولٰی بالصواب من حدیث ابی شبرمۃ[1]

اقول رحم اللہ ھٰؤلاء المحدثین لو انا قدمنا روایۃ الامام العابد الفاضل شریک الذی کان یخطی کثیرا وقد تغیر ولم یحتج البخاری ولا مسلم فی شئ من الاصول و قال یحیٰی بن سعید ضعیف جدا، وقال ابن المثنٰی ما رأیت یحیٰی ولا عبد الرحمٰن حدثا عن شریک شیئا و قال عبد الجبار بن محمد قلت لیحیٰی بن سعید زعموا ان شریکا انما خلط بآخرہ قال ما زال مخلطا و عن ابن المبارک قال لیس حدیث شریک بشئ وقال الجوزجانی سیئ الحفظ مضطرب الحدیث مائل وقال ابراھیم بن سعید الجوھری اخطاء شریک فی اربعمائۃ حدیث وروی معاویۃ بن صالح عن ابی معین صدوق ثقۃ الا انہ اذا خالف فغیرہ

اس نے عبداللہ بن شداد سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ خمر کا قلیل وکثیر حرام کردیا گیا اور ہر شراب سے وہ مقدار حرام کردی گئی جو نشہ دے۔ ابوعبدالرحمٰن نے کہا یہ ابن شبرمہ کی حدیث سے درست ہونے میں اولٰی ہے۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ان محدثین کرام پر رحم فرمائے۔ اگر ہم امام عابد فاضل شریک کی روایت کا عیب تسلیم کرلیں جو کثرت سے خطا کرتے اور متغیر ہوگئے۔ امام بخاری اور امام مسلم کسی بھی اصول میں اس سے استدلال نہ کرتے۔ یحیٰی بن سعید نے کہا وہ بہت ضعیف ہے۔ ابن مثنٰی نے کہا میں نے نہیں دیکھا نہ عبدالرحمٰن نے شریک سے کوئی حدیث بیان کی۔ عبدالجبار بن محمد نے کہا کہ میں نے یحیٰی بن سعید کو کہا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ شریک نے آخر میں خلط ملط کیا ہے اس نے کہا کہ وہ ہمیشہ خلط ملط کرتا رہا۔ ابن مبارک نے کہا کہ حدیثِ شریک کوئی شئے نہیں۔ جوزجانی نے کہا کہ وہ کمزور حافظے والا، مضطرب حدیث والا اور کجرو تھا۔ ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا کہ شریک نے چار سو حدیثوں میں خطا کی۔ معاویہ بن صالح نے ابومعین سے روایت کی کہ وہ صدوق اور ثقہ ہے مگر جب وہ کسی کی مخالفت کرے تو اس کا

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر اخبار التی اعتل بھا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۱

[2] میزان الاعتدال ترجمہ شریک بن عبداللہ ۳۶۹۷ دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۲۷۰

www.alahazratnetwork.org

احب الینا منہ وقال مرۃ ثقۃ الا انہ یغلط ولا یتیقن وقال الدارقطنی لیس بالقوی فیما ینفرد بہ[1] وقال ابو احمد الحاکم لیس بالمتین[2] وکذٰلک قلت انت مرۃ یا ابا عبد الرحمٰن انہ لیس بالقوی وقال الازدی کان صدوقا الا انہ سیئ الحفظ کثیر الوھم مضطرب الحدیث کما فی تھذیب التھذیب[3] علٰی روایۃ ابن شبرمۃ ذاک الامام الشھیر الثقۃ الفقیہ المحتج بہ فی صحیح مسلم وثقہ احمد و ابو حاتم فضلا عن حدیث الامام الاجل الثقۃ الثبت مسعر لکانوا قاموا بأشد الانکار ثم الرجل مدلس[عہ] قال عبد الحق الاشبیلی کان یدلس وقال ابن القطان کان مشھورا بالتدلیس[4] وقد عنعن فما لکم تنقمون عنعنۃ ھُشَیم ذاک الجبل الشامخ ثم تعودون تحتجون بعنعنۃ شریک واما شعبۃ فقد تفرد بہ من بین الجماعۃ ونقص

غیر مجھے اس کی بنسبت زیادہ پسند ہوتا ہے۔ مُرّۃ نے کہا کہ وہ ثقہ ہے مگر وہ غلطی کرتا ہے اور ثابت نہیں رہتا۔ دارقطنی نے کہا کہ شریک ان حدیثوں میں قوی نہیں جن میں وہ منفرد ہے۔ ابو احمد حاکم نے کہا کہ وہ متین نہیں۔ اور یوں ہی اے عبد الرحمٰن! ایک بار تُو نے کہا کہ وہ قوی نہیں ہے۔ ازدی نے کہا کہ وہ صدوق تھا مگر وہ کمزور حافظے والا، کثیر الوہم اور مضطرب الحدیث تھا، جیسا کہ تہذیب التہذیب میں ابن شبرمہ کی روایت پر ہے کہ وہ مشہور امام، ثقہ، فقیہ اور مقتدٰی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ امام احمد نے اس کو ثقہ قرار دیا۔ ابو حاتم نے اسکو امام اجل ثقہ ثبت مسعر کی حدیث سے افضل قرار دیا تو لوگوں نے اس کا شدید انکار کیا۔ پھر وہ مدلس شخص ہے، عبد الحق اشبیلی نے کہا کہ وہ تدلیس کرتا تھا۔ ابن قطان نے کہا کہ وہ تدلیس میں مشہور تھا۔ تحقیق اس نے عنعنہ کے ساتھ روایت کی تحسین کیا ہے کہ تم ہشیم کے عنعنہ کو برا سمجھتے ہو جو کہ ایک بلند پہاڑ ہے پھر لوٹ کر شریک کے عنعنہ سے استدلال کرتے ہو مگر شعبہ اس کے ساتھ جماعت میں سے متفرد ہے، اس سلسلہ میں

www.alahazratnetwork.org

---

[1] میزان الاعتدال ترجمہ شریک بن عبد اللہ ۳۶۹۷ دار المعرفۃ بیروت ۲/۲۷۰ و ۲۷۱
[2] تہذیب التہذیب " " " " " ۵۷۷ دائرۃ المعارف النظامیہ ۴/۳۳۶
[3] " " " " " " " " " " " ۴/۳۳۷
[4] " " " " " " " " " " " " "
عہ متعلق باقول رحمہ اللہ ھولاء المحدثین لو انا قدمنا
عہ ای شریک

علیك الامر فی ذٰلك روی ھٰذا الحدیث عن ابن عباس سعید[1] بن المسیب وعون[2] بن ابی جحیفة وعکرمة[3] وعبد[4] اللہ بن شداد اما الاولان فروی عنھما الرفع الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کما تقدم، و اما عکرمة وقال الطبری فی تھذیب الآثار **حدثنا** محمد بن موسٰی ثنا عبد اللہ بن عیسٰی ثنا داؤد بن ابی ھند عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال حرم اللہ الخمر بعینھا و السکر من کل شراب[1]، واما ابن شداد فروی عنہ ابو عون[1] وعمار[2] الدھنی وابو[3] شبرمة علی الوجوہ التی علمت وعیاش العامری عن ابی بکر بن ابی خثیمة قال حدثنا محمد بن الصباح البزار اخبرنا شریك عن عیاش العامری عن عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعینھا والسکر من کل شراب وقال وعیاش العامری ھو عیاش بن عمر[2]، **قلت** ثقة من رجال مسلم و سلیمٰن الشیبانی وعنہ شعبة عن ابن ابی خثیمة ایضا

تجھ پر معاملہ ناقص ہوگیا۔ اس حدیث کو ابن عباس سے سعید بن مسیب، عون بن ابوجحیفہ، عکرمہ اور عبداللہ بن شداد نے روایت کیا۔ پہلے دونوں سے تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک مرفوع ہونا مروی ہے جیسا کہ گزر چکا۔ رہا عکرمہ، تو طبری نے تہذیب الآثار میں کہا کہ ہمیں محمد بن موسٰی نے انھیں عبداللہ بن عیسٰی نے انھیں داؤد بن ابی ہند نے عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما حدیث بیان کی، ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے خمر کو بعینہٖ اور ہر شراب سے نشہ کو حرام فرمایا۔ رہا ابن شداد تو اس سے ابوعون، عمار دہنی اور ابوشبرمہ نے ان وجوہ پر روایت کیا جو تو جان چکا۔ عیاش عامری نے ابوبکر بن ابوخثیمہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن صباح البزار نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہمیں شریک نے عیاش عامری سے خبر دی اور انھوں نے عبداللہ بن شداد سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ خمر بعینہٖ حرام کی گئی اور ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ اور عیاش عامری وہ عیاش بن عمر ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) وہ ثقہ ہے اور امام مسلم اور سلیمان شیبانی کے رجال میں سے ہے اور اسی سے شعبہ نے بھی ابن ابی خثیمہ کے نزدیک روایت کیا

---

[1] البنایة بحوالہ الطبرانی فی التہذیب کتاب الاشربہ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۲۸

[2] حواشی مسند الامام الاعظم بحوالہ ابی بکر بن ابی خثیمہ فی تاریخہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۰۳

وبلغه الی ام المومنین میمونة حیث قال حدثنا علی الجعد اخبرنا شعبة عن سلیمان الشیبانی عن عبد اللہ بن شداد عن عبد اللہ بن عباس عن خالته میمونة بنت الحارث رضی اللہ تعالٰی عنهم ورواه عن ابی عون الامام الاعظم وسفین الثوری ومسعر بن کدام وعبد اللہ بن عیاش وقد وقعت روایتهم جمیعا فی مسند الامام وشریك وابو سلمه عند البزار ورواه عن مسعر ابو نعیم الفضل بن دکین عند الطحاوی وابن ابی خیثمة ومن طریقه القاسم بن اصبغ فقال حدثنا احمد بن زهیر (یعنی ابا بکر بن ابی خیثمه) ثنا ابو نعیم الفضل بن دکین عن مسعر عن ابی عون عن عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما قال حرمت الخمر بعینها القلیل منها والکثیر والسکر من کل شراب[1]، قال البدر محمود عینی فی البنایة قال ابن حزم صحیح قال

جس کو اس نے ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا تک پہنچایا جہاں اس نے یہ کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی الجعد نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی شعبہ نے سلیمان شیبانی سے اور اس نے عبد اللہ بن شداد سے اس نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اور انھوں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی اور اس کو ابو عون سے امام اعظم، سفیان ثوری، مسعر بن کدام اور عبد اللہ بن عیاش نے روایت کیا ان سب کی روایت سید امام اعظم میں واقع ہے۔ اور بزار کے نزدیک اس کو شریک اور ابو سلمہ نے روایت کیا، طحاوی اور ابن ابی خیثمہ کے نزدیک اس کو مسعر سے ابو نعیم فضل بن دکین نے روایت کیا اور اسی کے طریق سے قاسم بن اصبغ نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں احمد بن زہیر یعنی ابو بکر بن ابی خیثمہ نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہمیں ابو نعیم فضل بن دکین نے مسعر سے حدیث بیان کی اور مسعر نے ابو عون سے، اس نے عبد اللہ ابن شداد سے، اور اس نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ ابن عباس نے فرمایا خمر بعینہ یعنی اس کا قلیل وکثیر اور ہر شراب سے نشہ حرام کر دیا گیا۔ بدر محمود عینی نے بنایہ میں کہا کہ ابن حزم نے فرمایا کہ ابن حزم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس نے

---

[1] البنایہ بحوالہ قاسم بن اصبغ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۲۸

www.alahazratnetwork.org

وتابعه ابانُعَیم جعفر بن عون فرواه عن مسعر کذٰلک[1] الخ وکذا تابعه قال ابن حزم صحیح خلّاد[3] بن یحیٰی عند ابی نعیم فی الحلیه وسفین[4] الثوری وشعبة[5] وسفین[6] وابراهیم[7] ابنا عیینة رفعه عن مسعر فقال عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم کما فی الحلیة و بالجملة هٰؤلاء اربعة عن ابن عباس منهم ابن شداد وعنه خمسة منهم ابوعون وعنه ستة منهم، مسعر وعنه سبعة منهم شعبة لم یذکر احد منهم والمسکر بزیادة المیم الاشعبة قال ابونعیم تفرد شعبة بلفظه عن مسعر فیه فقال والمسکر من کل شراب[2] اھ فروایة الجماعة هی الاحق بالقبول ان فرض التنافی واین التنافی فان المسکر من کل شراب اوما اسکر من کل شراب یحتمل القدر المسکر من کل شراب احتمالا جلیا واضحا فکیف یقضی بالمحتمل علی المتعین

ابونعیم جعفر بن عون کی متابعت کی چنانچہ اس کو مسعر سے اسی طرح روایت کیا الخ ابن حزم نے کہا کہ صحیح ہے۔ خلاد بن یحیٰی نے ابونعیم کے نزدیک حلیہ میں اور سفیان ثوری، شعبہ، سفیان بن عیینہ اور ابراہیم بن عیینہ نے مسعر کے حوالے سے اس کو مرفوعاً روایت کیا مسعر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی ہے جیسا کہ حلیہ میں ہے۔ خلاصہ یہ ان چاروں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا انھیں میں سے ابن شداد ہے جس سے پانچ حدیثیں مروی ہیں انھیں میں سے ابوعون ہے جس سے چھ حدیثیں مروی ہیں، انھیں میں سے مسعر ہے جس سے سات حدیثیں مروی ہیں، انھیں میں سے شعبہ ہے سوائے شعبہ کے ان میں سے کسی نے بھی لفظ مُسکِر میم کی زیادتی کے ساتھ ذکر نہیں کیا۔ ابونعیم نے کہا کہ مسعر سے یہ روایت کرنے میں شعبہ متفرد ہے کیونکہ اس نے کہا کہ ہر شراب میں مُسکِر حرام ہے الخ اگر ان میں تنافی فرض کی جائے تو شعبہ کی بنسبت جماعت کی روایت قبولیت کی زیادہ حقدار ہے اور ان میں تنافی کہاں ہے اس لئے کہ ہر شراب میں سے مُسکِر یا ہر شراب میں سے وہ جو نشہ دے وہ ہر شراب میں سے مقدارِ مُسکِر کا واضح احتمال رکھتی تو محتمل کے ساتھ متعین پر کیسے فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالٰی

www.alahazratnetwork.org

---

[1] البنایہ بحوالہ قاسم بن اصبغ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۲۸

[2] حلیۃ الاولیاء ترجمہ مسعر بن کدام ۳۸۹ دار الکتاب العربی بیروت ۷/ ۲۲۴

وباللہ التوفیق وبہ ثبت وللہ الحمد ان اباعون لم یخالف شعبۃ عن مسعر سائر الجملۃ من مسعر وعن ابی عون وعن ابن شداد وعن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم، والعجب من الامام ابن الھمام کیف تبع النسائی علٰی ھٰذا الکلام وزعم ان لفظ السکر تصحیف وما التوفیق الا باللہ الخبیر اللطیف والحمد للہ رب العٰلمین۔

ہی کی طرف سے توفیق ہے اور اس توفیق سے ہی ثابت قدمی ہے اور اللہ تعالٰی ہی کے لئے حمد ہے۔ بیشک ابوعون نے ابوشبرمہ کی مخالفت نہیں کی البتہ شعبہ نے مسعر سے روایت کرتے ہوئے باقی تمام حضرات کی مخالفت کی جو انھوں نے مسعر سے کی اور مسعر نے ابوعون سے، اس نے ابن شداد سے، اور اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی اور امام ابن الھمام پر تعجب ہے کہ انھوں نے اس کلام پر نسائی کی پیروی کیسے کرلی! اور یہ گمان کیا کہ لفظِ مُسکِر غلط ہے اور نہیں ہے توفیق مگر اللہ تعالٰی سے جو خبر رکھنے والا باریک بین ہے اور سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

www.alahazratnetwork.org

الرّابع حدیث الطحاوی عن علقمۃ سالت ابن مسعود عن قول رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی السکر قال الشربۃ الاخیرۃ[1] رواہ الدارقطنی فی سننہ عن عمار بن مطر ثنا جریر بن عبد الحمید عن الحجاج عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ فی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کل مسکر حرام قال عبد اللہ ھی الشربۃ التی

چوتھی بحث: طحاوی کی سند علقمہ سے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نشہ سے متعلق قول کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا وہ آخری گھونٹ ہے، اس کو دارقطنی نے اپنی سُنن میں عمار بن مطر سے روایت کیا، عمار نے کہا ہمیں جریر بن عبد الحمید نے حجاج سے، اس نے حماد سے اس نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے، اور اس نے عبد اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے بارے میں حدیث بیان کی کہ ہر نشہ آور حرام ہے، عبد اللہ نے کہا کہ وہ آخری گھونٹ ہے جس نے تجھے

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۱

اسکرتك ثم اسند عن عمار بن مطر ثنا شریك عن ابی حمزة عن ابراهیم قوله صلی الله تعالٰی علیه وسلم کل مسکر حرام قال هی الشربة التی اسکرتك قال هذا اصح من الذی قبله ولم یسنده غیر الحجاج واختلف عنه وعمار بن مطر ضعیف وحجاج ضعیف وانما هو من قول ابراهیم النخعی ثم اخرج عن ابن المبارك انه ذکر عنده حدیث ابن مسعود کل مسکر حرام هی الشربة التی تسکرك فقال هذا حدیث باطل[1] اھ وتبعه المحقق فی الفتح

نشہ دیا۔ پھر دارقطنی نے اس کا اسناد بیان کیا عمار بن مطر سے، اس نے شریک سے، اس نے ابوحمزہ سے، اس نے ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا قول کہ ہر نشہ آور حرام ہے، فرمایا وہ آخری گھونٹ ہے جس نے تجھے نشہ دیا۔ دارقطنی نے کہا یہ پہلی سند سے زیادہ صحیح ہے سوائے حجاج کے کسی نے اس کا اسناد بیان نہیں کیا اور اس سے روایت میں اختلاف ہے۔ عمار بن مطر ضعیف ہے یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ پھر ابن المبارک سے اس کی تخریج کی کہ اس کے پاس حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ "ہر مسکر حرام ہے" سے مراد وہ گھونٹ ہے جس نے تجھے نشہ دیا، تو ابن المبارک نے کہا یہ حدیث باطل ہے اھ۔ اور اس کی پیروی کی محقق نے فتح میں۔

اقول سند الطحاوی حدثنا ابن ابی داؤد ثنا نعیم وغیرہ انا حجاج عن حماد[2] الخ ولیس فیه عمار کما تری والحجاج هو ابن ارطاة من رجال مسلم والاربعة وهو وان کان من شیوخ شعبة وشعبة من قد علم فی شدة ورعه واحتیاطه وقد کان یقول اکتبوا

اقول (میں کہتا ہوں) طحاوی کی سند یہ ہے کہ ہمیں ابن داؤد نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ ہمیں نعیم وغیرہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا ہمیں حجاج نے حماد سے خبر دی الخ اس میں جیسا کہ تو نے دیکھا عمار نہیں ہے اور حجاج وہ ابن ارطاۃ ہے جو مسلم اور اصحابِ سُنَنِ اربعہ کے رجال میں سے ہے۔ وہ اگرچہ شعبہ کے شیوخ میں سے ہے اور شعبہ کے تقوٰی واحتیاط میں سختی جانی ہوئی ہے کہا کرتے تھے حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق سے لکھ لیا کرو

---

[1] سنن الدارقطنی کتاب الاشربۃ وغیرہا حدیث ۲۳ و ۲۵ دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ ۴/ ۲۵۰ و ۲۵۱

[2] شرح معانی الآثار " " باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۱

www.alahazratnetwork.org

عن حجاج ابن ارطاۃ و ابن اسحٰق فانھما حافظان[1] و قد اثنی علیہ غیر واحد منھم الثوری وابوحاتم بیدانہ کثیر التدلیس قال الذھبی اکثر ما نقم علیہ التدلیس[2] وقال ابوحاتم یدلس عن ضعفاء[3] فالحدیث وان لم یصح عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کما قالہ عبد اللہ لکنہ قد صح عن ابراھیم کما قدمناہ عن مسند الامام الاعظم عن حماد عنہ فما کان ینبغی لابی عبد الرحمٰن ان یقول لیس کما یقول ابوعون لانفھم تحریمھم اٰخر الشربۃ و تحلیلھم ما تقدمھا اما ما تعلل بہ قائلا لاخلاف بین العلم ان المسکر بکلیتہ لا یحدث علی الشربۃ الاٰخر دون الاولٰی والثانیۃ بعدھا

اقول ارایت اذا کان لا یسکر المسک والعنبر والزعفران واشباھھا

کیونکہ وہ دونوں حافظ ہیں۔ نیز متعدد ائمہ نے اسکی تعریف کی جن میں ثوری اور ابوحاتم شامل ہیں سوائے اس کے کہ وہ تدلیس میں کثرت کرتا ہے۔ ذہبی نے کہا اکثر اس پر جس شئی میں ملامت کی جاتی ہے وہ تدلیس ہے۔ ابوحاتم نے کہا وہ تدلیس کرتا ہے اور ضعفاء میں سے ہے۔ تو یہ حدیث اگرچہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح نہیں جیسا کہ عبداللہ نے کہا مگر ابراہیم سے صحیح ہے جیسا کہ ہم مسند امام اعظم کے حوالے سے ذکر کر چکے ہیں کہ حماد نے ابراہیم سے روایت کی۔ لہذا ابوعبدالرحمٰن کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا کہ ابن عون کا کہنا درست نہیں کیونکہ ان کا آخری گھونٹ کو حرام اور اس سے پہلے والے گھونٹ کو حلال قرار دینا ہمیں سمجھ نہیں آتا لیکن ابوعبدالرحمٰن کا وجہ بیان کرتے ہوئے یہ کہنا کہ مسکر کے آخری گھونٹ پر اثر انداز ہونا اور پہلے اور دوسرے پر نہ ہونا علمی اعتبار سے یہ فرق درست نہیں ہے ——

اقول (میں کہتا ہوں) تیرا کیا خیال ہے کہ کستوری، عنبر، زعفران اور ان جیسی دیگر اشیاء

www.alahazratnetwork.org

---

[1] میزان الاعتدال ترجمہ حجاج بن ارطاۃ ۱۷۲۶ دار المعرفۃ بیروت ۱/۴۶۰

[2] " " " " " " " " " "

[3] تہذیب التہذیب " " " ۳۶۵ دائرۃ المعارف النظامیہ ۲/۱۹۷

الا اذا بلغ عشر حبات مثلاً فاذا تناول رجل حبۃ فھل تناول الحرام فان قلت نعم فقد اعظمت القول وان قلت لا قلنا فان تناول اخری حتی بلغ تسعا فلابد ان تقول فی الکل بالحل قلنا فاخبرنا اذا تناول العاشرۃ فسکر فان قلت الآن ایضا حل فقد اعظمت القول وان قلت حرم فقد قضیت علی نفسک ولا شک ان السکر انما اتی للمجموع لکن الحرمۃ انما ھی للاکلۃ الاخیرۃ دون الاولی والتی تلیھا ای تسع ومن عرف ان المعلول و ھی الحرمۃ المعلولۃ بالکسر المعلول بالعشر انما یتحقق عند تحقق الجزء الاخیر من اجزاء العلۃ عرف المرام ولم تذھب بہ الاوھام وبھذا التقریر وللہ الحمد تبین انزھاق مالمع بہ الشوکانی فی نیل الاوطار ناقلا عن الطبری مانصہ یقال لھم (ای لائمتنا رضی اللہ تعالٰی عنھم) اخبرونا عن الشربۃ التی یعقبھا السکر اھی التی اسکرت

مثلاً اگر نشہ نہ دیں جب تک وہ دس رتی کے برابر نہ ہو جائیں۔ جب کسی شخص نے ان میں سے ایک رتی کے برابر کھایا تو کیا اس نے حرام کھایا، اگر تو کہے کہ ہاں تو تُو نے بہت بڑی بات کہہ دی اور اگر کہے کہ نہیں تو ہم کہیں گے کہ اگر دوسری رتی کھائی تو کیا حکم ہے یہاں تک کہ نو تک پہنچ جائے۔ تیرے لئے اس سے چھٹکارا نہیں کہ تُو ان سب کے حلال ہونے کا قول کرے۔ پھر کہیں گے کہ بتاؤ اگر وہ دسویں رتی کھائے اور نشہ آجائے تو اب کیا حکم ہے۔ اگر تو کہے کہ اب بھی حلال ہے تو تم نے بہت بڑی بات کہہ دی۔ اور اگر کہے کہ حرام ہے تو خود اپنے خلاف تُو نے فیصلہ دے دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مجموعے سے آیا ہے لیکن حرمت آخری رتی کو کھانے پر ہے نہ کہ پہلی اور اس کے بعد والیوں پر جو کہ نو ہیں۔ جس نے یہ سمجھا کہ معلول جو کہ وہ حرمت ہے جس کی علت نشہ ہے وہ معلول پوری دس رتیاں ہیں مگر اس کا تحقق علت کی آخری جزء کے تحقق کے وقت ہوا تو اس نے مقصد کو پہچان لیا۔ اس کو وہم نہ بہکائے گا۔ الحمد للہ اس تقریر سے شوکانی کا نیل الاوطار میں حد سے تجاوز کرنا ظاہر ہو گیا دراں حالیکہ وہ طبری سے نقل کرنے والا ہے جس کی اس نے تصریح کی کہ ان (ہمارے ائمہ) کو کہا جائے گا کہ اس گھونٹ کے بارے میں بتاؤ جس کے بعد نشہ آیا ہے کہ کیا اس نے ماقبل والے گھونٹوں کے بغیر

www.alahazratnetwork.org

صاحبہا دون ما تقدم من الشراب ام اسکرت باجتماعہا مع ما تقدم واخذت کل شربت بحظہا من الاسکار فان قالوا انما احدث لہ السکر الشربۃ الآخرۃ التی وجد خبل العقل عقبہا قیل لہم وھل ھٰذہ التی احدثت لہ ذالک الا کبعض ما تقدم من الشربات قبلہا فی انہا لو انفردت دون ما قبلہا کانت غیر مسکرۃ وحدھا، وانہا انما اسکرت باجتماعہا واجتماع عملہا فحدث عن جمیعہا السکر[1] فان التقریر بحذافیرہ جار فی الحبۃ العاشرۃ من المسک ونظر الٰہ والوھم انما نشاء من عدم الفرق بین الجزء الاخیر وبین سائر العلل الناقصۃ المقدمۃ علیہ وکذا استبان بحمد اللہ انخساف ما زوق بہ الشوکانی تحت حدیث "کل شراب اسکر فہو حرام" بقولہ ان الشراب اسم جنس فیقتضی ان یرجع التحریم الی الجنس کلہ کما یقال ھذا الطعام مشبع، الماء مُرْوٍ یرید بہ الجنس و کل جزء منہ یفعل ذٰلک الفعل، فاللقمۃ تشبع العصفور وما ھو اکبر منہا یشبع ما ھو اکبر من العصفور

نشہ دیا یا ماقبل والے گھونٹوں کے ساتھ مجتمع ہوکر نشہ دیا اور ہر گھونٹ کا نشہ دینے حصہ ہے، اگر وہ کہیں کہ اس کو نشہ آخری گھونٹ نے دیا ہے جس کے بعد اس کی عقل میں خلل واقع ہوا تو ان کو کہا جائے گا کہ یہ آخری پہلے والے گھونٹوں کی طرح ہی ہے اس بات میں کہ اگر یہ ان سے منفرد ہوتا تو اکیلے نشہ نہ دیتا۔ اس نے ماقبل والے گھونٹوں کے ساتھ مجتمع ہوکر نشہ دیا ہے، لہذا ثابت ہوگیا کہ نشہ ان تمام گھونٹوں کے مجموعے سے پیدا ہوا ہے اھ، بیشک یہی تقریر تمام شقوں کے ساتھ کستوری اور اس جیسی دیگر اشیاء میں جاری ہوتی ہے۔ وہم صرف اس لئے پیدا ہوا کہ آخری جزء اور اس سے پہلے والی باقی ناقص علتوں میں فرق نہیں کیا گیا۔ یونہی الحمد للہ حدیث "ہر شراب جو نشہ دے وہ حرام ہے" کے تحت شوکانی کا یہ کلام بھی زنگ آلود ہوگیا جس کو اس نے یوں منقش کیا کہ شراب اسم جنس ہے جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تحریم تمام جنس کی طرف لوٹے جیسا کہ کہا جاتا ہے طعام سیر کرنے والا ہے اور پانی سیراب کرنے والا ہے، یہاں طعام اور پانی سے مراد جنس ہے اور جنس کی ہر جزء جنس والا عمل کرتی ہے، چنانچہ طعام کا ایک لقمہ چڑیا کا پیٹ بھر دیتا ہے اور اس سے زیادہ مقدار چڑیا سے بڑے جانور کا پیٹ بھر دیتی

---

[1] نیل الاوطار کتاب الاشربۃ باب ما یتخذ منہ الخمر الخ مصطفٰی البابی مصر ۸/ ۲۰۲

www.alahazratnetwork.org

وکذٰلک جنس الماء یروی الحیوان علی ھذا الحد فکذٰلک النبیذ[1] **اقول** نعم وقع التحریم علی الجنس مقیدا بصفۃ الاسکار فاذا اسکر حرم والا لا وانما انشدک اللہ والانصاف اذا قیل لک انھاک عن کل طعام اشبع ھل یفھم منہ النھی عن الاکل مطلقا ولو لقمۃ اولقیمۃ اصغر ما تکون، ما ھٰذہ الا مکابرۃ الا تری ان الاجماع ماض علی تحریم کل ضار کالسموم والطین وغیر ذٰلک ثم لم ینطلق ھٰذا الحکم الا الی قدر یضرک ایاک لا مایضر ولو ذبابا او نملۃ وقد اخرج احمد وابوداؤد وعن ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر[2] ومعلوم ان من الادویۃ ما اذا اکثر منہ اورث التفتیر والتحذیر ثم لم یرجع التحذیر الا الی ذٰلک القدر الکثیر ولو کان الامر کما زعمت لوجب القول بحرمۃ المسک و

ہے اسی طرح پانی کی جنس عمل کرتی ہے اور یہی حال نبیذ کا ہے۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) ہاں تحریم جنس پر واقع ہے درانحالیکہ وہ نشہ آور ہونے کی صفت سے مقید ہے۔ لہٰذا جب نشہ دے تو حرام ہے ورنہ نہیں۔ میں تجھے اللہ تعالٰی کی قسم دے کر انصاف کا مطالبہ کرتا ہوں کہ جب تجھے کہا جائے کہ میں تجھے ہر ایسے طعام سے منع کرتا ہوں جو سیر کردے تو کیا اس سے مطلق طعام کی ممانعت سمجھی جائے گی اگرچہ ایک لقمہ کی مقدار یا اس سے بھی کمتر ہو؟ یہ تو محض انکارِ حق ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہر نقصان دہ چیز کی حرمت پر اجماع جاری ہے جیسے زہر اور کھڑ وغیرہ، پھر یہ حکم نہیں جاری ہوتا مگر اتنی مقدار پر جو تجھے نقصان پہنچائے نہ مطلق نقصان پہنچانے والی شئی پر اگرچہ وہ مکھی یا چیونٹی کو نقصان پہنچائے۔ امام احمد و ابوداؤد نے ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے تخریج کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور عقل میں خلل ڈالنے والی چیز سے منع فرمایا۔ یہ بات معلوم ہے کہ بعض دوائیوں کی زیادہ مقدار عقل میں خلل ڈالتی ہے جس سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ پھر یہ پرہیز اور ممانعت صرف اسی مقدار کثیر کی طرف لوٹتی ہے۔ اگر معاملہ ایسے ہوتا جیسے تُو نے گمان کیا ہے تو کستوری اور اس جیسی

---

[1] نیل الاوطار کتاب الاشربۃ باب ما یتخذ منہ الخمر الخ مصطفی البابی مصر ۸/ ۲۰۱

[2] سنن ابی داؤد کتاب الاشربۃ باب ما جاء فی السکر آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۶۳

امثاله مطلقا وكل ذلك خلاف الاجماع هذا ثم اتفقت المراجعة الى البناية فرايت الامام البدر محمودا رحمه الله تعالٰى اتى ههنا بكلام حسن نقلا عن الامام تاج الشريعة زاد فيه من النظائر فاحببت ايراده قال روح روحه الحرام هو المسكر واطلاقه على ما تقدم مجاز وعلى القدح الاخير حقيقة وهو مراد فلا يكون المجاز مرادا وقد قال تاج الشريعة المسكر ما يتصل به السكر بمنزلة المتخم من الطعام وهو ما يتصل به من التخمة فان تناول الطعام بقدر ما يغذيه حلال وما يتخم وهو الاكل فوق الشبع حرام ثم المحرم منهما وهو المتخم وان كان لا يكون ذلك متخما الا باعتبار ما تقدمه من الاكلات وكذلك فى الشراب وقد قال ابو يوسف رحمه الله ذلك مثل دم فى ثوب ما دام قليلا فلا باس بالصلوٰة فيه فاذا اكثر لم يحل ومثل رجل ينفق على نفسه واهله من كسبه

اشیاء کی مطلقاً حرمت کا قول کرنا واجب ہوتا حالانکہ یہ سب خلافِ اجماع ہے۔ پھر بنایہ کی طرف مراجعت کا اتفاق ہوا تو میں نے دیکھا کہ امام بدر محمود رحمہ اللہ تعالٰی نے یہاں پر امام تاج الشریعۃ سے نہایت عمدہ کلام نقل فرمایا جس میں کئی نظائر کا اضافہ کیا۔ اس کلام کو یہاں ذکر کرنا مجھے پسند ہے۔ اس نے کہا اس کی رُوح کشادہ ہو کہ حرام وہ ہے جو نشہ آور ہے۔ اس سے پہلے والی شراب پر حرام کا اطلاق مجازاً ہے جبکہ آخری پیالہ پر اس کا اطلاق حقیقتاً ہے اور وہی مراد ہے لہٰذا مجاز مراد نہیں ہوگا۔ اور تاج الشریعۃ نے فرمایا کہ نشہ آور شراب جس کے ساتھ نشہ متصل ہے وہ بدہضمی پیدا کرنے والے طعام کی طرح ہے اور وہی طعام ہے جس کے ساتھ بدہضمی متصل ہے اس لئے کہ بقدرِ غذا طعام کھانا حلال ہے۔ اور جو بدہضمی پیدا کرتا ہے وہ وہ ہے جو سیر ہوجانے کے بعد کھایا جائے وہ حرام ہے۔ پھر اس میں سے حرام وہی ہے جو بدہضمی پیدا کرنے والا ہے اگرچہ پہلے والے لقموں کا اعتبار کئے بغیر وُہ بدہضمی پیدا نہیں کرتا، اور یہی حکم شراب میں ہوگا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ یہ کپڑے میں لگے ہوئے خُون کی طرح ہے کہ جب تک وہ قلیل ہو اس کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی خرابی نہیں اور جب وہ زیادہ ہوجائے تو حلال نہیں۔ اور اس شخص کی کی طرح ہے جو اپنی کمائی میں سے اپنی ذات اور

www.alahazratnetwork.org

فلاباس بذٰلك فاذا اسرف فی النفقة لم یصلح له ذٰلك و لاینبغی وکذٰلك النبیذ لاباس ان یشربه علی طعامه ولاخیر فی السکر منه لانه اسراف واظهر من ذٰلك ان الضمان یضاف الی واضع المنّ الاخیر فی السفینة وان لم یحصل الغرق بدون ما تقدم من الامناء وهذا لانه لایوجد التلف حکما بما تقدم من الامناء و انما وجد ذٰلك بفعل فاعل مختار فاضیف الغرق لولی المن الاخیر فکذا هنا اضیف السکر الی القدح الاخیر الذی یحصل به السکر حقیقة لاما تقدم من الاقداح[1] اھ ثم ان البیهقی فی المعرفة اراد الرد علی حدیث الحجاج بوجه آخر فذکر ما رواه ابن المبارك عن الحسن بن عمر والفقیمی عن فضیل بن عمرو عن ابراهیم قال کانوا یقولون اذا سکر لم یحل له ان یعود فیه ابدا[2]،

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں مگر جب وہ خرچ میں زیادتی کرے تو اس کے لئے یہ درست نہیں اور اُسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اسی طرح کھانے کے اوپر نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں مگر اس سے نشہ میں کوئی بھلائی نہیں کیونکہ یہ اسراف ہے اور اس میں زیادہ ظاہر بات یہ ہے کہ ضمان اس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہے جس نے کشتی میں آخری مَن رکھا اگرچہ اس سے پہلے رکھے جانے والے مَنوں کے بغیر کشتی کا غرق ہونا متحقق نہیں ہوا۔ اور یہ اس لئے ہے کہ پہلے والے مَنوں سے حکمی طور پر تلف نہیں پایا گیا تو وہ فاعلِ مختار کے فعل سے پایا گیا لہذا غرق کی نسبت آخری مَن والے کی طرف کی جائے گی۔ یوں ہی یہاں نشہ کی اضافت آخری پیالے کی طرف کی جائیگی جس سے حقیقتاً نشہ حاصل ہوا نہ کہ پہلے والے پیالوں کی طرف الخ۔ پھر بیہقی نے المعرفہ میں حدیثِ حجاج پر ایک اور وجہ سے رَد کرنا چاہا تو ذکر فرمایا جس کو ابن مبارک نے حسن بن عمرو فقیمی سے، اس نے فضیل بن عمرو سے اور اس نے ابراہیم سے روایت کیا ابراہیم نے کہا وہ کہتے تھے کہ جب کسی کو نشہ آجائے تو اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ کبھی بھی اس نشہ والی نبیذ کی طرف عود کرے۔

---

[1] البنایۃ فی شرح الہدایۃ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۴۳

[2] نصب الرایۃ بحوالہ البیہقی فی المعرفۃ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الاسلامیۃ ۴/ ۳۰۶

www.alahazratnetwork.org

قلت واسندہ النسائی من طریق ابن ابی زائدۃ عن الحسن بن عمر بالسند قال کانوا یرون ان من شرب شرابا فسکر منہ لم یصلح ان یعود فیہ[1]، قال البیہقی فکیف یکون عند ابراھیم قول ابن مسعود ھٰکذا (یعنی ما رواہ الحجاج) ثم یخالفہ قال فدل علی بطلان ما رواہ الحجاج بن ارطاۃ[2]، **اقول** لا ننکر ان حدیث الحجاج لایصلح الاحتجاج لکن فی الرد بھذا الوجہ خفاء لایخفی فان القول وان لم یصح عن عبداللہ قد صح عن ابراھیم فاذا لم یمنعہ ھٰذا عن قول نفسہ فکیف یمنع ان یکون عندہ عن عبداللہ مثلہ اما ابوعبدالرحمٰن فجعل ھٰذا اخلافا عن ابراھیم ::: قال ذکر الاختلاف علی ابراھیم فی النبیذ فروی ھذا ثم قال **اخبرنا** سوید اخبرنا عبداللہ عن ابی عوانۃ عن ابی مسکین قال سالت ابراھیم قلت انا ناخذ دُردی الخمر او الطلاء فننظفہ

قلت (میں کہتا ہوں) امام نسائی نے اس کو بطریق ابن ابی زائدہ حسن بن عمر سے مسنداً بیان کیا کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جس نے شراب پی اور اسکو نشہ آگیا اس کے لئے ایسی شراب کی طرف عود کرنا درست نہیں۔ بیہقی نے کہا کہ ابراہیم کے نزدیک ابن مسعود کا قول اس طرح کیسے ہوگیا یعنی جس کو حجاج نے روایت کیا پھر اس کی مخالفت کی اس نے کہا کہ اس کے بطلان پر دلیل وہ ہے جس کو حجاج بن ارطات نے روایت کیا۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حدیثِ حجاج قابلِ استدلال نہیں لیکن اُسے اس وجہ کے ساتھ رَد کرنے میں خفا ہے جو کہ مخفی نہیں اس لئے کہ یہ قول اگرچہ عبداللہ سے صحیح نہیں مگر ابراہیم سے صحیح ہے کہ جب اس نے اپنا قول ہونے سے اس کا انکار نہیں کیا وہ کیسے انکار کرے گا، اس کے نزدیک عبداللہ سے اس کی مثل منقول ہے لیکن ابوعبدالرحمٰن نے اس کو ابراہیم کی نقل کے خلاف قرار دیا ہے انھوں نے اس کو ذکر الاختلاف علی ابراہیم فی النبیذ کے باب میں روایت کیا پھر کہا کہ ہمیں خبر دی سُوَید نے، اس نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے ابوعوانہ سے، اس نے ابومسکین سے کہ میں نے ابراہیم سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ ہم خمر یا طلاء کا تلچھٹ لیتے ہیں پھر اس کو صاف کرتے

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاختلاف علی ابراہیم فی النبیذ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۲۵

[2] نصب الرایۃ بحوالہ البیہقی کتاب الاشربۃ المکتبۃ الاسلامیہ ۴/ ۳۰۶

ثم ننقع فیہ الزبیب ثلثا ثم نصفیہ ثم ندعہ حتی یبلغ فنشربہ قال یکرہ[1] اھ فزعم ان فی ھذین خلاف ما ثبت عن ابراھیم من تحلیل القلیل **اقول** ولا متمسك لہ فی شیئ منھما فان معنی الاول علی ما نری واللہ تعالٰی اعلم ان من استخفہ الشیطان فی شراب فلم یصبر علی قلیلہ حتی اکثر فاسکر لاینبغی لہ ان یعود فیہ کیلا یستجرہ العدو اخری، فیکون معناہ علی وزان قول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین[2] او یکون المعنی لا یعود الی ما اسکر فقد علمہ بالتجربۃ و ذٰلك ان من ظن فی شراب انہ لایسکرہ منہ ثلث کؤس مثلا فشرب فسکر لم یحل لہ

ہیں پھر تین دنوں تک اس میں کشمش بھگو دیتے ہیں پھر اس کو صاف کر کے رکھ چھوڑتے ہیں یہاں تک کہ وہ تیزی کی حد تک پہنچ جاتا ہے پھر اس کو پی لیتے ہیں تو ابراہیم نے کہا یہ مکروہ ہے الخ ابوعبدالرحمٰن نے گمان کیا ان دونوں میں اس کے خلاف ہے جو قلیل مقدار کے حلال ہونے سے متعلق ابراہیم سے ثابت ہے۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) ان دونوں روایتوں میں ابوعبدالرحمٰن کے لئے استدلال کی کوئی گنجائش نہیں، اس لئے کہ پہلی کا معنٰی جیسا کہ ہم سمجھے ہیں اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے یہ ہے کہ بیشک جس کی نظر میں شیطان نے شراب کو ہلکا کر دیا اس نے قلیل پر صبر نہیں کیا یہاں تک کہ زیادہ پی کر مست ہوگیا تو اس کو دوبارہ شراب کی طرف نہیں لوٹنا چاہئے تاکہ دشمن پھر اس کو نہ کھینچ لے۔ چنانچہ اس کا معنٰی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد کی طرح ہوگیا کہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا، یا اس کا معنٰی یہ ہے کہ جس شراب کا نشہ آور ہونا اس کو تجربہ سے معلوم ہوگیا اس کی طرف عود نہ کرے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی شخص کا گمان تھا اس شراب کے تین گلاس مجھے نشہ نہیں دیں گے اس نے تین گلاس پی لئے تو اس کو نشہ آگیا اب ہمیشہ کیلئے اس کو

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاختلاف علی ابراھیم نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۵

[2] کنز العمال عن ابی ہریرہ حدیث ۸۳۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۱۶۶

www.alahazratnetwork.org

العود الی الثالثة ابداً واما الاثر الآخر فانما الکراھة فیہ لاجل دُردی الخمر والطلاء بالاشتراک یطلق علی معان بینھا العلامة الشرنبلالی فی غنیة ذوی الاحکام منھا العصیر العنبی الذی ذھب اقل من ثلثیہ، وھو الباذق والذی ذھب نصفہ وھو المنصف والذی ذھب ثلثاہ وھو المثلث والذی ذھب ثلثہ وھو الباذق قال ویسمی بالطلاء کل ما طبخ من عصیر العنب مطلقاً[1] والکل غیر المثلث حرام کثیرہ وقلیلہ نجس نجاسة غلیظة کالخمر عندنا وعند الجمھور خلافاً للامام الشافعی و الاوزاعی وبعض الظاھریة والمعتزلة واللہ تعالٰی اعلم۔

تیسرے گلاس کی طرف عود حلال نہیں رہا۔ رہی دوسری اثر تو اس میں خمر وطلاء کے تلچھٹ کی وجہ سے جو حرمت ہے اور وہ بطور اشتراک کئی معنوں پر بولی جاتی ہے جنھیں علامہ شرنبلالی نے غنیۃ ذوی الاحکام میں بیان فرمایا ہے ان میں انگور کے جس شیرہ کا دو تہائی سے کم جل کر خشک ہوجائے اسکو باذق، جس کا نصف خشک ہوجائے اس کو منصف، جس کا دو تہائی خشک ہوجائے اس کو مثلث اور جس کا ایک تہائی خشک ہوجائے اسکو باذق کہا جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ انگور کے جس شیرہ کو پکایا جائے اس کو مطلقاً طلاء کہتے ہیں الخ مثلث کے سوا تمام خمر کی طرح حرام اور انکا قلیل و کثیر نجاست غلیظہ کے ساتھ نجس ہے ہمارے نزدیک اور جمہور کے نزدیک بخلاف امام شافعی اوزاعی، بعض ظاہریہ اور معتزلہ کے۔ اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔

الخامس قال النسائی حدثنا عبید اللہ بن سعید عن ابی اسامة قال سمعت ابن المبارک یقول ما وجدت الرخصة فی المسکر عن احد صحیحا الا عن ابراھیم[2]۔ **اقول** رحم اللہ الامام الجلیل و

پانچویں بحث: امام نسائی نے کہا ہمیں عبید اللہ بن سعید نے ابو اسامہ سے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن مبارک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نشہ آور نبیذ کے بارے میں سوائے ابراہیم کے کسی سے رخصت صحیح نہیں پائی۔

اقول (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی امام جلیل پر

---

[1] غنیۃ ذوی الاحکام حاشیۃ الدرر الحکام کتاب الاشربۃ میر محمد کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۷

[2] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاختلاف علی ابراھیم فی النبیذ نور محمد کارخانہ کراچی ۲/ ۳۳۵

www.alahazratnetwork.org

نفعنا ببرکاته فی الدنیا والاٰخرة بلی قد صح عن امیر المؤمنین عمر وقد مر حدیث مالك عن داؤد بن الحصین من رجال الستة قال الحافظ ثقة الا فی عکرمة[1] عن واقد بن عمر وثقة من رجال خ عن محمود بن لبید صحابی صغیر وفیه قول عبادة احللتها[2] والله و فیه ادعی الزرقانی ان کان عمر اجتهد فی تلك المرة ثم رجع عنه[3] کما تقدم حدیث ابی حنیفة عن ابی اسحٰق السبیعی ثقة من رجال الستة ولم یکن ابوحنیفة لیذهب الیه بعد ما اختلط فیاخذ عنه کما نص علیه المحقق حیث اطلق و ذکرناه فی منیر العین عن عمرو بن میمون مخضرم مشهور ثقة عابد نزل الکوفة من رجال الستة وبه وبما تقدم من روایة ابن ابی شیبة عن ابی الاحوص عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون ابو الاحوص

رحم فرمائے اور ہمیں دنیا و آخرت میں ان کی برکات سے نفع پہنچائے۔ کیوں نہیں تحقیق امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی صحت ثابت ہے، اور حدیثِ مالک بروایت داؤد بن حصین گزر چکی جو کہ صحاحِ ستہ کے رجال میں سے ہیں۔ حافظ نے کہا وہ ثقہ ہے مگر اس روایت میں جو عکرمہ نے واقد بن عمرو سے کی کہ وہ ثقہ اور "خ" کے رجال میں سے ہیں، محمود بن لبید صحابی صغیر سے روایت ہے اور اس میں حضرت عبادہ کا یہ قول مذکور ہے کیا آپ نے بخدا اس کو حلال کر دیا؟ اس میں زرقانی نے دعوٰی کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی نے اس موقع پر اجتہاد کیا پھر اس سے رجوع کر لیا جیسا کہ پہلے گزرا، حدیثِ ابی حنیفہ بروایت ابو اسحٰق سبیعی وہ ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے، اسکے اختلاط کے بعد امام ابوحنیفہ اس کے پاس جا کر حدیث اخذ نہ کرتے جیسا کہ اس پر محقق علی الاطلاق نے نص فرمائی اور ہم نے اس کو منیر العین میں عمرو بن میمون مخضرم سے ذکر کیا ہے وہ مشہور ثقہ عابد ہے جو کہ کوفہ میں ٹھہرے صحاحِ ستہ کے رجال میں سے ہیں۔ اس روایت سے اور ماقبل میں مذکور حدیث ابن ابی شیبہ سے جو انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوالاحوص سلام بن سلیم ثقہ از رجال صحاح ستہ سے روایت کی ان دونوں

www.alahazratnetwork.org

---

[1] تقریب التہذیب حرف الدال ترجمہ داؤد بن الحصین ۱۷۸۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۲۷۸

[2] موطا امام مالک کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی تحریم الخمر میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۶۹۵

[3] شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک کتاب الاشربۃ جامع تحریم الخمر حدیث ۱۶۴۵ دار المعرفۃ بیروت ۴/ ۱۷۴

هوسلام بن سلیم ثقة المصیصی من رجال الستة تأید الحدیثان المارات للطحاوی عن عمرو احدهما حدثنا ابوبکرة ثنا ابوداؤد ثنا زهیر بن معویة عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون[1] والاخر حدثنا روح بن الفرج ثنا عمرو بن خالد ثنا زهیر ثنا ابواسحٰق عن عمرو بن میمون[2] رجالهما جمیعا ثقات اجلاء ابوبکرة هو بکار بن قتیبة و ابوداؤد هو الطیالسی ثقة حافظ من رجال مسلم والاربعة اهل الستة فقد کنی عنه خ فی تفسیر المدثر حیث قال فی سند حدیث مرفوع حدثنی محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی وغیره قالا حدثنا حرب بن شداد[3] الخ غیره هو ابوداؤد کما بینه ابونعیم فی مستخرجه و زهیر ثقة ثبت من رجال الستة و روح بن الفرج شیخ الطحاوی هو القطان المصری ثقة

گزشتہ حدیثوں کی تائید ہوگئی جو انھوں نے عمرو سے روایت کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہمیں ابوبکرہ نے ان کو ابوداؤد نے، ان کو زہیر بن معاویہ نے ابواسحٰق سے حدیث بیان کی اور ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے روایت کی۔ دوسری حدیث یہ ہے کہ ہمیں روح بن الفرج نے، ان کو عمرو بن خالد نے، ان کو زہیر نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی اور انھوں نے عمرو بن میمون سے روایت کی۔ ان دونوں حدیثوں کے تمام رجال جلیل القدر ثقہ ہیں۔ ابوبکرہ وہ بکار بن قتیبہ ہے۔ ابوداؤد طیالسی ثقہ، حافظ، مسلم وسنن اربعہ کے رجال میں سے ہیں اور اصحاب صحاح ستہ میں سے ہیں۔ خ نے سورۃ المدثر کی میں ان سے بطور کنایہ روایت کی ہے جہاں اس نے سند مرفوع میں کہا کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن بشار نے اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن مہدی اور اس نے غیر نے، انھوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی حرب بن شداد نے الخ اس کے غیر سے مراد ابوداؤد ہیں جیسا کہ ابونعیم نے اپنی مستخرج میں بیان کیا۔ زہیر ثقہ، ثبت اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ روح بن الفرج امام طحاوی کے شیخ ہیں وہ قطان مصری ثقہ

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۵۹

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

[3] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ المدثر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۷۳۲

www.alahazratnetwork.org

وثقه فی تهذیب التهذیب[1] وعمرو بن خالد شیخ روح وتلمیذ زهیر هو الحرانی الخزاعی ثقة من رجال البخاری فبموافقة الامام ومتابعة سلام زال ماکان یخشی من سماع زهیر عن ابن اسحٰق اخیرا و

حدیث ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر اُتی[2] باعرابی صحیح علی اصولنا فان الجمهور علی قبول المراسیل ولاسیما مراسیل ابراهیم فقد قال الامام احمد مرسلات سعید بن المسیب اصح المرسلات و مرسلات ابراهیم النخعی لا بأس بها ذکره فی التدریب[3] وقد اخرج ابن عدی عن یحیٰی بن معین قال مراسیل ابراهیم صحیحة الاحادیث تاجر البحرین وحدیث القهقهة[4] قال فی نصب الرایة اما حدیث القهقهة فقد عرف واما حدیث تاجر البحرین فرواه ابن ابی شیبة فی مصنفه ثنا وکیع ثنا الاعمش عن ابراهیم

ہیں تہذیب التہذیب میں ان کی توثیق کی گئی ہے۔ عمرو بن خالد روح کے شیخ اور زہیر کے شاگرد ہیں وہ حرانی خزاعی، ثقہ اور بخاری کے رجال میں سے ہیں لہذا امام کی موافقت اور سلام کی متابعت کے سبب سے اس خدشہ کا ازالہ ہوگیا جو ابواسحٰق سے زہیر کے سماع سے متعلق کیا جارہا تھا الخ۔

حدیث ابوحنیفہ جو انھوں نے حماد سے اور حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ایک اعرابی کو لایا گیا ہمارے اصول کے مطابق صحیح ہے اس لئے کہ جمہور کا موقف یہ ہے کہ مراسیل خصوصًا ابراہیم کی مراسیل مقبول ہیں۔ امام احمد نے فرمایا سعید بن مسیب کی مراسیل صحیح ترین مراسیل ہیں اور ابراہیم نخعی کی مراسیل میں کوئی حرج نہیں۔ یہ تدریب میں مذکور ہے۔ ابن عدی نے یحیٰی بن معین سے تخریج کی کہ ابراہیم کی مراسیل صحیح ہیں سوائے تاجر البحرین اور قہقہہ کی حدیث کے۔ نصب الرایہ میں کہا حدیثِ قہقہہ تو معروف ہے۔ رہی حدیث تاجر البحرین تو اس کو ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں یوں روایت کیا ہے کہ ہمیں وکیع نے اور ان کو اعمش نے ابراہیم سے حدیث بیان کی۔

www.alahazratnetwork.org

---

[1] تہذیب التہذیب ترجمہ روح بن الفرج ۵۵۴ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۲/ ۲۹۷

[2] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتبۃ الاسلامیہ سمندری ۲/ ۱۱۲

[3] تدریب الراوی النوع التاسع المرسل وبیان اطلاقہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۶۸

[4] نصب الرایہ کتاب الطہارات فصل فی نواقض الوضوء المکتبۃ الاسلامیہ ۱/ ۵۲

قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی رجل تاجر اختلف الی البحرین فامرہ ان یصلی رکعتین یعنی القصر[1] اھ وکذا **حدیث** کتاب عمر المروی فی المسند بالسند وحدیث الطحاوی حدثنا فھد ثنا عمر بن حفص ثنا ابی ثنا الاعمش ثنی ابراھیم عن ھمام بن الحارث عن عمر انہ کان فی سفر[2] الحدیث، عمر بن حفص ثقۃ من رجال الشیخین وابوہ حفص بن غیاث ثقۃ[3] من رجال الستۃ وابراھیم ھو النخعی وھمام النخعی ثقۃ من رجال الستۃ و **حدیثہ** حدثنا فھد ثنا عمر بن حفص ثنا ابی عن الاعمش ثنی حبیب بن ابی ثابت عن نافع عن ابن عمر قال امر بنبیذ لہ[4]، الحدیث، رجالہ کلھم ثقات

ابراہیم نے کہا کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک تاجر شخص ہوں بار بار بحرین جاتا رہتا ہوں، تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ دو رکعتیں یعنی نماز قصر پڑھا کرے اھ یونہی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خط والی حدیث جو کہ مسند میں سند کے ساتھ مروی ہے۔ اور امام طحاوی کی حدیث کہ ہمیں فہد نے، اس کو عمر بن حفص نے، اس کو اس کے باپ نے، اس کو اعمش نے، اس کو ابراہیم نے ہمام بن حارث سے حدیث بیان کی، ہمام نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ وہ سفر میں تھے (الحدیث)۔ عمر بن حفص ثقہ اور شیخین کے رجال میں سے ہیں اور ان کا باپ حفص بن غیاث ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ ابراہیم وہ نخعی ہیں۔ ہمام نخعی ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں۔ اور اسکی حدیث یہ ہے کہ ہمیں فہد نے اور ان کو عمر بن حفص نے، ان کو ان کے باپ نے اعمش سے حدیث بیان کی، کہا مجھے حبیب بن ابی ثابت نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ آپ نے اپنے لئے نبیذ کا حکم دیا (الحدیث)۔ اس حدیث کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

---

[1] نصب الرایۃ کتاب الطہارات فصل فی نواقض الوضوء المکتبۃ الاسلامیہ ۱/۵۲

[2] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۵۹

[3] تقریب التہذیب ترجمہ عمر بن حفص ۴۸۹۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/۷۱۴

[4] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۵۹

www.alahazratnetwork.org

حبیب ثقة امام جلیل من رجال الستة وقد سمع ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم قالہ البخاری[1] **قلت** وھو من اقران نافع لیس بین موتھما الا سنة او سنتان فلو دلس لامکنہ ان یقول عن ابن عمر لکن اوضح و بین فرحمہ اللہ تعالٰی، **وحدیثہ** حدثنا ابن ابی داؤد ثنا ابو صالح ثنی اللیث ثنا عقیل عن ابن شھاب اخبرنی معاذ بن عبد الرحمٰن بن عثمٰن اللیثی[ع] ان اباہ عبد الرحمٰن بن عثمٰن قال صحبت عمر[2] الحدیث۔ ابن ابی داؤد ھو ابراھیم ثقة صحح لہ الطحاوی فی رفع الیدین، و عبد الرحمٰن بن عثمان صحابی، والبقیة کلھم ثقات۔

حبیب ثقہ، امام جلیل اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے حدیث سنی ہے یہ امام بخاری نے کہا ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) وہ نافع کا ہمعصر ہے ان دونوں کی موت کے درمیان ایک یا دو سال کا فرق ہے اگر وہ تدلیس کرتا تو اس کے لئے ممکن تھا کہ وہ یوں کہتا عن ابن عمر، لیکن اس نے تدلیس نہیں کی بلکہ وضاحت فرمائی، اللہ تعالٰی اس پر رحم فرمائے۔ امام طحاوی کی حدیث ہے کہ ہمیں ابوداؤد نے انھیں ابوصالح نے، اس کو لیث نے، اس کو عقیل نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی ابن شہاب نے کہا کہ مجھے معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان لیثی نے خبر دی کہ اس کے باپ عبدالرحمٰن بن عثمان نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت پائی (الحدیث)۔ ابن ابی داؤد وہ ابراہیم ہے جو کہ ثقہ ہے۔ امام طحاوی نے رفع یدین کے بارے میں اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔ عبدالرحمٰن بن عثمان صحابی ہیں۔ اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں،

ع وقع فی نسخة طبع اللیثی وانما ھو التیمی کما فی الاصابة والتقریب ۱۲ منہ

ع مطبوعہ نسخہ میں اللیثی ہے جبکہ یہ تیمی ہے جیسا کہ اصابہ اور تقریب میں ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] میزان الاعتدال بحوالہ البخاری ترجمہ حبیب ابن ابی ثابت ۱۶۹۰ دار المعرفۃ بیروت ۱/۴۵۱

[2] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۵۹

www.alahazratnetwork.org

مشهورون من رجال البخاری فان الصحیح انه خرج فی الصحیح لعبد اللہ بن صالح ابی صالح کاتب اللیث قالہ المنذری فی الترغیب والذھبی فی المیزان[1] ۔ وحدیث النسائی اخبرنا زکریا بن یحیٰی ثنا عبد الاعلیٰ ثنا سفیٰن عن یحیٰی بن سعید سمع سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف[2] الخ زکریا ثقۃ حافظ والبقیۃ ثقات مشاھیر من رجال الستۃ وحدیثہ اخبرنا محمد بن عبد الاعلیٰ ثنا المعتمر سمعت منصورا عن ابراھیم عن نباتہ عن سوید بن غفلۃ[3] الخ محمد ثقۃ[4]، نباتۃ[5] مقبول والبقیۃ کلھم ثقات مشھورون من رجال الستۃ وبالطریق رواہ عبد الرزاق عن

اور بخاری کے رجال میں سے مشہور ہیں کیونکہ صحیح یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں عبد اللہ بن ابوصالح کاتب اللیث کے لئے اس کی تخریج کی، یہ بات منذری نے ترغیب میں اور ذہبی نے میزان میں کہی۔ اور نسائی کی حدیث ہے کہ ہمیں زکریا بن یحیٰی نے خبر دی اس نے کہا ہمیں عبد الاعلیٰ نے، اس نے کہا ہمیں سفیان نے یحیٰی بن سعید سے حدیث بیان کی اس نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا کہ بنی ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک شراب پیش کی الخ۔ زکریا ثقہ اور حافظ ہے، اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے رجال میں سے مشہور ہیں۔ امام نسائی کی حدیث ہے کہ ہمیں محمد بن عبد الاعلیٰ نے خبر دی اس نے کہا ہمیں معتمر نے حدیث بیان کی کہ میں نے منصور کو ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے سنا، اس نے نباتہ سے اور اس نے سوید بن غفلہ سے الخ۔ محمد ثقہ ہے، نباتہ مقبول ہے اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے رجال سے مشہور ہیں۔ اور اسی طریق سے اسکو عبد الرزاق

www.alahazratnetwork.org

---

[1] میزان الاعتدال ترجمہ عبد اللہ بن صالح ۴۳۸۳ دار المعرفۃ بیروت ۲/۴۴۰

[2] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۳

[3] " " " ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء " " " ۲/۳۳۴

[4] تقریب التہذیب ترجمہ محمد بن عبد الاعلیٰ ۶۰۸۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۱۰۲

[5] " " " نباتۃ کوفی ۷۱۱۶ " " " ۲/۲۴۰

منصور و **حدیثہ** اخبرنا سوید
اخبرنا عبد اللہ عن ھشام عن ابن
سیرین ان عبد اللہ بن یزید
الخطمی قال[1] الخ ھم کما ترٰی
کلھم ائمۃ اجلاء ثقات
اثبات مشھورون من رجال
الستۃ غیر سوید بن نصر فمن
رجال الترمذی و النسائی
ثقۃ معروف راوی الامام
الجلیل عبد اللہ بن مبارک وھو
المراد بعبد اللہ وھشام ھو
الدستوائی وعبد اللہ بن یزید صحابی
وقد مر ان الحافظ صححہ فی الفتح و
حدیثہ اخبرنا محمد بن المثنی ثنا
ابن ابی عدی عن داؤد سالت سعید[2] الخ
ابن ابی عدی محمد بن ابراھیم و
داؤد ھو ابن ابی ھند وسعید ھو
ابن المسیب والسند کلہ ثقات من
رجال الستۃ الا داؤد فمن عدا
البخاری فھذہ اکثر من
عشرۃ احادیث صحاح
عن امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ

نے منصور سے روایت کیا۔ امام نسائی کی
حدیث ہے ہمیں سوید نے خبر دی اس نے کہا
ہمیں عبد اللہ نے ہشام سے اور اس نے ابن سیرین
سے ہمیں خبر دی کہ عبد اللہ بن یزید خطمی نے کہا الخ
وہ تمام راوی جیسا کہ تو دیکھتا ہے جلیل القدر ائمہ،
ثقہ، ثبت اور صحاح ستہ کے رجال میں سے مشہور
ہیں سوائے سوید بن نصر کے وہ ترمذی اور نسائی کے
رجال میں سے ہے ثقہ ہے معروف ہے۔
راوی امام جلیل عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی
علیہ ہیں اور عبد اللہ سے وہی مراد ہے۔ ہشام
وہ دستوائی ہے۔ عبد اللہ ابن یزید صحابی ہیں۔
ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ حافظ نے فتح میں اس کی
تصحیح کی۔ امام نسائی کی حدیث ہے کہ ہمیں محمد
بن مثنی اس نے کہا کہ ہمیں ابن ابی عدی نے حدیث
بیان کی داؤد سے اس نے کہا میں نے سعید
سے پوچھا الخ۔ ابن ابی عدی محمد بن ابراہیم ہے۔
داؤد وہ ابن ابی ہند ہیں۔ سعید وہ ابن مسیب
ہیں۔ سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور صحاح ستہ
کے رجال میں سے ہیں سوائے داؤد کے کہ وہ
بخاری کے علاوہ باقیوں کے رجال میں سے ہیں۔
یہ دس سے زائد صحیح حدیثیں ہیں جو امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہیں۔

www.alahazratnetwork.org

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۲۴
[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

وکذا اصح عن ابن مسعود وعن ابنہ عامر ابی عبیدۃ وعن علقمۃ وعن حماد فان ابی حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ ان لم یفق مالکا عن نافع عن ابن عمر فلا ینزل عنہ ولا عن شئ مما قیل اصح الاسانید عندنا و عند کل من نور اللہ بصیرتہ بنور الانصاف، وعن ابن عباس کما علمت مر تصحیحہ عن ابن حزم وکذا عن عتبۃ بن فرقد السلمی وکذلک صحت الاثار وحسنت فی الطلاء مثلثا او منصفا وغیرہ عن انس بن مالک حدیثہ الاول عن الولید بن سریع الکوفی صدوق[1] والثانی عند النسائی قال اخبرنا اسحق بن ابراھیم ثنا وکیع ثنا سعد بن اوس عن انس بن سیرین[2] رجالہ کلھم ثقات

اور اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بیٹے عامر ابو عبیدہ، علقمہ اور حماد سے صحیح حدیث منقول ہے۔ بیشک یہ سند ابو حنیفہ نے حماد سے، اس نے ابراہیم سے، اس نے علقمہ سے اور اس نے عبداللہ سے روایت کی اگر نہیں فوقیت رکھتی اس سند پر جو مالک نے نافع سے اور اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی تو اس سے کمتر بھی نہیں ہے، اور نہ اس شئ سے جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ تمام سندوں سے صحیح ترین ہے۔ ہمارے نزدیک اور ہر شخص کے نزدیک جسے اللہ تعالیٰ نے نورِ انصاف کے ساتھ نورانی بصیرت عطا فرمائی، اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جیسا کہ تو جان چکا ابن حزم سے اس کی تصحیح گزر چکی ہے۔ اور یونہی عتبہ بن فرقد سلمی سے، اسی طرح صحیح اور حسن آثار اس طلاء کے بارے میں وارد ہیں جو مثلث ہو (یعنی جس کا دو ثلث خشک ہوگیا) یا منصف ہو (جس کا نصف خشک ہوگیا) یا اس کے علاوہ۔ حضرت انس بن مالک سے ان کی پہلی حدیث ولید بن سریع کوفی سے مروی ہے جو صدوق ہے۔ اور دوسری نسائی سے، انھوں نے کہا کہ ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی اس نے کہا ہمیں وکیع نے اس نے کہا ہمیں سعد بن اوس نے انس بن سیرین سے

---

[1] تقریب التہذیب ترجمہ الولید بن سریع ۷۴۵۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۲۸۵

[2] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۴

مشهورون من رجال الستة الاسعدا وسعدٌ ان کان هو العبسی الکوفی کما یظن من روایة وکیع فثقة وثقه العجلی و یحیٰی و ابوحاتم و ذکرہ ابن حبان و شاهین فی الثقات قال الحافظ لم یصب الأزدی فی تضعیفه[1] وان کان هو العدوی البصری کما یفهم من تهذیب التهذیب[2] فصدوق لاینزل حدیثه عن درجة الحسن وثقة ابن حبان وغیرہ والثالث عند ابن ابی شیبة عن وکیع بعین هذا السند وعن ابن سیرین عند النسائی **اخبرنا** سوید اخبرنا عبداللہ عن هارون بن ابراهیم عن ابن سیرین قال بعته الخ هذا کما تری سند صحیح هارون ثقة[4] وعن علی امیرالمؤمنین کرم اللہ تعالٰی وجهه حدیثه عند النسائی

حدیث بیان کی، اس کے تمام رجال ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے مشہور ہیں سوائے سعد کے اور سعد اگر عبسی کوفی ہے جیسا کہ وکیع کی روایت سے گمان کیا جاتا ہے تو وہ ثقہ ہے۔ اس کو عجلی، یحیٰی اور ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے، اس کو ابن حبان اور شاہین نے ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔ حافظ نے کہا کہ اس کو ضعیف قرار دینے میں ازدی نے درست نہیں کیا، اور اگر وہ عدوی بصری ہے جیسا کہ تہذیب التہذیب میں سمجھا جاتا ہے تو وہ صدوق ہے اس کی حدیث درجۂ حسن سے ساقط نہیں ہوتی۔ ابن حبان وغیرہ نے اس کو ثقہ قرار دیا۔ اور تیسری حدیث ابن ابی شیبہ کے نزدیک وکیع سے بعینہٖ اسی سند کے ساتھ ہے اور ابن سیرین سے امام نسائی کے نزدیک یوں ہے کہ ہمیں خبر دی سُوَید نے اس نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے ہارون بن ابراہیم سے اور اس نے ابن سیرین سے انھوں نے کہا اس کو بیچ دو الخ یہ جیسا کہ تو دیکھتا ہے صحیح سند ہے، ہارون ثقہ ہے۔ اور امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے ان کی حدیث امام نسائی کے نزدیک یوں ہے کہ ہمیں

www.alahazratnetwork.org

---

[1] تقریب التہذیب ترجمہ سعد بن اوس ۲۲۳۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/۳۴۳

[2] تہذیب التہذیب " " " ۸۷۱ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۳/۴۶۷

[3] سنن النسائی کتاب الاشربۃ الکراہۃ فی بیع العصیر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۴

[4] تقریب التہذیب ترجمہ ہارون بن ابراہیم ۷۲۴۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/۲۵۷

اخبرنا سوید اخبرنا عبد اللہ عن جریر عن مغیرۃ عن الشعبی قال کان علی یرزق[1] الخ رجالہ کلھم ثقات وکلھم ماخلا سویدا من رجال الستۃ جریر ھو ابن عبد الحمید صاحب منصور و مغیرۃ ھو ابن مقسم کوفیان بنیان وشاھدہ ابن ابی شیبۃ بسند جید اما حدیث ضربہ الحد من سکر من اداوتہ فطریق الدارقطنی فیہ حسن شریک من قد علمت وفراس من رجال الستۃ وثقہ احمد و یحیٰی والنسائی قال القطان ما انکرت من حدیثہ الاحدیث الاستبراء[2] و بہ یعتضد طریق ابی بکر فیہ مجالد تکلم فیہ الناس وقال الحافظ لیس بالقوی وقد خرج لہ مسلم والاربعۃ وعن ابی الدرداء وعن امہ حدیثہ عند النسائی اخبرنا زکریا بن یحیٰی

خبر دی سوید نے اس نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے جلیل سے اس نے مغیرہ سے اس نے شعبی سے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ لوگوں کو شراب دیتے تھے الخ۔ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں سوید کے سوا تمام صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں۔ جریر وہ ابن عبد الحمید ہے جو کہ منصور کا صاحب ہے۔ مغیرہ وہ ابن مقسم ہیں، جریر و مغیرہ دونوں کوفی ہیں، اور اس حدیث کے شاہد ابن ابی شیبہ نے جید سند کے ساتھ ذکر کیا، لیکن وہ حدیث کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس شخص کو حد لگائی جس نے آپ کے مشکیزے سے نبیذ پی اور اس کو نشہ ہوگیا، وہ بطریق دارقطنی حسن ہے، شریک جس کے بارے میں تو جان چکا ہے۔ اور فراس صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ اس کو امام احمد، یحیٰی اور نسائی نے ثقہ قرار دیا۔ قطان نے کہا میں نے اس کی حدیث کا انکار نہیں کیا سوائے حدیث استبراء کے۔ اور طریق ابوبکر کو اسی سے قوت ملی۔ اس میں مجالد ہے جس میں لوگوں نے کلام کیا۔ حافظ نے کہا وہ قوی نہیں ہے اس کے لئے امام مسلم نے اور اصحاب سنن اربعہ نے تخریج کی۔ ابوالدرداء اور ام درداء سے اس کی حدیث مروی ہے امام نسائی کے نزدیک حدیث اس طرح ہے کہ ہمیں زکریا بن یحیٰی نے خبر دی

www.alahazratnetwork.org

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۴

[2] میزان الاعتدال ترجمہ فراس بن یحیٰی ۶۶۹۵ دار المعرفۃ بیروت ۳/۳۴۳

ثنا عبد الاعلیٰ ثنا حماد بن سلمة عن داؤد عن سعید بن المسیب[1] هذا سند صحیح نظیف، زکریا هو خیاط السنة سکن دمشق[2]، و عبد الاعلیٰ هو ابن مسهر ابو مسهر الدمشقی، وحماد من لا یجهل، وداؤد هو ابن ابی هند کلهم ثقات جلة مشاهیر وحدیثهما عند ابی بکر والسند کما رأیت من اجل الاسانید میمون بن مهران ثقة فقیه[3] وعن ابی موسیٰ الاشعری رواه النسائی بطریق سوید عن عبد الله عن هشیم اخبرنا اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسیٰ[4] هؤلاء کلهم من اکابر الائمة الثقات الاثبات کما لا یخفی وعن سعید بن المسیب بالطریق[a] عن سفین عن یعلیٰ بن عطاء یعلی ثقة[5] من رجال مسلم و

اس نے کہا ہمیں عبد الاعلیٰ نے اس کو حماد بن سلمہ نے داؤد سے حدیث بیان کی اور اس نے سعید بن مسیب سے روایت کی۔ یہ سند صحیح اور ستھری ہے زکریا وہ خیاط السنۃ ہے جو دمشق میں سکونت پذیر ہوا۔ عبد الاعلیٰ وہ ابن مسہر ابو مسہر دمشقی ہے۔ حماد یہ مجہول نہیں ہے۔ داؤد وہ ابن ابی ہند ہے وہ تمام ثقہ، برگزیدہ اور مشہور ہیں۔ ابوبکر کے نزدیک ان کی حدیث اور سند جیسا کہ تو نے دیکھا مضبوط ترین سند ہے۔ میمون بن مہران ثقہ اور فقیہ ہے۔ اور ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے اس کو نسائی نے بطریق سوید عبد اللہ سے اور اس نے ہشیم سے روایت کیا۔ ہشیم نے کہا ہمیں اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے اور اس نے ابوموسیٰ اشعری سے خبر دی۔ یہ تمام اکابر ائمہ میں سے ہیں ثقہ اور ثبت ہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ سعید بن مسیب سے اسی طریق سے سفیان سے مروی ہے سفیان نے یعلیٰ بن عطاء سے روایت کی۔ یعلیٰ ثقہ اور مسلم کے رجال میں سے ہے اس نے

عہ ای طریق سوید بن عبد اللہ ۱۲ منہ

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[2] تقریب التہذیب ترجمہ زکریا بن یحییٰ ۲۰۳۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۳۱۴

[3] " " " میمون بن مہران ۷۰۷۵ " " " ۲/ ۲۳۷

[4] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[5] تقریب التہذیب ترجمہ یعلیٰ بن عطاء ۷۸۷۴ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۴۱

www.alahazratnetwork.org

قال اخبرنا احمد بن خالد عن معن ثنا معویة بن صالح عن یحیٰی بن سعید[1]، احمد بغدادی ثقة معن القزاز ویحیی المدنی کلاھما ثقة ثبت من رجال الستة، ومعویة صدوق من رجال الخمسة، و عن الحسن البصری بالطریق عن بشیر بن المھاجر مختلف فیه وثقه ابن معین وغیرہ وقال النسائی لیس به بأس واخرج له مسلم والاربعة، وقال ابوحاتم لا یحتج به[2] **قلت** وقول احمد منکر الحدیث ربما لایکون للحرج کما بیناہ فی غیر ھٰذا الکتاب فاذن حدیثه فی عداد الحسن، وعن عمر بن عبد العزیز بالطریق عن عبد الملک بن طفیل الجزری مقبول[3]، وعن ابی عبیدة وعن معاذ بن جبل وقد علق عنھما البخاری جازما وعن ابی طلحة اسند عن ثلثتھم رضی اللہ تعالٰی عنھم ابوبکر وغیرہ والسند کله من جلة ثقات رجال الستة عن خالد بن الولید۔

کہا ہمیں احمد بن خالد نے معن سے خبر دی اس نے کہا ہمیں معاویہ بن صالح نے یحیٰی بن سعید سے حدیث بیان کی، احمد بغدادی ثقہ ہے۔ معن القزاز اور یحیٰی مدنی دونوں ثقہ، ثبت اور صحاحِ ستہ کے رجال میں سے ہیں۔ معاویہ صدوق اور اصحابِ خمسہ کے رجال میں سے ہے۔ حسن بصری سے اسی طریق کے ساتھ بشیر بن مہاجر سے مروی ہے جس میں اختلاف کیا گیا۔ ابن معین وغیرہ نے اسے ثقہ قرار دیا۔ نسائی نے کہا اس میں کوئی خرابی نہیں۔ مسلم اور اصحابِ سننِ اربعہ نے اس کے لئے تخریج کی۔ اور ابوحاتم نے کہا کہ وہ قابلِ استدلال نہیں۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) امام احمد کا قول "منکر الحدیث" بسا اوقات حرج کے لئے نہیں ہوتا جیسا کہ ہم نے اس کتاب کے غیر میں بیان کیا ہے، چنانچہ اس کی حدیث کا شمار حسن میں ہوگا۔ اور عمر بن عبد العزیز سے اسی طریق کے ساتھ عبد الملک بن طفیل جزری سے روایت ہے جو کہ مقبول ہے۔ ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہما سے امام بخاری نے بطورِ جزم تعلیق بیان کی، اور ابوطلحہ سے۔ ابوبکر وغیرہ نے ان تینوں سے مسنداً حدیث بیان کی۔ تمام سند کے راوی برگزیدہ، ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ (ت) (رسالہ الفقہ التسجیلی ختم ہوا)

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[2] میزان الاعتدال ترجمہ بشیر بن المہاجر ۱۲۴۳ دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۳۰ - ۳۲۹

[3] تقریب التہذیب ترجمہ عبد الملک بن الطفیل ۴۲۰۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۶۱۶